تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم

الحمد للہ کہ این کتاب در بیان تقسیم ترکہ وارثان من تالیف مولنا عنایت احمد الموسوم بہ

سنہ ۱۲۹۱ هجریہ

علم الفرائض

سنہ ۱۸۷۴ عیسویہ

باہتمام قاضی ابراہیم بن حاجی الحرمین الشریفین جناب قاضی نور محمد صاحب و ملا نور الدین جیو لغا صاحب

در مطبع حیدری مطبوع گردید

فہرست

کتاب علم الفرائض مین تالیفات مقبول بارگاہ احد مولوی عنایت احمد سلمہ اللہ الصمد اس کتاب مین سترہ فصلین ہین

وعلم الانسان ما لم یعلم

الحمد للہ این نسخہ مرغوب نادر الاسلوب

ذوی الانتساب الموسوم بہ

علم الفرائض معہ ملخصات الحساب

سنہ ۱۲۹۱

باہتمام جناب قاضی ابراہیم صاحب مدظلہ وملا نورالدین

بن جیوا خان سلمہ ربہ سنہ ۱۲۹۱ع

در مطبع حیدری طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؁ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ مَنْ بَیَّنَ سِہَامَ التَّعْصِیْبِ وَالْفَرْضِ ؁ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکُرَمَآءِ وَصَحْبِہِ الرُّحَمَآءِ ؁ وَالْعُلَمَآءِ وَرَثَۃِ الْاَنْبِیَآءِ ؁ بعد حمد اور صلوۃ کے جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ مین اکثر علماء دین نے کتابین دین کی اردو مین تالیف کین اور یہہ بات بہت موجب ہدایت اور شیوع علم دینیہ کی ہوئی ہزارون جاہل قرآن شریف اور احادیث حضرت خیر البشر کی معانی پر واقف ہو گئے اور عقائد اسلام اور مسائل فقہیہ سے مطّلع ہوئے مگر ابتک کوئی کتاب علم فرائض مین بزبان اردو نظر سے نہین گذری اور یہہ علم بھی منجملہ علوم دینیہ کے ایک عمدہ علم ہے چنانچہ حدیث شریف مین حسب روایت فقہا کے وارد ہے تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْہَا النَّاسَ فَاِنَّہَا نِصْفُ الْعِلْمِ یعنے سیکھو تم فرائض کو اور سکھا دو اسے لوگون کو پس تحقیق وہ آدھا علم ہے اس حدیث سے بڑی بزرگی اور تاکید علم فرائض کی ثابت

ہوتی ہے کہ اور جمیع علوم کو ایک نصف علم اور فرائض کو ایک نصف علم فرمایا لہذا
خاکسار ذرۂ بیمقدار معتصم بذیل سید انبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد بنظر نفع رسانی
برادران مؤمنین کے جمیع مسائل ضروریہ فرائض کو زبان اردو مین بیان کرتا
ہے اور شرح رسالہ منظومہ موسومہ بجامع مؤلفہ مولوی سید نوازش
علی صاحب ساکن نگینہ کے کہ علم فرائض مین بڑے اُستاذ کامل تھے اور جمیع
علم فرائض کو اُس رسالے مین اُنھون نے بکمال متانت وتحقیق درج
کیا ہے لکھتا ہے غرض شرح لکھنے سے یہہ ہے کہ جو کوئی چاہے اُس
رسالے کو حفظ کرلے اور اُس کے مطلب پر بوسیلہ شرح کے مطلع ہو جاوے
تو سب مطالب فرائض کے اُسے ہمیشہ مستحضر رہین اور اگر کوئی شخص علم فارسی
سے بے بہرہ ہو اور فقط زبان اردو جانتا ہو تو وہ صرف اُن مسائل کو
جو بصورت شرح زبان اردو مین لکھے ہین پڑھلے کہ بے دقت جمیع مسائل
فرائض پر مطلع ہو جائیگا اگرچہ ایسی صورت بہت کم ہے کہ آدمی مطلق
فارسی نہ پڑھا ہو اور قصد تحصیل علم کا زبان اُردو مین کرے مگر اصل
مقصود تالیف وتصنیف سے زبان اردو مین یہی ہے کہ غیر فارسی خوان
بھی مسائل دینیہ اور علوم یقینیہ پر آگاہی حاصل کرین سو یہہ غرض بھی اِس
کتاب سے حاصل ہو سکتی ہے اور چونکہ یہہ کتاب سنہ ۱۲ ہجری مین
تالیف ہوئی اور پورا علم فرائض کا اس مین درج ہے لہذا اس کا
نام **علم الفرائض** رکھا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۔ اب یہان سے شرح رسالے موصوفہ کی شروع ہوتی ہے اور

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بسبب اختصار کے فصلین مقرر نہین کین فقیر نے
ہر مطلب کی شروع سے پہلے عبارت فصل کی جس سے طرف خلاصہ بیان
اُس فصل کے اشارہ ہو جای سُرخی مین لکھدی ہی کہا مؤلف نے غفر اللہ لہم

بعد حمد حق و صلوۃِ رسول	عرض دارد فقیر آل بتول
ابن ناصر نوازش است بنام	یافت از ہند در نگینہ مقام

ش یعنے بعد حمد خدا اور درود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کرتا ہی فقیر اولاد بتول کا
کہ بیٹا ناصر کا ہی نوازش نام اور پایا اُسنے ہندوستان مین سے نگینہ مین مقام
بتول لقب ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مؤلف سید تھے اِس لئے
اپنے تئین فقیر آل بتول کہا اور نام والد مؤلف کا ناصر علی ہی اور نام اُنکا
اور نوازش علی بسبب ضرورت شعر کے اُن دونو ناموین سے نصف نصف لائے نگینہ ایک قصبہ ہی
متصل مراد آباد کے فصل پہلی بیان مین کیفیت صرف اور تقسیم مال میت کے بعد موت اوس کے

اولاً مال مردہ دہ در دَین	گرم او در تعلق ست بعین

ش یعنے اول مال مردہ کا دینا چاہیے اِس قسم کے دَین مین جسے علاقہ کسی شی معین سے
ہو جیسی ایک چیز میت کی کسی شخص پاس گرو ہی اور میت سوا اُس چیز کے اور
کچھ نچھوڑے پس دَین مرتہن کا یعنی زر رہن کہ شی مرہون سے متعلق ہی اور تجہیز
و تکفین میت کے مقدم ہی اُس شی مرہون کو بیچ کے اول زر رہن ادا کرینگے بعد اسکے
اگر کچھ باقی رہے اُس سے تجہیز و تکفین ہو گی نہین تو وہ لوگ جن پر خرچ اُس کا
حالت حیات مین واجب تھا تجہیز و تکفین کرین اور جو وہ بھی نہون تو بیت
المال سے کفن دفن کیا جائیگا مثلاً کسی شخص نے ایک گھوڑا سو روپے کو

مول لیا اور بسبب عدم ادای قیمت کے بائع نے اُس گھوڑے کو اپنے قبضے
مین رکھا اور مشتری بے ادای قیمت مرگیا اور کوئی چیز اُسنے سوائے اُس
گھوڑے کے از قسم مال نہین چھوڑی تو ادا کرنا زرِ ثمن گھوڑیکا بایع کو کہ دین
متعلق بشئی معیّن یعنے گھوڑے سے ہی مقدم ہے اوپر تجہیز و تکفین میّت
کی یعنے اُس گھوڑیکو بیچ کے اول قیمت اُس کی بائع کو ادا کرین اگر کچھ بچے
مثلاً وہ گھوڑا ایک سو دس روپے کو بکے تو وہ باقی تجہیز و تکفین مین صرف
کیا جائے اور اگر کچھ نہ بچے مثلاً وہ گھوڑا پورے سو روپے کو بکے یا نوّے روپے
کو بکے تو درصورت نہونے اون لوگونکے جن پر نفقہ اسکا واجب ہے خرچ کفن و دفن
میت کا بیت المال سے دلایا جاوے اور جس قدر دین ادا نہوا وہ اس کا مواخذہ میت کے ذمہ ہے

پس بہ تجہیز او بلا کم و بیش		عدد سنت است و قیمت پیش

ش یعنے بعد ادای دین متعلق بعین کے صرف مال مردہ کا ہو اُسکی تجہیز
و تکفین مین بے کمی اور بیشی کے موافق عدد سنت کے اور قیمت اگلی
کے عدد سنت کفن مین مرد کے لیئے تین کپڑے ہین قمیص جسے کفنی کہتے
ہین اور ازار کہ ایک چادر ہوتی ہے بجای تہبند کے اور لفافہ جسے پوت
کی چادر کہتے ہین اور عورت کے لیئے پانچ کپڑے ہین تین مردون والے اور
خمار یعنے اوڑھنی جسے سر پر اور سر کے بالون پر جو دو حصہ کر کے سینہ پر
ڈالی جاتی ہے اوڑھا دیتے ہین اور سینہ بند جس سے چھاتیان عورت
کی باندہ دی جاتی ہین اور اگلی قیمت سے مراد ہے کہ موت سے پہلے اپنی
حالت حیات مین میت جس قیمت کے کپڑے پہنا کرتا ہو اُسی قیمت کا

کفن اُسے دیا جاوے اور اگر اُس کے پاس حالت حیات مین تین طرح
کے کپڑے ہون ایک ایسے جنھین عیدین مین اور شادی بیاہ مین
پہنتا ہو اور دوسرے ایسے جنھین دوستون آشناؤن کی ملاقات
کے وقت پہنا کرتا ہو اور تیسرے ایسے کہ اپنے گھر مین پہنے رہتا ہو تو
دوسرے قسم کا کفن دینا چاہئے اس لئے کہ وہ متوسط ہے کمی بیشی عدد مین
یہہ کہ مرد کو تین کپڑے سے اور عورت کو پانچ کپڑے سے کم یا زیادہ دین اور قیمت
مین یہہ کہ جس قیمت کا کپڑا حالت حیات مین پہنتا ہو اس سے کم قیمت کا یا زیادہ
قیمت کا کفن دین ف تجہیز کے معنے سامان کرنا میت کے سامان کرنے مین
غسل اور گورکنی اور دفن بھی داخل ہے جس چیز مین ضرورت خرچ کی ہو مال
میت مین سے لیا جاوے اور یہہ خرچ دین غیر متعلق بعین پر مقدم ہے م

پس بدین دگر کہ نیست چنان ش یعنے بعد تجہیز و تکفین میت کے
مال مردہ کا صرف کیا جاوے اور دین مین کہ متعلق شئ معین سے نہین اگر ترکہ
سب قرضداروں کے قرض کو کفایت کرے تو وے دین اور اگر کفایت نہ کرے
تو اُسمین حصہ رسدی دیدیوین چنانکہ طریقہ اُسکی تقسیم کا آگے بیان ہوگا م

پس بموصی لہ ثلث برسان ش بعد ادای دین کے جسقدر مال مُردہ کا
باقی رہے اُسکی تہائی موصی لہ کو دین موصی لہ وہ ہے جسکے لئے میت کہہ
گیا ہو کہ بعد موت میرے اسے اس قدر مال دیجیو اول اُسے ایک تہائی
مال تک دینا وارثون کے حق پر مقدم ہے پس اگر میت نے وصیت
واسطے اُس کے ایک تہائی مال کی یا اُس سے کم کی تھی اُسی قدر اُسے دینگے

اور اگر وصیت تہائی سے زیادہ کے لئے کی ہو تو تہائی ہی دینگے زیادہ نہ دینگے م

پس بذوی فرض و ز نسب عصبہ ؛ ش یعنے بعد ادائی دین اور وصیت

کے دیا جاوے مال مردہ کا صاحب فرض کو اور ان وارثون کو جو نسب سے عصبہ
ہین صاحب فرض وہ وارث ہین جنکا حصہ مقرر ہے جیسے ماں کہ اوس کے لئے
درصورت ہونے اولاد کے چھٹا حصہ مقرر ہے اور بغیر اولاد کے تہائی یا جورو
کہ اُس کے لئے چوتھائی بغیر اولاد کے اور اٹھوان حصہ ساتھ اولاد کے مقرر ہے
نسب سے عصبہ میت کے ایسے قرابت والے ہین جن کے لئے حصہ مقرر نہین اگر اکیلے
ہون تو کل مال وہین پہونچے اور اگر ساتھ اصحاب فرائض کے ہون تو جو ذوی الفروض
سے بچے اونکو ملے جیسے بیٹا بھائی بھتیجا م ؛ بعد ازان معتق از سبب عصبہ
ش یعنے بعد عصبات نسبیہ کے مال مردہ کا دیا جاوے آزاد کرنے والے کو
کہ وہ سبب سے عصبہ ہوا ہے اور اوسے عصبۂ سببی کہتے ہین اسواسطے کہ عصوبت
اوسکو بسبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہے نہ بسبب قرابت کے یعنے اگر
میت اصل مین کسی کا غلام ہوا اور اوس کے مولا نے اُسے آزاد کر دیا
ہو اور وہ اپنا کوئی عصبہ نسبی چھوڑے تو اوس کا مال اوس آزاد کرنے
والے کو مرد ہو یا عورت بطور عصوبت کے پہونچیگا اگر ساتھ اصحاب
فرائض کے ہو تو جو کچھ بعد دینے اصحاب فرائض کے بچے اوسے ملے اور
اگر اکیلا ہو تو کل مال اُسے پہنچے ف معتق کو مولی العتاقہ بھی کہتے ہین م

عصباتش پس جو نر باشند ؛ ش یعنے درصورت نہونے آزاد کرنے

والے کے مال دیا جاوے اُس کے عصبات کو جو مرد ہون اگر ایک شخص مر

اور کوئی اپنا عصبہ نسبی چھوڑے اور آزاد کرنے والا بھی نہ رہا ہو تو اوس آزاد
کرنے والے کے عصبہ مذکر کو وہ مال بطور عصوبت کے ملیگا عصبہ مؤنث
کو نہ ملیگا مثلاً اوس آزاد کرنے والے کے ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی تو کل
مال ابن کو ملیگا بنت کو کچھہ نہ ملیگا حالانکہ وہ بھی ساتھہ ابن کے عصبہ ہے م

پس بفرض نسب برو باشند		ش پھر موافق حصہ مقررہ نسب کے بطور رد کے

دیوین یعنے جب کہ عصبات نسبی اور سببی کوئی نہ ہون تب جو کچھہ مال بعد
دینے سہام ذوی الفروض کے بچے ذوی الفروض نسبیہ پر بطور رد کے موافق
حصہ اُن کے تقسیم کرین ذوی الفروض بھی دو قسم ہین نسبی جو علاقہ نسب
رکھتے ہین جیسے ماباپ بیٹی بہن اور سببی یعنے جورو اور مرد کہ مستحق حصہ فرض کے
بسبب نکاح کے ہوئے ہین قرابت نہین رکھتے سو رد اوپر ذوی الفروض نسبیہ کے
ہوتا ہے ذوی الفروض سببیہ یعنے زوج اور زوجہ پر نہین ہوتا بلکہ جو مال بعد دینے
فرض انکے قابل رد ہو بیت المال مین رکھا جاوے اور اگر بیت المال خراب ہو
جیسا اس زمانے مین ہے تو زوجین پر رد کیا جاوے چنانچہ اشباہ وغیرہ کتب فقہ مین لکھا ہے م

بعد ازان ذو رحم پس ش اولی		از موالات ہر کہ شد مولی
آنکہ حامل شدہ بشرط خبیر		ش یعنے در صورت نہ ہونے ذوی الفروض

نسبی اور عصبات کے مال مردہ کا دیا جائے ذو رحم کو اور در صورت نہ ہونے
ذو رحم کے مستحق میراث کا وہ شخص ہے کہ بسبب موالات کے مولا ہوا ہے
جسنے نیکی بدی کو اپنے ذمہ لے لیا ہے ذو رحم اوس قریب کو کہتے ہین جو نہ ذی فرض
ہو اور نہ عصبہ جیسے نواسہ یا ماموں اگر زوج یا زوجہ کے ساتھہ ہو تو جو کچھہ بعد دینے

حصہ اون دونون کے بچے ذو رحم کو ملے اور اگر اکیلا ہو تو کل مال اوسے ملے
اور صورت عقد موالات کی یہہ ہے کہ ایک شخص مجہول النسب دوسرے شخص
سے کہے کہ تو میرا مولا ہے جب مین مرون تو میری میراث لیجیو اور اگر مین ایسا
جرم کرون جس سے دیت عاقلہ لازم آوے تو تو دیجیو اور دوسرا اس بات کو
قبول کرلے پس یہہ دوسرا مولی الموالات کہلاتا ہے نیکی بدی اپنے ذمہ لینے سے
یہی مراد ہے کہ اوسنے میراث لینے اور اوسکے عوض تاوان دینے کو قبول کرلیا ہے
بموجب شرع شریف کے قتل خطا اور بعضے اور جرمون مین مجرم کے اقارب اور
برادری والون پر جو اس کے بھلے برے کے شریک ہون اور اوسکے مددگار رہتے ہون
تاوان دینا لازم آتا ہے اسے دیت عاقلہ و رعقل کہتے ہین سو جب کہ مولی
الموالات نے دوسرے شخص مجہول النسب کا تاوان اپنے ذمہ لے لیا در صورت
وقوع اس قسم کے جنایت کی اوس سے تاوان اسکا اسے دینا پڑیگا اور حال وراثت
مولی الموالات کا مثل ذو رحم کے ہے کہ اکیلا مستحق کل مال کا ہے اور ساتھ
زوج یا زوجہ کے مستحق اس قدر کا جو بعد دینے حصہ اون دونون کے بچے م

پس مقر له النسب بر غیر	لیک آن غیر هست زو منکر
وان مقر شد بقول خویش مصر	ش یعنے بعد مولی الموالات کے مستحق

میراث کے ہے وہ شخص کہ جسکے لیئے میت نے اقرار کیا ہو نسب کا اس طرح پر
کہ وہ نسب میت سے نہو بلکہ غیر کی طرف رجوع کرے اور وہ غیر اوس نسب سے
منکر ہو اور یہہ مقر اپنی بات پر قائم رہے صورت اقرار نسب کی غیر پر یہہ ہے
مثلاً میت نے کسی مجہول النسب کے لیئے یہہ اقرار کیا ہو کہ یہہ میرا بھائی ہے کہ اس صورت

مین نسب اُس کا میت کے باپ کی طرف رجوع کرتا ہے یا یہہ کہ میرا چچا ہے
کہ اُسکا نسب میت کے دادا سے ہوتا ہے سو اس قسم کے شخص کے وارث ہونے مین
اس مرتبہ مین دو شرطین ہین ایک یہہ کہ جسکی طرف نسب رجوع کرتا ہے
جیسے باپ یا دادا اوپر والی مثالون مین اس نسب سے منکر ہوا اور اُس شخص کو
اپنا بیٹا نہ بتاوے اسواسطے کہ اگر وہ بھی اقرار کریگا تو یہہ شخص حقیقۃً بھائی
یا چچا میت کا ٹھہر جائیگا اور اس مرتبہ مین وارث نہو گا بلکہ بھائی اور چچا کے مرتبہ
مین میراث پاویگا دوسری یہہ کہ میت نے بعد اقرار کے پھر انکار اوسکے بھائی
یا چچا ہونے سے نہ کیا ہو اس واسطے کہ اگر وہ بعد اقرار کے منکر ہو گیا تو پھر
اس شخص کو کچھہ نہ پہونچیگا اور اقرار نسب کے غیر پر قید اس لیے ہے کہ اگر
اقرار معتبر نسب کا میت نے اپنی ذات سے کیا مثلاً کہا کہ یہہ میرا بیٹا ہے
تو وہ شخص سچ مچ کا بیٹا ٹھہر جائیگا اور اسکو بیٹی کے مرتبے مین میراث ملیگی نہ اس مرتبہ مین

بعد ازان می رسد بہ بیت المال		پس بموصی لہ بتمام و کمال

ش یعنے جب کوئی اوپر والے اشخاص مین سے نہو تو مال مردہ کا پہونچتا ہے
اوس شخص کو کہ جسے مردہ اپنا تمام مال دینے کو کہہ مرا ہو اور جب وہ بھی نہو تو
سب مال پہونچے بیت المال کو بیت المال کہتے ہین خزانہ بادشاہ اسلام
کو جس مین مال خراج وغیرہ کا جمع ہوتا ہے اور اہل استحقاق کو دیا جاتا ہے

فصل دوسری موانع ارث کے بیان مین م

از مکلف کہ شد مباشر آن		مانع ارث قتل ناحق دان

ش منع کرنے والا ارث سے قتل ناحق ہے کہ آدمی عاقل اور بالغ کے ہاتھہ سے واقع

ہو یعنے اگر کوئی شخص اپنے مورث کو قتل کرے تو اوس قاتل کو مقتول کی میراث
نہ ملیگی اور اسمین تین شرطین ہین اول یہہ کہ قتل ناحق ہو پس اگر کسی شخص
نے اپنے مورث کو بحکم حاکم حد مین یا قصاص مین قتل کیا یا وہ
مورث اوسپر بقصد قتل حملہ آور ہوا تھا اوسنے مدافعت مین اوسے قتل کیا ہو تو یہہ
قاتل محروم نہو گا اس واسطے کہ اس سے قتل ناحق نہین واقع ہوا دوسری
یہہ کہ قاتل مکلف ہو یعنے عاقل بالغ ہو دیوانہ یا لڑکا نہ ہو پس اگر کسی دیوانہ یا لڑکے
کے ہاتھ سے اوسکا مورث مارا گیا تو وہ محروم نہو گا تیسری یہہ کہ قتل اوسکے ہاتھ سے
واقع ہوا ہو تو اوسے مباشرت قتل کہتے ہین اور جو قتل بطور تسبیب کے ہو یعنے
ہاتھ سے قتل نہ کرے لیکن ایسا کام کرے جس سے وہ شخص ہلاک ہو
جاوے مثلاً کنوان اوسکی راہ مین کھودے ایسی زمین مین کہ اوس
کھودنے والیکی ملک نہوا اور وہ اوسمین گرکر مر جاوے تو ایسی صورت مین

رقیت اختلاف دین و دار		قاتل محروم نہین ہوتا م

ش دوسرا مانع رقیت ہے یعنے وارث کا لونڈی غلام ہونا اگر ایک شخص
مرا اور بیٹا اوس کا غلام کسیکا ہے تو یہہ بیٹا اوس کا وارث نہو گا تیسرا مانع
اختلاف دین ہے یعنے اگر وارث اور مورث کے دین مین اختلاف ہو ایک
مومن ہوا اور دوسرا کافر مثلاً باپ کافر ہے اور بیٹا مسلمان تو ان دونون مین
توارث نہین اگر باپ مرے ابن کو اوسکے میراث نہ ملے اور اگر بیٹا مرے باپکو
میراث نہ ملے چوتھا مانع اختلاف دار ہے کافرون مین اگر ایک کافر
دارالاسلام مین ذمی ہے یعنے بادشاہ اسلام کا مطیع ہو کے جزیہ دیکے رہتا ہو

اور دوسرا کافر دار الحرب یعنے کافرونکے ملک مین ہون دونونمین توارث نہین

ایک کو دوسرے کی میراث نہ ملیگی م		جہل ترتیب موت نیز شمار

ش پانچوان مانع توارث کا نہ معلوم ہونا ترتیب موت کا ہے مثلا ایک کشتی
مین چند اقارب ایک ساتھ ڈوب گئے اور یہہ معلوم نہین کہ کسکی جان پہلے نکلی
اورکسکی جان پیچھے یا ایک لڑائی مین چند شخص مارے گئے اور معلوم نہ ہوا کہ
کون پہلے مارا گیا اور کون پیچھے تو اس قسم کے اموات آپسمین ایک دوسرے کے
وارث نہین ہوتے ہر ایک کی میراث اُسکے اُن وارثون کو ملیگی جو باقی رہے
ہین مثلاً زید باپ اور عمرو بیٹا ایک لڑائی مین مارے گئے اور یہہ معلوم
نہین کہ کون پہلے مرا اور کون پیچھے مرا اور زید کے خالد اور ولید بیٹے ہین اور
عمرو کے حکم اور سالم اب زید کی میراث خالد اور ولید کو پہونچیگی اور عمرو
کی میراث حکم اور سالم کو ان دونو کو میراث زید کی مین سے کچھہ نہ پہونچیگا
اس سبب سے کہ اُنکے باپ عمرو کو زید کے ترکہ مین سے کچھہ نہین پہونچا ہے کہ اُسکے

مستحق یہہ دونو ہون م ۶ ۶		نیست ممنوع مانع میراث

ش یعنے ایسا شخص جسمین کوئی مانع موانع ارث مین سے پایا جاتا ہے مانع
میراث اور وارثون کا نہین مثلاً بیٹا پوتے کا مانع ارث ہوتا ہے بیٹے کے
ہوتے پوتے کو کچھہ نہین ملتا اور اگر بیٹا کافر ہو یا غلام ہو تو وہ مانع پوتے کے وارث
ہونیکا نہو گا بلکہ پوتا ہی وارث ہوگا اور یہہ بیٹا کالعدم ہے یا اولاد کے ہوتے
ہوئے جورو کو ثمن ملتا ہے اولاد اُسکو ربع پانے سے روک دیتی ہے اگر
اولاد میت کی بیٹا یا بیٹی کسیکے غلام یا لونڈے ہون تو اُسکی جورو کو ربع

ہست محجوب حاجب وارث	ہی ملیگا ایسی اولاد کے سبب سے اُسکا حصہ کم نہو جائیگا م

ش جو شخص کہ محجوب ہو یعنے بسبب دوسرے وارث کے اُسے میراث نہ ملے یا حصہ
اوسکا کم ہو جاوے تو وہ اور وارثون کا حاجب ہو جاتا ہی حجب دو قسم ہی
حجب نقصان اور حجب حرمان حجب نقصان اُسے کہتے ہین کہ بسبب ہونے کسی
وارث کے دوسرے وارث کا حصہ کم ہو جاوے جیسے اولاد کے ہونے سے
جورو کا حصہ ربع سے کم ہو کے ثمن ہو جاتا ہی اور شوہر کا حصہ نصف سے کم ہو کے
ربع ہو جاتا ہی اور حجب حرمان اُسے کہتے ہین کہ بسبب ایک وارث کے دوسرے
وارث کو کچھہ نہ ملے جیسے ما کے ہوتے جدہ کو کچھہ نہین ملتا یا ابن کے ہوتے ابن
الابن کو کچھہ نہین ملتا سو جو شخص کہ محجوب ہو بحجب حرمان یا بحجب نقصان وہ
دوسرے وارث کا حاجب ہو سکتا ہی مثلاً ایک شخص دو بھائی اور ما باپ
چھوڑے سو باپ کے ہوتے ہوئے بھائی بالکل محجوب ہین اور انھون نے ما کو
ثلث سے طرف سدس کے محجوب کر دیا یا ایک شخص ما اور بیٹا اور جدہ چھوڑے
سو ما ثلث سے بسبب بیٹے کے طرف سدس کے محجوب ہی اور اُسنے جدہ کو
محجوب کر دیا یا ایک شخص باپ اور دادی اور نانی کی ما چھوڑے سو دادی بسبب باپ
کے بالکل محجوب ہی اور اُسنے نانی کی ما کو کہ بنسبت اُسکی جدہ بعیدہ ہی محروم کر دیا

فصل تیسری بیان مین حصون ذوی الفروض اور ذوی الفروض کے م

فرض شش بر دو نوع گشت عیان	نصف و ربع و ثمن بود یک ازان

ش فرض یعنے حصہ مقرر واسطے وارثون کے چھے ہین دو نوع پر نوع اول نصف
اور ربع اور ثمن نصف آدھیکو کہتے ہین اور ربع چوتھائیکو اور ثمن آٹھوین حصہ کو م

ثلثان و ثلث سدس دو مین		ثمن نوع دوسری ثلثان اور ثلث

اور سدس ثلثان دو تہائیان ثلث ایک تہائی سدس چھٹا حصہ ان چھے فرض کے دو نوع ٹھہرانے کی یہہ وجہ ہے کہ تین پہلے ایک لگاؤ سے کے ہین اور تین پچھلے ایک لگاؤ کے نصف کے آدھا کرنے سے ربع حاصل ہوتا ہے اور ربع کے آدھا کرنے سے ثمن اور ثمن کے دونا کرنے سے ربع اور ربع کے دونا کرنے سے نصف

اور ایسا ہی ثلثان اور ثلث اور سدس ہین ہم		ده و دو مرد و زن شد اہل وین

ش آٹہ شخص مرد اور عورت مستحق ان حصون کے ہین فائده ان بارہ مین چار مرد ہین باپ اور دادا اور بھائی اخیافی کہ ایک ماسے اور دوسرے باپ سے ہو اور شوہر اور آٹھہ عورتین ما اور جدہ صحیحہ یعنے دادی یا نانی اور بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی کہ ایک ماباپ سے ہو اور بہن علاقی کہ ایک باپ اور دوسری ماسے ہو اور بہن اخیافی کہ ایک ما اور دوسرے باپ سے ہو اور جورو م

اب وپس جد بی وساطت ام		باذکر از ولد گرفت سشم

ش باپ اور جو وہ نہ ہو تو دادا اور بعد اسکے پردادا اور اسی طرح جتنے اشخاص بے وساطت ما کے اسکے آبا مین ہون ساتھہ نر اولاد یعنے بیٹون پوتون کے انھین چھٹا حصہ ملتا ہے دادا و پردادا و جو لوگ کہ یہہ شخص اسکے اولاد مین ہے اگر واسطہ کسی ما کا درمیان نہو جد صحیح کہلاتے ہین اور اگر کسی ما کا واسطہ درمیان ہو جیسے نانا کہ ما کا باپ ہے یا دادیکا باپ کو بواسطہ باپ ما کے علاقہ رکھتا ہے جد فاسد کہلاتے ہین جد صحیح درصورت نہونے باپ کے حکم باپ کا رکھتا ہے اور جد فاسد ذوی الارحام مین ہے چنانچہ ذکر اسکا آگے آویگا م

ش باقی بھی ملتا ہے باپ کو اور درصورت	ما بقی نیز ہمر و است

نہونے اُس کے جد صحیح کو ساتھ اولاد مؤنث یعنے بیٹی یا پوتی کے یعنے اگر میت کے بیٹا یا پوتا نہوا ور بیٹی ہو یا پوتی یا پر پوتی اور باپ اُسکا یا دادا یا اور کوئی جد صحیح موجود ہو تو انکو چھٹا حصہ بھی ملتا ہی بطور فرض کے اور جو کچھہ بعد دینے حصے بیٹی کے اور ذوالفروض کے بچے وہ بھی ملتا ہی بطور تعصیب یعنے عصبہ ہونے کے پس اسوقت مین اب اور جد ذی فرض بھی ہین

ش یعنے اب اور جد محض	محض تعصیب در کم اینہا	اور عصبہ بھی ہین م

عصبہ ہوتے ہین درصورت نہونے اولاد کے یعنے جب کہ نہ اولاد ذکور میت کی ہوا ور نہ اولاد اناث تو اُس وقتمین کچھہ حصہ مقرر واسطے باپ اور دادے کے نہین بلکہ وہ دونو عصبہ ہوتے ہین اگر اکیلے ہُون تو سب مال اُونے ملے اور جو ساتھ اور ذوی الفروض کے ہون تو باقی مال اونے پہونچے **فائدہ** ان دونون شعرون مین دو شخص کا منجملہ ذوی الفروض کے ذکر ہوا باپ اور دادا کا م

ش اولاد ماکی یعنے بھائی یا بہن اخیافی	سدس و بر جمع ثلث و زن چون مرد	ولد مادر کلالہ لفرد

ایسے میت کے جو کلالہ ہو اکیلے کو انمین سے چھٹا حصہ ہے اور ایک سے زیادہ کو تہائی ہے اور عورت مرد اسی باب مین برابر ہین کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہین جسکے والد اور ولد نہو مطلب یہہ ہے کہ اگر ایک شخص مرے اور باپ اور دادا نچھوڑے اور بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی بھی نچھوڑے اور اُسکے ایک بھائی یا بہن اخیافی ہو تو اُس بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملیگا اور اگر دو بھائی یا دو بہن ہون یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو یا دو سے زیادہ ہون سب بھائی یا سب بہن یا بہن بھائی ملے ہوئے تو ان سب کو ایک تہائی ملتی ہے اس ایک تہائی کو سب برابر بانٹ لین عورت مرد اس جگہہ برابر ہین بخلاف اور موضع کے

فرائض مین کہ مرد کو عورت سے دونا ملتا ہے فائدہ اس شعر مین دو شخص کا ذوی الفروض

مین سے ذکر ہوا بھائی اخیافی اور بہن اخیافی کا

زوج را نصف می ولد یا او

ربع و زوجات جملہ نصف شو | | ثمن زوج یعنے شوہر کو نصف ملتا ہے بغیر

اولاد کے اور ساتھ اولاد کے ربع اور زوجات سب مستحق ہین نصف حصہ شوہر کے مطابق

یہہ ہے کہ اگر ایک عورت مری اور اپنا شوہر چھوڑی اور اولاد یعنے بیٹی بیٹا یا پوتی پوتا

کوئی نہ چھوڑے تو اس شوہر کو نصف ملتا ہے اور اگر اولاد بھی چھوڑی تو اسے ربع

ملتا ہے اور زوجہ کو بغیر اولاد کے ربع ملتا ہے اور ساتھ اولاد کے ثمن یعنے آٹھوان

حصہ اور جو کوئی زوجہ ہون تو سب اسی ربع یا ثمن کو باہم برابر بانٹ لین ساری زوجات کو

اس ربع یا ثمن سے زیادہ استحقاق نہین ہے فائدہ اس شعر مین بھی دو ذی فرض کا ذکر ہوا زوج اور زوجہ کا

بنت پس اسفلش چو بنت پسر | | نصف گیرد دو ثلث بر اکثر

ثمن بیٹی اور درصورت نہونے بیٹی کے جو اس سے تلے ہے جیسی پوتی اور جب پوتی

نہو تو پروتی اسے نصف ملتا ہے اگر ایک ہون اور دو ثلث ملتے ہین جو ایک سے زیادہ

ہون ام عصبات اند با اخ خود ہا | | بذکر مثل حظ دو انثے

ثمن اور بھی بیٹی پوتی عصبہ ہو جاتے ہین ساتھ بھائی اپنے کے کہ مرد کو حصہ دو عورت

کے برابر ملتا ہے یعنے اگر ایک شخص بیٹا اور بیٹی یا پوتا اور پوتی دونو چھوڑے تو اس

وقت مین بیٹی اور پوتی ذوی الفروض مین سے نہین ہین اور ان کے لئے کچھ حصہ مقرر نہین

اگر کوئی ذی فرض نہو تو سب مال ورنہ ساتھ ذی فرض کے باقی انہین ملے اس طرح کہ پسر کو

دو حصہ و بیٹی کو ایک یا ابن الابن کو دو حصے و پوتی کو ایک کتنی ہی بیٹیان یا پوتیان ہون

سدس بر سفلیات با علیا | | ثمن سدس ہو تکملہ ہے تلے کے درجہ

والیونکو ساتھہ ایک اعلی درجہ والی کے یعنے اگر ایک بیٹی ہو اور اسکے ساتھہ ایک پوتی یا کئی پوتیان ہون تو نصف بیٹی کو ملیگا اور ایک سدس پوتیونکو اور جو ایک پوتی ہو اور اُسکے ساتھہ ایک پروتی یا کئی پروتیان ہون تو پوتی کو نصف ملیگا اور پروتیونکو

سدس وعلی ہذا القیاس م		حجب باد و مگر کہ با اینہا
یا فروتر بود ذکر پیدا		عصبات اند ابن رجال و نسا

سدس تلے والیان محجوب ہوتی ہین ساتھہ دو اعلی درجہ والیون کے یعنے دو بیٹیون کے ساتھہ پوتی کو کچھہ نہین ملتا اور دو پوتیون کے ساتھہ پروتیکو کچھہ نہین ملتا مگر جو ساتھہ ان تلے والیون کے یا اُن سے تلے کوئی مرد ہو تو یہہ سب مرد اور عورتین عصبہ ہو جائینگے مثلاً ایک شخص دو بیٹیان اور ایک پوتی اور پوتا چھوڑے تو دونون بیٹیونکو دو ثلث پہونچینگے اور باقی اُس پوتا اور پوتی پر بطور عصوبت کے بٹ جائیگا مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک یا کوئی شخص دو بیٹیان اور ایک پوتی اور ایک پروتی اور ایک پروتا چھوڑے تو اس پروتے کے سبب پروتی بھی عصبہ ہو گئی اور اُسکے ساتھہ والی بہی اور پوتی بھی کہ اُس سے اعلی درجے کی ہے پروتے کو دو حصے اور پوتی اور پروتی کو ایک ایک حصہ بعد دینے دو ثلث بیٹیون کے ملیگا یا کوئی شخص دو پوتیان چھوڑے اور ایک پروتی اور پروتا تو بھی ثلثین پوتیونکو پہونچینگے باقی پروتی پروتے پر للذکر مثل حظ الانثیین یعنے مرد کو دو عورت کے برابر بٹ جائیگا اور اگر یہہ پروتا نہوتا تو بہ سبب دو پوتیون کے پروتی محروم ہوتی فائدہ بنات کا حق دو ثلث ہے اِسّے زیادہ نہین جب دو ثلث بنات کو پہونچ جاوین پھر کسیکو بنات مین سے جو رہ گئی ہون کچھہ نہین پہونچتا اور دو ثلث پہونچنے کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ

دو ایک درجہ کے منجملہ بنات کے پائی جائین جیسے دو بیٹیان یا دو پوتیان دوسری یہہ کہ ایک اعلی درجے والی کے ساتھہ اسفل والی ایک یا کئی پائی جائین مثلاً ایک بیٹی کے ساتھہ پوتی یا پوتیان ہون یا ایک پوتی کے ساتھہ پرپوتی یا پرپوتیان ہون کہ اس صورتمین اعلی والیکو نصف ملتا ہی اور اسفل والیکو سدس اور نصف اور سدس ملکے دو ثلث ہو جاتے ہین اس اُنسے اور جو اسفل والیان ہون اُنکو کچھہ نہین ملیگا مثلاً ایک بیٹی اور پوتی کے ساتھہ پرپوتیان محروم ہین اور ایک پوتی اور پرپوتی کے ساتھہ ابن الابن کے محروم ہین مگر ایسی صورتمین بھی اگر کوئی مذکر اُنکے ساتھہ یا اُنسے تلے پایا جاوی تو یہہ سب جو محروم ہوتی ہین اس مذکر کے ساتھہ ملکے عصبہ ہو جاینگے مثال مذکر کے ساتھہ ہونے کی یہہ ہے

مسئلہ [۱۱]

میت زید

بنت الابن	ابن ابن الابن	بنت ابن الابن	بنت الابن	بنت
	صالح ۴	سعیدہ ۲	سلمے ۳	ہند ۹

اس صورتمین ہند کو نصف اور سلمی کو سدس پہونچتا ہی اور سعیدہ اور صالح پر باقی للذکر مثل حظ الانثیین بٹ جاتا ہی اور اگر صالح نہوتا تو سعیدہ محروم ہوتی اسواسطے کہ اس سے اعلی والیونکو دو ثلث پہونچ چکے ہین حق بنات مین سے کچھہ نہین رہا اور مثال مذکر کی اسفل مین ہونیکی یہہ ہے

مسئلہ [۱۲]

میت عمرو

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
قطام ۹	حزام ۳	حمیدہ ۱	مجیدہ ۱	ولید ۲

قطام کو نصف اور حزام کو سدس اور باقی حمیدہ اور مجیدہ اور ولید کو للذکر مثل حظ الانثیین بٹ جاویگا مجیدہ اُسکے ساتھہ اور حمیدہ اس سے اعلی مین ہی اور اگر یہہ ولید نہوتا تو حمیدہ اور مجیدہ دونو محروم ہین غرض ابن کے ساتھہ پوتیان علی الاطلاق محروم ہین ف ان چار شعر و نمین و وذی فرض کا ذکر ہوا بیٹی اور پوتی کا م

اخت عینی خلیفہ دختر ... ش حقیقی بہن کہ ایک ما باپ سے ہو قائم مقام اور مانند بیٹی کے ہی یعنے جب بیٹی نہو تو بہن حقیقی کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہی اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور نیچے بھائیکے

ساتھ ہو جاتی ہین اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوتا ہے م پدری گشت جای بنت پسر
مثل بہن علاقی کہ ایک باپ اور دوسری ما سے ہے ہو بجای پوتیکے ہے یعنے جو حکم پوتیکی میراث کا ساتھ بیٹی کے
ہے وہی حکم میراث علاقی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسی پوتی در وقت نہونے بیٹے
کے بجای بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف او روزائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائیکے
میراث بہ عصوبت پاتی ہین یہی حال بعینہ علاقی بہنون کا بر وقت نہونے حقیقی بہن کے
ہے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتیکو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاقی بہن کو ساتھ
حقیقی بہن کے اور جس طرح دو بیٹیون کے ساتھ پوتیان بالکل محروم ہو جاتی ہین ایسے ہی
دو حقیقی بہنون کے ساتھ علاقی بہنین بالکل محروم ہو جاتی ہین اور جس طرح محروم
ہونے پوتیان بسبب ہونے مذکر کے ساتھ اُنکے عصبہ ہو جاتی ہین اسی طرح باوصف ہو
دو بہنون حقیقی کے اگر ساتھ علاقی بہنون کے بھائی علاقی پایا جاوے تو یہہ بہنین بھی عصبہ
ہو جائینگی ف پوتیون مین مذکر اسفل کا بھی عصبہ کر دیتا ہے یہان یہہ بات نہین ہے
پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاقی اور ایک بھتیجا چھوڑے
تو دو ثلث حقیقی بہنونکو ملینگے اور باقی ابن الاخ کو اور علاقی بہن کو کچھہ نملیگا
ف یہہ چار عورتین جو ذی فرض ہین یعنے بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی اور علاقی
اپنے بھائیون کے ساتھ عصبہ ہوتی ہین اور اسے عصبہ بغیرہ کہتے ہین اور سوا
ان چارون کے کسی عورت کا بھائی اُسے عصبہ نہین کرتا جیسے پھپی ساتھ چچا کے
یا بنت العم ساتھ ابن عم کے یا بنت الاخ ساتھ ابن اخ کے بلکہ ایسی صورتون
مین مال سب مرد کو ملتا ہے اور عورت محروم رہتی ہے اور اسی وجہ سے بہن علاقی
ساتھ اپنے ابن اخ کے عصبہ نہین ہو جاتی اس واسطے کہ جب وہ اپنی حقیقی بہن

یعنے بھتیجی کو عصبہ نہ کر سکا تو اسکو جو اس کے درجے مین نہین کیسے عصبہ کرے
ف ایک حقیقی بھائی کے ہوتے سب بھائی یا بہن علاقی محروم ہوتے ہین م

خلفا را عصوبت است بہ شان		ش یعنے بہنون حقیقی کو اور وہ بہنون

تو علاقی کو عصوبت ہے ساتھ بیٹیون کے یا پوتیون کے جب کوئی شخص
بیٹی ایک یا زائد چھوڑے اور بہن ایک یا کئی چھوڑے تو بیٹیون کا فرض دیکے باقی مال
بہنون کو ملے ف حقیقی بہن جب عصبہ ہو جائی تو اسکے ساتھ مین علاقی بھائی
محروم ہو جاتا ہے اور جو عصبہ نہو تو محروم نہین ہوتا بلکہ وہ خود عصبہ ہوتا ہے م

با اصول و فروع نر حرمان		ش یعنے بہنین مطلقا حقیقی ہون

یا علاقی ساتھ اصول اور فروع مذکر کے محروم ہو جاتی ہین اصول وہ لوگ ہین جنکے
بیچ شخص اولاد مین ہے جیسے ما اور باپ اور دادا اور دادی اور پردادا اور پردادی فروع
جو اسکی اولاد مین ہین جیسے بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی مذکر کی قید اسلئے لگائی کہ اصول مونث
جیسے ما اور دادی یا نانی اور فروع مونث جیسے بیٹی پوتی ان کے ساتھ بہنین محروم
نہین ہوتی ہین ف اصول اور فروع مذکر کے ساتھ بھائی بھی محروم ہوجاتے ہین
ف ان دو شعرون مین دو ذی فرض کا ذکر ہوا اخت عینی اور اخت علاقی کا م

ام با اولاد و دو زا خوۃ و اخت		سدس گیرد و گر نہ ثلث درست

ش ما ساتھ اولاد کے یعنے بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی کے اور دو کے بھائی بہنون مین سے
سدس پاتی ہے اور جو اولاد نہو اور نہ دو بھائی بہن ہون تو پورا ثلث پاوے
ف بھائی بہن کسیطرح کے ہون عینی یا علاقی یا اخیافی اون مین سے جب دو
یا زیادہ پائے جائین خواہ ایک قسم کے مثلا دونو عینی ہون یا دو قسم کے مثلا ایک

عینی ہوا ور ایک علاتی یا اخیافی خواہ دونو بھائی ہون خواہ دونو بہن خواہ ایک
بھائی ایک بہن ماکو ثلث سے طرف سدس کی محجوب کردیتے ہیں م

ثلث باقی ز حصہ زن و شوہر		گر بود با اب و یکی زان دو

سش ماکو ملتا ہی ثلث اوس قدر کا جو باقی رہے حصہ عورت یا مرد کے
اگر ہووے ما ساتھ باپ کے اور ایک کی ان دونوں سے یعنے اگر ایک مرد
مرے اور اپنی ما باپ اور جورو چھوڑے تو بعد دینے فرض جورو کے جس قدر باقی
رہے اوسکی تہائی ماکو ملیگی کل مال کی نہ ملیگی اور اگر عورت مرے اور اپنے ما باپ اور
شوہر کو چھوڑے تو بعد دینے حصہ شوہر کے جو بچے اوسکی تہائی ماکو پہونچے گی نہ کل مال کی تہائی
کی صورت یہہ ہی

مسئلہ ۱۲ زید
میت

اب	ام	زوجہ
۶	۳	۳

۱۲ مین سے عورت کو جب جو تہائی یعنے ۳ نکال دی باقی رہے ۹ اسکی تہائی
۳ ماکو دے اور ۶ باپ کو پہنچے اور اگر کل کی تہائی ماکو دیتے تو اوسی
۴ پہونچتے اور باپ کو ۵ اور دوسرے کی صورت یہہ ہی

مسئلہ ۶ ہندہ
میت

اب	ام	زوج
۲	۱	۳

۶ مین سے نصف یعنے ۳ زوج کو پہونچے باقی رہے ۳ اوسکا ثلث یعنے ایک ماکو دیا
اور ۲ باپ کو پہونچے اور اگر کل کی تہائی ماکو دیتے تو اوسے دو پہونچتی اور باپ کو ایک م

بعد ازان جملہ جدہ را ششم است		نسب شان چو بی اب ام است

سش جب ما نہو تو سب جدات کو چھٹا حصہ ملتا ہی ایک ہون یا زیادہ اگر نسب

اونکا بغیر علاقہ کسی ناناکی ہوف جدہ کی دو قسمین ہین صحیحہ اور فاسدہ صحیحہ اسکو
کہتے ہین جسکو میت سے علاقہ بواسطہ کسی اب لام کے نہو اور فاسدہ وہ جیسے بواسطہ
اب لام کے علاقہ ہو دادی یا نانی یا دادیکی ما یا نانیکی ما سب صحیحہ ہین اور نانا کی ما
یا دادیکے باپ کی ما یا نانیکے باپ کی ما فاسدہ ہین اسواسطے کہ ان سب مین اب
الام کے سبب سے علاقہ ہے نانا خود اب الام ہے دادیکا باپ اب ام الاب ہے
اور نانی کا باپ اب ام الام ہے سو جدات فاسدہ ذوی الارحام سے ہین اور
جدات صحیحہ کا یہہ حال ہے کہ درصورت نہونے ما کے اونکے سدس ملتا ہے اگر
اکیلی ہو تو کل سدس لے اور جو زیادہ ہون اسی سدس کو آپسمین بانٹ لین م

ابوی جملہ ساقط اند باب | شش جن جدات کو باپ کے سبب

سے علاقہ ہے وہ سب باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتے ہین پس دادیکو
دادا کی ماکو اور علی ہذا القیاس سب جدات کو جنکی اولاد مین باپ میت کا ہے
ساتھہ باپ میت کے کچھہ نہ ملیگا البتہ ما کی طرف والیان جیسی نانی یا نانی کی ما

ساتھہ باپ کے محروم نہین ہوتین م | با جدان جدہ کو دروست سبب

شش اور ساتھہ جد کے محروم ہو جاتی ہین وہ جدہ جنکین جد سبب ہے یعنے
بواسطے جد کے اوسے علاقہ ہو پس دادا کے ساتھہ مین پردادی ساقط ہو جائیگی
اور اسیطرح اور سب جدات جنکی اولاد مین دادا ہے دادی ساقط نہوگی اسواسطے
کہ اسکا اتصال میت سے بواسطہ باپ کے ہے نہ بواسطہ دادا کے اور پردادا کے
ساتھہ مین اسکی ما اور اوس سے اعلی درجے والیان ساقط ہو جائینگی نہ پردادی علی ہذا القیاس

جملہ بعدی بمطلق قربی | شش ساقط ہو جاتی ہین سب دور یشان

بسبب ہر ایک قریب والی کے خواہ وہ قریب والی بعید والیکے ساتھ ہم سلسلہ ہوجیسی دادی اور پردادی کہ دونوں باپ کی طرف کی ہین خواہ دوسرے سلسلہ کی جیسی نانی اور پردادی کہ نانی ماکی طرف کی ہے اور پردادی باپ کی طرف کی ہے چونکہ نانی اور دادی اقرب جدہ قریبہ ہین ان کے ہوتے ہوئے پردادیکو کچھہ نہ ملیگا اور اسیطرح دادی کے ہوتے نانی کی ماکو اور باپ کی دادیکو کچھہ نہ ملیگا م ذو جہت ذو جہات راست سوی

ش ایک جہت والی جدہ اور کئی جہت والی برابر ہین یعنے دونوں سدس مین سے برابر بانٹ لین یہہ نہین کہ کئی جہت والی کو زیادہ ملے صورت کئی جہت والی جدہ کے ساتھہ ایک جہت والی کی یہہ ہے مثلاً ہند ایک عورت ہے اسنے اپنے ابن الابن زید کا ساتھہ اپنے بنت البنت سلمی کے نکاح کیا اور زید کی نانی صالحہ ہے اور زید کے بیتا ہوا سلمی سے عمرو پس ہند اس عمرو کی دو جہت سے جدہ ہے اسواسطے کہ اسکی ام الام یعنے پرنانی بھی ہے اور ام اب الاب یعنے پردادی بھی ہے اور صالحہ اسکی ایک جہت سے جدہ ہے کہ ام الاب ہے سو ان دونوکو ترکہ عمرو مین سے برابر ملیگا یہہ نہ ہوگا کہ ہند کو زیادہ دیوین اور صورت اس مثال کی واسطے سمجھانیکے بطور شجرہ کے حاشیہ پر لکھی ہے

فصل چوتھی بیان مین عصبات کے م

عصبہ آخذ بقیۂ فرض	کل بر و چون کہ فرو یابد عرض

ش عصبہ وہ شخص ہے جو کہ لے لیوے جو کچھہ باقی رہے حصہ ذوی الفروض دیکے اور کل لیوے جو اکیلا ہوئے چنانچہ یہہ تعریف ہم فصل اول مین لکھہ چکے ہین م

چار قسم است فرع و اصل خود	فرع اب باشد و فروع جد

ش عصبہ چار قسم ہین ایک فروع یعنے جو لوگ اسکی اولاد مین ہین دوسری

ہند
سعیدہ بنت ہند
صالحہ
بکر ابن سعیدہ
بنت سلمی
ابن عمرو

اصول یعنے وہ لوگ جنکی یہہ اولاد مین ہے تیسری فروع اب کی یعنے وہ لوگ جو میت کے باپ کی اولاد مین ہین جیسے بھائی بھتیجے بھتیجون کی اولاد چوتھی فروع جد کی یعنے وہ لوگ جو میت کے جد کی اولاد مین ہین جیسے چچا یا چچا کی اولاد سوان چارون قسمونکے مذکر عصبہ ہین مؤنث عصبہ نہین مگر قسم اوّل مین بیٹیان اور قسم سوم مین بہنین مذکر کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہین چنانچہ اسکا بیان احوال بنات اور اخوات مین ہو چکا ہے م

اقربش ابن پس فروترازان — ش ان چار قسمون مین قریب تر بیٹا ہے پھر نیچے اس سے جیسے پوتا یا پرپوتا یعنے فروع کو عصبات مین سب سے تقدیم ہے اُن کے ہوتے ہوئے اصول عصبہ نہین باپ یا دادا کو سدس بطور فرض کے اُنکے ساتھ ملتا ہے بطور عصوبت کے م

پس اب و بعد ازان ست عالی آن — ش یعنے بعد فروع کے قریب تر اصول ہین یعنے باپ اور اُس سے عالی دادا پردادا وغیرہ م

عم جد اقرب است پس اقرب	عم اب	پس جد اخ ابن اخوه عم

ش بعد اصول کے قریب تر فروع الاب مین جیسے بھائی بھتیجے اور پھر فروع الجد جیسے میت کا چچا میت کے باپ کا چچا میت کے دادیکا چچا ان سب مین قریب تر کو دیوین اسکے بعد اور قریب کو **فائدہ** عصبات کی توریث مین دو باتون پر لحاظ رہے ایک یہہ کہ یہہ چار قسمین بہ ترتیب جو بیان کین انمین سے مقدم قسم والا کتنا ہی بعید ہو مؤخر قسم والے پر اگرچہ قریب ہو مقدم ہے مثلاً قسم اول مین سے پرپوتا ہو کہ میت سے دو واسطہ کر علاقہ رکھتا ہے قسم دوم کی بلا واسطہ پر یا ایک واسطے والے پر بھی اُسے تقدیم ہے پس اُسکے ہوتے ہوئے باپ یا دادا کو بعصوبت کچھہ نہ ملیگا یا مثلاً قسم سوم مین بھائیکا پوتا ہو کہ کئی واسطے کر میت سے ملتا ہے

اور قسم چہارم مین سے چچا ہو کہ میت سے بنسبت ابن ابن الاخ کی قریب تر ہے تو ابن
ابن الاخ ہے وارث ہے اور چچا محروم ہے وعلی ہذا القیاس اور بھی مقدم قسم والیکو
اگرچہ قرابت ضعیفہ رکھتا ہو ترجیح ہے اوپر مؤخر قسم والیکے جسمین قرابت قویہ ہو مثلاً
بھائی علاتی کو ترجیح ہے عینی چچا پر حال آنکہ علاتی قرابت بہ نسبت عینی کے ضعیف
ہے پس علاتی بھائی کے ہوتے چچا کو کچھ نہ ملیگا دوسری یہہ کہ ایک درجہ والون مین
باعتبار شدت اتصال کے اور قوت قرابت کے ترجیح ہے پس ابن کے ہوتے ہوئے
ابن الابن محروم ہے اور اب کے ہوتے ہوئے جد محروم ہے اسواسطے کہ ابن کو نسبت
ابن الابن کی اور اب کو نسبت جد کے اتصال زیادہ ہے اور حقیقی بھائی یا حقیقی چچا
کے ساتھہ علاتی بھائی اور علاتی چچا محروم ہین اسواسطے کہ حقیقی کی قرابت قوی
ہے بہ نسبت علاتی کے

فصل پانچوین بیان مین مخارج فروض کے

مخرج اس عدد کو کہتے ہین جس سے کوئی کسر یعنے حصہ جیسی نصف یا ثلث یا ربع
صحیح نکل سکے اور اس سے کم ہو تو بغیر توڑے نہ نکلے حصہ کو کسر کہتے ہین م

مخرج نصف دو سمی زو کر		گر بود واحد و چو شد اکثر
لیک از نوع یک تو مخرج آن		از سمی قلیل آن میدان

شش مخرج نصف کا دو ہے اور حصون کا ہمنام اونکا اگر مسئلہ مین ایک ہے
حصہ اور اگر ایک سے زیادہ ہون ایک نوع کی تو مخرج ہمنام چھوٹے حصے کا ہے
مطلب یہہ کہ مخرج نصف کا یعنے ایسا عدد جس سے نصف صحیح نکلے اور اس سے
کم سے بغیر توڑے نہ نکلے دو ہے کہ نصف اسکا ایک ہے اور دو سے کم ایک ہے
اوسکا نصف عدد صحیح نہین نکلتا بلکہ آدھا نکلتا ہے اور مخرج باقی حصون کا جیسے

ثلث ربع ثمن ہمنام ہے ثلث کا ثلثہ یعنے ۳ ربع کا اربعہ یعنے ۴ ثمن کا ثمانیہ
یعنے ۸ اگر نصف پایا اور حصہ تنہا ہو ایک کے ساتھہ دوسرا نہو تب یہہ قاعدہ مخرج کا
ہے کہ نصف کا دو ہے اورا اورونکا ہمنام پس اگر ایک شخص ساتھہ عصبہ کے ایک
بیٹی کہ مستحق نصف ہے چھوڑے تو مسئلہ اسکا دو سے ہوگا اس طرح پر

میت مسئلہ ۲
بنت ۱ ع ۱

اور جو زوجہ بے اولاد کی کہ مستحق ربع ہے چھوڑے تو مسئلہ اسکا ۴ سے ہوگا
اسطرح پر میت مسئلہ ۴ زوجہ ۱ عم ۳ اور جو زوجہ ساتھہ اولاد کے کہ مستحق ثمن ہے
چھوڑے تو مسئلہ اسکا آٹھہ سے ہوگا اس طرح پر میت مسئلہ ۸ زوجہ ۱ ابن ۷
اور اگر مسئلہ مین ایک حصہ سے زیادہ ہون جیسے نصف اور ربع یا ربع اور ثلث تو
اسکا یہہ قاعدہ ہے کہ اگر وہ سب حصے ایک نوع کے ہین جیسے نصف اور ربع یا ربع
اور ثمن کہ یہہ سب نوع اول کے ہین یا ثلثان اور ثلث یا ثلث اور سدس کہ یہہ سب
نوع ثانی کے ہین تو چھوٹے حصہ کا ہمنام مخرج ہے پس نصف اور ربع مین
چار مخرج ہے اور نصف اور ثمن مین آٹھہ اور ثلث اور سدس مین چھہ پس اگر میت
ساتھہ عصبہ کے بیٹی اور شوہر چھوڑے کہ اسمین نصف و ربع یکجا ہے تو اسکا مسئلہ اس
طرح پر ہے میت مسئلہ ۴ زوج ۱ بنت ۲ ع ۱ اور اگر بیٹی اور جورو چھوڑے کہ اسمین ثمن
اور نصف یکجای ہے تو آٹھہ سے ہوگا اسطرح پر میت مسئلہ ۸ زوجہ ۱ بنت ۴ عصبہ ۳
اور جو دو اخیافی بھائی اور جدہ چھوڑے کہ ثلث اور سدس اکٹھا ہے تو ۶ سے
اس طرح پر میت مسئلہ ۶ ذوی ارحام الام ۲ جدہ ۱ عم ۳

یا بہ بعضست از ششش ست بدر		نصف گر با تمام نوع گر

سدس نصف اگر مجتمع ہو ساتھ کل نوع دوسری کے یا ساتھ بعض کے نوع دوسری

مین سے تو مسئلہ ۶ سے نکلے صورت اجتماع نصف کی ساتھ تمام نوع دوسری کے

یہہ ہی کہ ایک عورت شوہر اور دو بہن حقیقی اور دو بہنین اخیافی اور ما چھوڑے شوہر کو

نصف پہونچتا ہی اور حقیقی بہنون کو ثلثان اور اخیافی بہنون کو ثلث اور ما کو

سدس اور صورت اجتماع نصف کی ساتھ بعض نوع ثانی کے یہہ ہی کہ ایک بیٹی

چھوڑے اور ما چھوڑے اس مین نصف اور سدس یکجای ہی یا ایک بہن عینی اور ما چھوڑے

کہ اسمین نصف اور ثلث یکجا ہی یا شوہر اور دو بہنین عینی چھوڑے کہ اسمین نصف اور ثلثان یکجا ہی

م چون شود تنگ از فروض کثیر ‌ ‌ ‌ عول او طاق و جفت تا ده گیر

سدس جب کہ یہہ مخرج یعنے چھے تنگ ہو بسبب زیادہ حصے ہونیکے عول اوسکا

طاق اور جفت دس تک ہوتا ہی عول اوسے کہتے ہین کہ مخرج کو بڑھاویں ایسی

جگہہ پر جہان سب حصے دارون کو مخرج سے نہ مل سکے اس طرح پر کہ اوس سے

سب حصے دار پاویں پس عول ۶ کا ۱۰ تک آتا ہی طاق بھی ہوتا ہی یعنے ۷ اور ۹

اور جفت بھی ہوتا ہی یعنے ۸ اور ۱۰ اور طریقہ عول کا یہہ ہی کہ سب حصے دارون کے

حصون کو اوسکی مخرج سے لیکے یکجا کرین جو عدد حاصل ہو وہی مخرج عول ہی

پس مثال عول ۶ کے طرف ۷ کی یہہ ہی میت مسئلہ ۶

زوج ۳ ‌ ‌ دو اخت ۴

زوج کو نصف پہونچتا ہی اور دو اخت کو ثلثان پس بسبب اختلاط نصف

کے ساتھ بعض نوع ثانی کے مسئلہ ۶ سے ہوا اور نصف ۶ کا ۳ ہی اور ثلثان

۴ یہہ سب ۶ سے نہیں بٹ سکتے ہین پس عول کیا ۳ اور ۴ کو جمع کیا ۷ ہوئے اسی ۷

کو مخرج ٹھہرایا اور صورت عول کے طرف ۸ کی یہہ ہی میت مسئلہ ۶

زوج ۳ ‌ ‌ دو اخت ۴ ‌ ‌ اور اجدہ

طرف ۹ کے یہہ ہے میت مسئلہ ۱۲ اور طرف ۱۰ اسکے
زوج ۳ دو اخت عینی ۴ دو اخت لام ۲

یہہ ہے میت مسئلہ ۱۳ م
زوج ۳ دو اخت عینی ۴ دو اخت لام ۲ جدہ ۲

ربع با ثانی از دوازدہ است ش ربع یکجا ہو ساتھہ کل نوع ثانی

یا بعض نوع ثانی کے تو مسئلہ ۱۲ سے ہے مثال اسکی یہہ ہے میت مسئلہ ۱۲ م
زوجہ ۳ دو بنت ۸ اُم ۱

عول او طاق تا بہ ہفتدہ است ش عول ۱۲ کا طاق ۱۷ تک ہے یعنے

عول ۱۲ کا جفت نہین آتا ہے طاق ہی آتا ہے ۱۳ آتا ہے اور ۱۵ آتا ہے اور ۱۷ آتا ہے

۱۴ اور ۱۶ نہین آتا مثال ۱۳ کی میت مسئلہ ۱۳
زوجہ ۳ دو اخت ع ۸ جدہ ۲

مثال ۱۵ کی میت مسئلہ ۱۵ مثال ۱۷ کی
زوجہ ۳ دو اخت ع ۸ اخت لام ۲ جدہ ۲

میت مسئلہ ۱۷ ف اس مثال مین اختلاط ربع کا ہے ساتھہ
زوجہ ۳ دو اخت ع ۸ دو اخت لام ۴ جدہ ۲

کل نوع ثانی کے اور باقی مثالون مین ساتھہ بعض نوع ثانی کے م ثمن با او شود از بست و چہار

ش ثمن ساتھہ نوع ثانی کے ہو تو مسئلہ ہوتا ہے ۲۴ سے مثال اوس کی یہہ ہے

میت مسئلہ ۲۴ عول او بست و ہفت شد یکبار
زوجہ ۳ دو بنت ۱۶ اب ۴ ام ۴

ش عول ۲۴ کا ۲۷ ہے ایک فقط مثال اسکی یہہ ہے میت مسئلہ ۲۷
زوجہ ۳ دو بنت ۱۶ اب ۴ ام ۴

فصل چھٹی بیان مین تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کے م

انسوۃ دو عدد متماثل شد		ش ایک سا ہونا دو عدد کا تماثل ہے

جیسے ۳ اور ۳ اور ۴ اور ۴ یعنے دو عدد اگر برابر ہون توان دونو مین نسبت

تماثل ہے اور وہ دونو متماثلین کہلاتی ہین م عدکم بیش را تداخل شد

ش شمار کرجانا کم عدد کا زیادہ کو تداخل ہے یعنے اگر بسبب تماثل نہو تو با نظر درت

دو تو عدد کم بیش ہون گے پھر اگر کم کو بیش مین سے چند بار نکالین او بیش

ختم ہوجائے تو اُسے تداخل کہتے ہین جیسے دو اور چھے دو کو تین بار چھے مین سے
نکالین تو فنا ہوجائیگا یا چار اور ۱۶ چار بار چار کو ۱۶ مین سے نکالین ۱۶ فنا ہو
جای اور یہہ دو عدد متداخلین کہلاتے ہین م پس تباین چہ عاد شد واحد
شش اگر ایک عدد دوسرے کو فنا نہ کرے پھر دیکھینگے کہ واحد کے سوا کوئی
اور ان دونو کو فنا نہین کرتا تو نسبت تباین ہے اور وہ دونو عدد متباینین
کہلاتے ہین جیسے ۱۴ اور ۹ اور ۲۱ اور ۸ کہ ان دونو مین نہ ایک دوسریکو فنا کرتا
ہے نہ سوا واحد کے کوئی اور نہین فنا کرتا ہے م کو توافق چوتھا لث زائد
شش اور نسبت درمیان دونو عدد کے توافق ہے اگر فنا کرے ان دونو
کو کوئی عدد تیسرا زیادہ واحد سے جیسے ۱۲ اور ۹ کہ دو عدد کم بیش ہین اور ایک دوسریکو
فنا نہین کرتا اور سوا واحد کے ۳ ان دونو کو فنا کرتا ہے یا ۴ اور ۱۰ کہ ان دونو
کو دو فنا کرتا ہے پس قسم دونو عدد کو متوافقین کہتے ہین م شد توافق بہ نصف عاد ست چو دو

شش توافق بہ نصف ہوتا ہے اگر		گر سہ باشد بہ ثلث وفق درست

عدد ثالث فنا کرنے والا دو ہو اور توافق بہ ثلث اگر فنا کرنیوالا ۳ ہو یعنے
عدد فنا کرنے والا جس کسر کا مخرج ہو اسی کسر مین توافق ہوتا ہے اور وہ
کسر وفق کہلاتی ہے پس دو مخرج نصف کا ہے جن دو عددون کا مفنی دو ہو
جیسے ۴ اور ۶ یا ۱۸ اور ۲۲ تو انمین توافق بالنصف ہے اور نصف ہر یککا وفق
۴ اور ۶ مین دو باعتبار ۴ کے وفق ہے اور ۳ باعتبار ۶ کے اور ۳ مخرج ثلث کا
ہے پس ۱۲ اور ۱۵ مین توافق بالثلث ہے ۱۲ مین ۴ وفق ہے اور ۵ اور ۱۵
مخرج ربع کا ہے ۱۶ اور ۲۰ مین کہ مفنی انکا ۴ ہے توافق بالربع ہے اور ۱۶ مین

وفق ۶ ہے اور ۲۰ مین وفق ۵ وعلی ہذا القیاس **فصل ساتوین بیان مین تصحیح کرنے**
یعنے صحیح کرنے تقسیم کے وارثون پر م

سہم یک طائفہ چو شد مکسور		چون توافق باین دو شد منظور
وفق فرقہ بزن بمخرج فرض		ش اگر وارثون کی ایک گروہ پر

حصہ صحیح بٹے بلکہ ٹوٹے تو لحاظ کرینگے کہ عدد حصے مین اور عدد وارثون مین
کیا نسبت ہے اگر توافق ہو جیسے ایک شخص مرے اور ایک جدہ اور ۶ بیٹیان
اور ایک چچا چھوڑے تو مسئلہ ۶ سے ہے اور اوسمین سے جدہ کو ایک پہونچتا
ہے اور ۶ بیٹیون کو ۴ پہونچتے ہین سو اون پر تو ٹتے ہین چار کو ۶ جگہہ برابر
بانٹین تو یون ہر ایک کو ملے صحیح عدد نہین ملتا اور ۴ اور ۶ مین توافق ہے
پس عدد وارثون کے وفق کو اصل مسئلے مین ضرب کرین جو کچھہ حاصل ہو اوس سے
وارثون کو صحیح بٹ جائیگا پس مثال مذکور مین ۶ اور ۴ مین توافق بالنصف ہے
اور وفق ۶ کا ۳ ہے اوسی مخرج مسئلہ مین یعنے ۶ مین ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوے
اب ۱۸ سے سب وارثون کو صحیح مل جائیگا جدہ کو سدس کے تین پہونچینگے اور
بیٹیونکو ثلثان کے ۱۲ ہر ایک بیٹی کو دو دو اور ۳ باقی عم کو **ف** عدد وارثون کو
عدد رؤس کہتے ہین اور عدد حصے کو سہام م در تباین تمام اوست بعرض
ش اگر عدد رؤس اور سہام مین تباین ہو تو کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ
مین ضرب کرین حاصل سے سب کو صحیح مل جائیگا مثال اسکی یہہ ہے
میت مسئلہ ۶ ~~بنات~~ اصل مسئلہ ۶ سے ہے اب اور ام کو ایک ایک
سدس کا پہونچتا ہے اور ۵ بنت کو ثلثان کے ۴ جو پہونچتے ہین سو ٹوٹتے ہین

اور ۵ اور ۶ مین تباین ہے لہذا ۵ کو اصل مسئلہ یعنے ۶ مین ضرب کیا ۳۰ حاصل ہوے
اوسمین سے پانچ پانچ سدس کے اب اور ام کو پہونچے اور ثلثان کے ۲۰ پانچون
بیٹیون پر چار چار بٹ گئے ف اگر درمیان عدد رؤس اور سہم کے تداخل ہو
تو اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ عدد رؤس کم ہون اور سہام زیادہ تو اس صورت
مین حصہ صحیح بٹ جائیگا کچھہ ضرورت ضرب کی نہوگی جیسی اس مثال مین

مسئلہ ۶ ——— ام ۱ ۲ بنت عم ۱ ——— دوسری یہہ کہ سہام کم ہون اور عدد رؤس
زیادہ ہون تو اوسکا حکم توافق کا سا ہے یعنے وفق عدد رؤس کو اصل مسئلہ مین
ضرب کرینگے جیسے اس مثال مین مسئلہ ۶ ——— جدہ ۱ ۸ بنت عم ۱ ——— سہام بنات کے ۴ ہین اور
عدد رؤس یعنے ۸ سے نسبت تداخل رکھتے ہین اور ۸ زیادہ ہین لہذا بموجب قاعدہ
توافق کے وفق عدد رؤس یعنے ۲ کو اصل مسئلہ یعنے ۶ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے
اوس سے سب وارثون کو صحیح ملجاتا ہے چنانچہ ہندسہ اوسکے ہر وارث کے
تلے لکھے ہین یہان تک بیان تھا اوسکا کہ ایک ہی گروہ پر وارثون کے حصہ
ٹوٹے اور اگر ایک گروہ سے زیادہ پر حصہ صحیح نہ بٹے تو وہ جتنے فرقے ہون اولًا
اونکے باہم عدد رؤس کی نسبت کا لحاظ کرینگے کہ ایک فرقہ کو دوسرے سے کیا
نسبت ہے تماثل یا تداخل یا توافق یا تباین لیکن اس نسبت کے لحاظ
کرنے مین اور ایک دستور ہے کہ جس فرقہ کے سہام اور رؤس مین
توافق ہو اور اوسکے عدد رؤس کے وفق کو لیکے اوسکے ساتھہ دوسرے کی نسبت
ملاحظہ کرتے ہین اور جس فرقہ کے سہام اور رؤس مین تباین ہو تو کل عدد
رؤس کی نسبت دوسرے کے ساتھہ دیکھتے ہین مثلاً ۳ بیٹیان ہون اور ۲

اُوسے پہونچے اور ۳ جدہ ہون اور ایک اوسے پہونچے پس دونون کے سہام اور رؤس مین تباین ہے تو اِن دونون فریق کے کل یعنے ۲ اور ۳ کو باہم لحاظ کرینگے کہ کیا نسبت رکھتے ہین اور اگر ۶ بیٹیان ہون اور اُوسے چار پہونچین اور ۳ جدہ کو ایک تو باین سبب کہ ۶ اور ۴ مین توافق بالنصف ہے ۶ مین سے وفق اُوسکا یعنے ۳ رہنے دینگے اور اُسکی نسبت ساتھہ دوسرے فریق کے دیکھینگے اسی قاعدہ کے بیان مین

مصنف کہتا ہے | گر بود کسر سہام طائفہ ہا | وفق یا کل ہر گروہے را

با کل و یا بوفق دیگر ببین ش یعنے جب حصہ تو ٹے کئی گروہ وارثون کا تو وفق ہر گروہ کا یا کل ہر گروہ کا لحاظ کر ساتھہ کل یا وفق دوسرے گروہ کے مطلب یہہ ہے کہ اگر فیما بین رؤس اور سہام کے توافق ہو تو اُسکے وفق کی نسبت کا اور تباین ہو تو کل رؤس کی نسبت کا ساتھہ دوسرے فرقہ کے لحاظ کرین اور دوسرے فرقہ کا بھی یہی حال ہے کہ اگر اُسکے سہام اور رؤس مین تباین ہے تو اُسکے کل کا اعتبار

ہے اور اگر توافق ہے تو وفق کا م	در تماثل بزن یکے را زین
در تداخل فریق اکثر را	از ہمہ مخرج این بسست بما

ش پھر اگر اون سب فرقون مین نسبت تماثل ہو تو ایک کو اُونمین سے اصل مسئلہ مین ضرب کرنا چاہیے اور جو نسبت تداخل ہو تو بڑے عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین کہ حاصل سے سب کو صحیح حصہ ملجائیگا مثال تماثل کی یہہ ہے

مسئلہ ۶ میت ۳ جدہ ۱۲ اخت ۳ عم اصل مسئلہ ۶ سے ہے اس مین سے سدس کا ایک ۳ جدہ کو پہونچتا ہے اور ان پر منکسر ہے اور تباین رکھتا ہے لہذا کل ۳ کا اعتبار ہوا اور ۱۲ اخت کو ثلثان کے ۴ پہونچتے ہین وہ بھی منکسر مین مگر نسبت توافق بالنصف

رکھتے ہین لہذا ءبین سے وفق اوسکا یعنے ۳ معتبر ہوا اور ۱۲ سے نسبت ۲ بہنون کی لحاظ
کی تو تماثل معلوم ہوا اور ۳ عم کو ایک پہونچتا ہے وہ بھی منکسر ہے اور نسبت تباین
رکھتا ہے لہذا کل ۳ کا یہان بھی اعتبار ہوا پس تینون فرقہ وارثون کے عدد
روس مین بموجب قاعدہ کی نسبت جو ملحوظ ہوئی تماثل معلوم ہوا اب انمین سے
ایک کو یعنے فقط ۳ کو اصل مسئلہ مین یعنے ۶ مین ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوئے اس
مین سے ۳ تینون جدہ کو پہونچے اور ۱۲ چھ بہنون کو اور ۳ تینون عم کو ہر ایک کو صحیح
حصہ مل گیا اور مثال تداخل کی یہہ ہے مسئلہ

اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک جدات کا حصہ ہے اور ۴ اخوات کا اور ایک اعمام
کا اور سب کے سہام اور روس مین تباین ہے لہذا یہہ سب روس کل معتبر ہوئے
اور انمین باہم نسبت تداخل ہے ۳ نو مین متداخل ہین اور نو ۱۸ مین پس ۱۸ کو
کہ بڑا عدد ہے اصل مسئلہ یعنے ۶ مین ضرب کیا ۱۰۸ حاصل ہوئے یہہ ۱۰۸ سب پر صحیح
بٹ جاتے ہین ۱۸ جدات کو پہونچتے ہین ہر جدہ کو ۶ اور ۷۲ اخوات کو ہر اخت کو ۸
اور ۱۸ اعمون کو ہر عم کو ایک مثال دوسری مسئلہ

اس مسئلہ مین بھی بسبب ہونے تباین کے عدد روس اور سہام مین کل عدد روس
معتبر ہونگے اور اگرچہ ۱۲ اور ۴ مین تباین ہے لیکن دونو ۱۲ مین متداخل مین لہذا
۱۲ کو اصل مسئلہ یعنے ۱۲ مین ضرب کیا ۱۴۴ حاصل ہوئے اس سے سب کو صحیح پہونچا

وفق یک در توافق و ہمہ زن	در تباین بکل دیگر زن
باز با حاصل و بجمیع دگر	ہمچنین تا تمام فرقہ نگر
بعد ازین ضرب مبلغ ست تمام	در ہمہ مخرج و جمیع سہام

ش اگر عدد روس فرقون مین توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے
مین اور جو تباین ہو تو کل کو دوسیرےمین ضرب کرین اور جو حاصل ہو اور اسکی نسبت
کا تیسرے فرقہ سے لحاظ کرین پھر اگر اس حاصل اور تیسرے مین نسبت توافق
ہو تو وفق کو اور جو تباین ہو تو کل کو تیسیرےمین ضرب کرین اور اسطرح آخر تک کرین
پھر اخیر کی حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین تو مخرج کل حاصل ہوگا اور
ہر ایک فرقہ کے سہام مین ضرب کرین تو اس فرقہ کے سہام حاصل ہونگے
مثال موافقت کی میت مسئلہ ——— اصل مسئلہ ۲۴
سے ہے اوس مین سے ۳ زوجات کو اور ۱۶ ابنات کو اور ۴ جدات کو اور ایک
اعمام کو پہونچتا ہے اور سوا بنات کے اورون کے سہام اور روس مین مباینت
ہے لہذا اون سب کے عدد روس کل معتبر ہوئے اور بنات کے روس اور
سہام مین توافق بالنصف ہے لہذا ۱۰ مین سے ۹ معتبر کئے اب ان مین
نسبت ملحوظ کی ۴ عدد زوجات اور ۶ عدد اعمام مین توافق بالنصف ہے ایک کے
وفق یعنے نصف کو دوسرے مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے انکی نسبت اورون سے
دیکھی اوسمین اور ۹ مین توافق بالثلث ہے اسکے ثلث یعنے ۴ کو ۹ مین ضرب
کیا ۳۶ ہوئے اوسکی نسبت ۱۵ سے دیکھی موافقت بالثلث پائے ایک کے
ثلث کو دوسرے مین ضرب کیا ۱۸۰ ہوئے اسکو اصل مسئلہ یعنے ۲۴ مین ضرب
کیا چار ہزار تین سو بیس حاصل ہوئے اوس سے سب کو صحیح ملجاتا ہے زوجات کو
اصل مسئلہ سے ۳ ملے تھے اسکو ۱۸۰ مین ضرب کیا ۵۴۰ ہوئے وہ زوجات کے
سہام ہین ہر ایک کو ۱۳۵ ملتے ہین اور بنات کو ۱۶ ملے تھے اونے ۱۸۰ مین ضرب کیا

۲۸۸۰ حاصل ہوئے وہ سہام بنات کے ہین ہر بنت کو ۱۶۲ پہونچتے ہین اور
جدات کو اصل مسئلہ سے ۴ پہونچتے تھے اونے ۱۸۰ مین ضرب کیا ۷۲۰
حاصل ہوئے وہ سہام جدات کے ہین ہر ایک کو ۲۴۰ پہونچتے ہین اور اعمام کو
اصل مسئلہ سے ایک پہونچتا تھا اوسے ۱۸۰ مین ضرب کیا ۱۸۰ حاصل ہوئے وہی
اعمام کے سہام ہین ہر ایک کو ۳۰ پہونچتے ہین مثال مباینت کی

مسئلہ ۵۰۴۰ ——— اصل مسئلہ ۲۴ سے ہی دو نو زوجہ کو ۳

زوجہ ۲ ۔ جدہ ۶ ۔ بنت ۱۰ ۔ عم ۷

پہونچتے ہین اور ۶ جدہ کو ۴ اور ۱۰ بنت کو ۱۶ اور ۷ عم کو ایک سو غیر مستقیم ہین
اور فیما بین سہام اور رؤس زوجات اور اعمام کی مباینت ہی لہذا اونکے کل
عدد رؤس کو اعتبار کیا اور باقی کے عدد رؤس اور سہام مین موافقت بالنصف
ہی لہذا عدد رؤس جدات کے ۳ اعتبار کئے اور بنات کے ۵ اب انہین
یعنے ۲ اور ۳ اور ۵ اور ۷ مین نسبت لحاظ کی تباین معلوم ہوا ۲ کو ۳ مین ضرب
کیا ۶ ہوئے وہ ۵ سے متباین ہی اس لئے ۶ کو ۵ مین ضرب کیا ۳۰ ہوئے
وہ ۷ سے متباین ہی پس ۳۰ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۱۰ حاصل ہوئے اسکو ۲۴ مین
ضرب کیا ۵۰۴۰ حاصل ہوئے یہہ تصحیح کامل ہی مسئلہ کی اس سے ہر وارث کو پہونچے
کسیر پہونچتا ہی زوجتین کو اصل مسئلہ سے ۳ پہونچتے تھے اوسے ۲۱۰ مین
ضرب کیا ۶۳۰ حاصل ہوئے وہ اونکے سہام ہین ہر زوجہ کو ۳۱۵ پہونچتے ہین
اور جدات کو ۴ ملے تھے اونے ۲۱۰ مین ضرب کیا ۸۴۰ ہوئے ہر جدہ کو ۲۸۰ ملے
بیٹیون کا حصہ اصل مسئلہ سے ۱۶ تھا اوسے ۲۱۰ مین ضرب کیا ۳۳۶۰ ہوئے ہر
بنت کو ۶۷۲ پہونچتے ہین اور اعمام کو ایک ملتا تھا اوسے ۲۱۰ مین ضرب کیا

وہی حاصل ہوئے ہر ایک کو ۳ پہونچتے ہین ف اکثر اشخاص کو یہہ خلجان
ہوتا ہے کہ توریث جدات مین دو سے زیادہ کا اجتماع ممکن نہین اس واسطے
کہ ساتھہ ام الاب اور ام الام کے سب اون سے اعلی رتبہ کے ہونگے مثلاً
ام ام الام ہو یا ام اب الاب ہو اور دور والی ساتھہ نزدیک والی کے محجوب
ہوتی ہے پھر مثالونمین جو کہین ۶ جدہ کہین زیادہ لکھدیتی ہین یہہ کیسے ہو
سکتا ہے سو دفع اس خلجان کا یہہ ہے کہ جسقدر جدہ بعید ہو اسیقدر اسمین
کثرت ممکن ہے اول مرتبہ مین دو ہین ام الاب اور ام الام اور دوسرے مرتبہ
مین تین ام ام الام اور ام ام الاب اور ام اب الاب اور تیسرے مرتبہ مین
چار ام ام ام الام اور ام ام الاب اور ام ام اب الاب اور ام اب اب الاب
اور اسی طرح پر ہر مرتبہ مین بڑھتے جاتے ہین عینی شرح کنز مین ؛ ایک
قاعدہ واسطے نکالنے جدات کثیرہ ایک مرتبہ کی خوب لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ
جسقدر جدات ایک مرتبہ کی منظور ہون اوسقدر لفظ ام لکھہ جاوی پھر آخر
ام کی جگہہ اب لکھے باقی ام رہنے دے پھر آخر سے اوپر والی ام کی جگہہ بھی
لفظ اب لکھے اور اسی طرح اوپر کو اب بڑھاتا جاے یہان تک کہ فقط ایک
ام اوپر کی رہ جاے باقی سب اب ہو جائین پس اسقدر جدات ایک مرتبہ
کی حاصل ہو جائینگی مثلاً ۶ جدہ ایک مرتبہ کی دریافت کرنی منظور ہین پس پہلے
لکھا ام ام ام ام ام ؛ اور ام ام ام ام اب ؛ اور ام ام ام
اب اب ؛ اور ام ام اب اب اب ؛ اور ام اب اب اب اب
اب ؛ اور ام اب اب اب اب ؛ پس یہہ چھٹے جدہ صحیحہ ہین

ایک مرتبہ کی اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ ام اب الام جدہ فاسدہ ہے پس ماں کے جانب سے کسی مرتبہ مین ایک جدہ صحیحہ سے زیادہ ممکن نہین اور باپ کے جانب سے بایں وجہ کہ ہر اب کی ام الاب اور ام الام جدہ صحیحہ ہے بقدر مشروح الصدر ہوسکتے ہین

مثل نسبت بسہم و فرقہ او		پس زمضروب حظ مفرد جو

مش یعنے جو نسبت سہام کی اصل مسئلہ سے طرف فرقہ کے ہو اسی نسبت پر حصہ ایک فرد کا اوس فرقہ مین سے ہے مثلاً مثال تباین مین دو زوجہ کو اصل مسئلہ سے ۳ پہونچتے تھے اور ۳ نسبت دو کے مثل و نصف ہے یعنے ڈیوڑھا سو مضروب یعنے ۲۱۰ کا ڈیوڑھا حصہ ہر زوجہ کا ہے یعنے ۳۱۵ اور ۱۰ انبات کو ۱۶ پہونچتے ہین ۱۶ نسبت ۱۰ کی ایک مثل اور ۳ خمس ہے سو مضروب یعنے ۲۱۰ کا ایک مثل اور ۳ خمس حصہ ہر بنت کا ہے یعنے ۳۳۶ اور ۲ جدہ کو ۴ پہونچتے ہین ۴ دو ثلث ہین ۶ کے اسی نسبت سے ۲۱۰ مین سے دو ثلث یعنے ۱۴۰ ہر جدہ کو پہونچتے ہین اور ۷ عم کو ایک پہونچتا ہے ایک سبع ہے ۷ کا پس ہر عم کو سبع ۲۱۰ کی یعنے ۳۰ پہونچتے ہین **ف** اگرچہ اکثر کتب فرائض مین اس طریقہ نسبت کو واسطے دریافت حصہ ہر فرد کے آسان لکھا ہے مگر بہ نسبت اکثر اشخاص کے کہ حساب سے مناسبت نہین رکھتے یہہ طریقہ بہت دشوار ہے بلکہ طریقہ قسمت کا بہت سہل ہے اور باعانت قواعد قسمت کے اوسسے مطلب جلد حاصل ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ جو کچھہ بعد ضرب کے سہام فریق کے ٹھہرین اوسکو عدد روس فریق پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ ہر فرد کا ہے پس مثال مذکور مین ۶۳۰ سہام زوجتین کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنے ۳۱۵ ہر زوجہ کا حصہ ہے اور ۲۸۰ سہام جدات کو ۲ پر قسمت کیا

خارج قسمت یعنے ۸۰ اہر جدہ کا حصہ ہے اور ۲۶۰ ۳ سہام بنات کو ۱۰ پر قسمت کیا ۲۶ ۳ حاصل ہوے وہی ہر بنت کا حصہ ہے اور ۱۲ ۲ سہام اعمام کو ۱۰ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنے ۲۰ حصہ ہر عم کا ہے

فصل آٹھوین رد کے بیان مین

فاضل از اہل فرض بے عصبات		رد بر دغیر شوہر و زوجات

ش یعنے جو کچھ بچ رہے ذوی الفروض سے درصورت نہونے عصبات کے اوسی بطور رد کے لے بیوین ذوی الفروض سوا شوہر اور زوجات کے اور اوسکی دو صورتین ہین اول یہہ کہ زوجہ یا شوہر ساتھہ اور ذوی الفروض کے ہون دوسری یہہ کہ اور ذوی الفروض فقط ہون زوجہ یا شوہر اونکے ساتھہ نہون اور یہہ دونو صورتین دو حال سے خالی نہین یا مستحق رد کے ایک ہی صنف ہمین یا کئی صنف پس مسائل رد کی چار صورتین ہوئین اول کی دو صورتون کا اگلے دو شعر مین بیان ہے

ہر دو را از اقل مخرج شان		داده باقی باہل رد بر سان
جنس واحد چو راس خود طلبد		ش یعنے جبکہ شوہر یا زوجہ ساتھہ اور

ذوی الفروض کے ہون تو زوجہ یا شوہر کو انکی اقل مخرج فرض سے حصہ دیکے باقی اور ذوی الفروض مستحق رد کو دے دیوین پھر اگر وہ جنس واحد ہون تو باقی کو اون کے عدد روس پر برابر بانٹ دین مثال مسئلہ ۴ زوج ۱ بنات ۳ اصل مسئلہ ۱۲ سے تھا اس لئے کہ زوج مستحق ربع کا ہے اور بنات مستحق ثلثان کی اور ۱۲ مین سے ۳ زوج کو پہونچتے ہین اور ۸ بنات کو ایک بچ رہتا ہے لہذا قاعدہ رد مین جاری کیا پس زوج کو اول اقل مخرج فرض اوسکے سے کہ ۴ تھے ایک دیا اور ۳ باقی بنات کو دے دئے چونکہ اہل رد وہی ایک صنف تھے ۳ اون کے عدد روس پر تقسیم ہوگئے

رد و عدد روس یعنی جنس واحد ہون ایک صنف ہون اور ... اسکا ہمین نسبت بیان ہے

اگر زش چون سہام خویش برد	شاور اگر مستحق رد کے کئی

صنف ہون باقی کو ان کے سہام پر تقسیم کرین سہام پر تقسیم کرنے سے
یہہ مراد ہے کہ ایسی صورت فرض کرین جسمین فقط یہی صنفین ذوی الفروض کی
جو یہان مستحق رد یاں ہون اور اوسکی تصحیح مسئلہ کر کے اوسمین سے ہر صنف کو
حصہ دین جو حصے اوس تصحیح مین سے اونکو پہونچتے ہین وہی ان کے سہام
مین مثال مسئلہ ___ اصل مسئلہ ۱۲ مین سے تھا
اوسمین سے ۳ زوجہ کو پہونچتے تھے اور ۲ جدہ اور ۴ اختین لام کو اور تین بچ رہے
تھے لہذا قاعدہ رد جاری کیا پس زوجہ کو اقل مخرج فرض اسکے یعنی ۴ سے حصہ دیا
باقی ۳ کو سہام جدہ اور اختین لام پر کہ وہ بھی ۱۲ سے تھے تقسیم کر دیا ۲ اختین لام کو دیے
اور ایک جدہ کو اور ان کے سہام اس لئے ہین کہ اگر کوئی شخص فقط
جدہ اور اختین لام کو ذوی الفروض چھوڑے مثلاً مسئلہ
سو انکو یہی سہام پہونچتے ہین اور اخیر کی دو صورتون کا اس شعر مین بیان ہے م

زوجہ و شو چو ار مسئلہ کم است	مسئلہ از رؤس و از سہم است

ش یعنے اگر مسئلہ ردیہ مین زوجہ یا شوہر نہ ہون فقط وہی اصحاب فرایض ہون
جنپر رد ہوتا ہے تو مسئلہ انکے عدد رؤس سے ہوگا اگر ایک صنف ہون اور انکے
سہام سے اگر کئی ہون مثال اول کی مسئلہ ___ اصل مسئلہ ۳ سے
ہے ۲ ثلثان کے بنات کو پہونچتے ہین ایک بچ رہتا ہے لہذا قاعدہ رد جاری
کیا پس عدد رؤس بنات سے مسئلہ کر کے انپر بانٹ دیا مثال ثانی کی
مسئلہ ___ اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک ام کو پہونچتا ہے اور ۴

دو لو بیٹیون کو ایک بچ رہتا ہے لہذا قاعدہ رد جاری کیا پس جسقدر سہام اصل تصحیح مین سے اونے پہونچتے تھے اوسے مسئلہ کرکے اون پر تقسیم کیا م

گرشود انکسار راست نما		با صولیکہ گفتہ ایم ترا

ش یعنے اگر مسائل رد مین انکسار رہوا ور سہام وارثون پر صحیح نہ بٹ سکین تو درست کرنا چاہیے موافق اون قاعدون کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین پس اگر ایک ہی فرقہ پر انکسار ہو تو درصورت تباین فیما بین رؤس اور سہام کے کل عدد روٴس کو مخرج مسئلہ ردیہ مین ضرب کرینگے اور درصورت توافق وفق رؤس کو اور اگر چند فرقون پر انکسار ہو تو درصورت تماثل جمیع رؤس کے ایک کو رؤس مین سے مخرج مسئلہ مین ضرب کرینگے اور درصورت تداخل اکثر کو اور درصورت توافق وفق ایک کا دوسرے مین ضرب کرکے حاصل کو مخرج مین اور درصورت تباین کل ایک کا دوسرے مین ضرب کرکے حاصل کو مخرج مین ضرب کرین گے اوسے سب وارثون کو سہام صحیح منقسم ہو جائینگے پس جاننا چاہیے کہ جس صورت مین زوجین نہون اور ذوی الفروض ایک ہی صنف ہون وہان انکسار نہوگا اسواسطے کہ مسئلہ اوس صورت مین وارثون کے رؤس سے ہوتا ہے جتنے آدمی ہون اون پر برابر بٹ جاتا ہے پس انکسار ممکن نہین اور باقی سب صورتون مین انکسار ہوتا ہے چند مثالین واسطے توضیح کے ذکر کی جاتی ہین مثال

میت مسئلہ ۴
زوج ۱ | ۴ بنت ۳

اس مثال مین بعد دینے فرض زوج کے اقل مخرج یعنے ۴ سے ۳ جو باقی رہے ۴ بنت پر منکسر مین اور ۴ اور ۳ مین تباین ہے لہذا ۴ کو کہ عدد روٴس ہے

مخرج مسئلہ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے اُوسے مسئلہ صحیح ہوگیا ۴ زوج کو
پہونچے اور ۱۲ بنات کو ہر بنت کو ۲ مثال دوسری مسئلہ

زوج ۶ بنت

اس مثال مین جب زوج کو اقل مخرج فرض اُوسکے سے ایک دیا ۳ باقی رہے
اوسمین اور عدد رؤس بنات یعنے ۶ مین اگرچہ تداخل ہے لیکن باین وجہ کہ
فصل تصحیح مین ہم بیان کر چکے ہین کہ تداخل فیمابین رؤس و سہام کے جبکہ
سہام کم ہون موافقت قرار پاتا ہے لہذا یہان پر معتبر فیمابین ۳ سہام اور
۶ رؤس کے موافقت بالثلث ہے پس ۶ کی ثلث یعنے دو کو ۴ مین جو مخرج
مسئلہ ہے ضرب کیا ۸ ہوئے اوسمین سے ۲ زوج کو اور ۶ بنات کو پہونچے
مین ہر بنت کو ایک مثال تیسری مسئلہ

۲ زوجہ ۲ بنت

اس مثال مین اقل مخرج فرض زوجہ یعنے ۸ مین سے ایک جو دونو زوجون کو
پہونچتا ہے اونپر منکسر ہے اور ۷ باقی عدد رؤس بنات پر منکسر ہین پس دو
قسمین منکسر علیہم کی پائی گئین اور دونون کے رؤس مین تماثل ہے لہذا
ایک کو اُن دونون سے مخرج مسئلہ یعنے ۸ مین ضرب کیا ۱۶ ہوئے اُسمین سے
۲ دونو زوجہ کو پہونچے مین ہر ایک کو ایک اور ۱۴ دونو بیٹیون کو ہر ایک
کو ۷ مثال چوتھی مسئلہ

زوجہ ۲ جدہ ۲ اخت لام

اس مثال مین جب کہ اقل مخرج فرض زوجہ یعنے ۴ مین سے زوجہ کو ایک
دیا ۳ باقی رہے اور اہل رد یعنے جدات اور اخوات ۳ سہام کے مستحق
ہین ۲ کے اخوات اور ایک کی جدات اور ایک جدات کا ۴ پر مستقیم
نہین بلکہ تباین رکھتا ہے لہذا عدد رؤس جدات کل معتبر ٹھہرے اور ۲ اخوات

لام کے عدد رؤس یعنے ۲ سے توافق بالنصف رکھتے ہین لہذا ان کے عدد
رؤس کا نصف لے لیا یعنے ۱۳ اور ۴ اور ۳ مین نسبت تباین ہے پس ۴ کو ۳ مین
ضرب کیا ۱۲ ہوئے ۱۲ کو ۴ مین ضرب کیا ۴۸ ہوئے اس سے سبکو صحیح پہنچ
جاتا ہے جیسا کہ زیر میت لکھا ہے ف کبھی ایسی صورت واقع ہوتی ہے
کہ باقی بعد دینے سہام احدالزوجین کے سہام اہل رد پر مستقیم نہین تو باقی
مجموع سہام اہل رد کو مخرج فرض احدالزوجین مین ضرب کرنا چاہئے اس سے تصحیح
سب فرقون پر جائیگی پھر اگر انکسار رہو تو موافق قواعد مشرحۃ الصدر کے
عمل کرنا چاہئے مثال میت مسئلہ ۴

۴ زوجہ ۹ بنت ۶ جدہ
۸ مین سے ایک زوجات کو دیا جو ۷ باقی رہے وہ مسئلہ بنات اور جدات
پر کہ ۵ ہے مستقیم نہین پس ۵ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۰ ہوئے اس مین سے ۵
حق زوجات ہے اور ۳۵ باقی حق بنات وجدات کہ ۵ مسئلہ پر مستقیم ہے لیکن ۵
سہام زوجات اور ۴ ان کے عدد رؤس مین تباین ہے اور ۲۸ سہام بنات
کے ان کے عدد رؤس یعنے ۹ سے اور ۷ سہام جدات انکے عدد رؤس یعنے
۶ سے بھی متباین ہین پس لحاظ نسبت کا فیمابین ۴ اور ۹ اور ۶ کے کیا ۴ و ر ۶ مین
توافق بالنصف ہے لہذا ۳ کو ۴ مین ضرب کیا ۱۲ ہوئے ۱۲ و ۹ مین اور ۶ مین
توافق بالثلث ہے ۳ کو ۱۲ مین ضرب کیا ۳۶ ہوئے ۳۶ کو ۴۰ مین ضرب کیا
۱۴۴۰ ہوئے اس سے ہر ایک کو صحیح ملجاتا ہے زوجات کو ۱۸۰ ہر زوجہ کو
۴۵ اور بنات کو ۱۰۰۸ ہر بنت کو ۱۱۲ اور جدات کو ۲۵۲ ہر جدہ کو ۴۲

فصل نوین بیان ذوی الارحام کے

غیر ذی فرض باشد و عصبات		ذو رحم دان قریب با اموات

ش یعنے ذو رحم اوس قریب کو کہتے ہین کہ نہ ذی فرض ہو اور نہ عصبہ ہو م

ش یعنے عصبہ کی مانند اونکی چہار قسمین		عصبہ سان چہار قسم شمر

ہین مراد یہہ ہے کہ ذوی الارحام کو میراث بطور عصبات کے ملتی ہے یعنے
اونکے لئے کچھہ حصہ مقرر نہین ہے بلکہ جسطرح عصبات کو درحالت انفراد کل
مال ملتا ہے اور ساتھہ ذوی الفروض کے باقی ایسے ہی ذوی الارحام کو درحالت
انفراد کل مال ملتا ہے اور ساتھہ زوجین کے مابقی سوا اونکی چار قسمین ہین م

ش اوّل اولاد بیٹے اور پوتی کی یعنے		اول اولاد بنت و بنت پسر

فروع جو ذوی الفروض یا عصبات نہین ہین جیسے نواسہ نواسی یا پوتیکا بیٹا بیٹی قسم
جدهٔ فاسده دگر اجداد		اول ذوی الارحام کے ہین م

ش دوسری قسم جده فاسده ہین اور اجداد فاسدین یعنے اصول مین جو ذوی
الفروض اور عصبات نہیان ہین وه دوسری قسم ہین ذوی الارحام کی م

ش تیسری قسم بھتیجیان ہین		پس بنات اخ و زاخت اولاد

اور بہن کی اولاد یعنے فروع ابوین میت کی جو عصبہ یا ذی فرض نہین ہین م

ش چوتھی قسم فروع جدین کی جو		پس ز جدین فرع عمہ بیار

ذوی الفروض اور عصبات نہون جیسی عمہ یعنے پھپی یا ماموں یا خالہ یا عم لام یعنے
باپ کا اخیافی بھائی ف ترتیب ذوی الارحام مین مثل ترتیب عصبات کے
ہے کہ مقدم سب سے فروع ہین بعد اوس کے اصول بعد اوس کے فروع ابوین بعد
اوسکے فروع جد اور قسم اوّل کے ہوتے دوسرے قسم کو نہین پہونچتا اور دوسرے

کے ہوتے تیسرے کو نہین پہونچتا ہے وعلی ہذا القیاس ایک قسم مین قریب کے ہوتے
بعید کو نہین پہونچتا مثلا نانا کے ہوتے ہوئے پرنانا محروم ہے

قوت قرب و وصف اصل شمار | | ہوتے ہین ہر درجے مین ایک کو دوسرے پر

ترجیح ہے باعتبار قوت قرابت اور وصف اصل کی پس عمہ حقیقی کے ہوتے عمہ
علاتی محروم ہے اسواسطے کہ حقیقی کی قرابت بہ نسبت علاتی کے قوی ہے اور جس
ذی رحم کا اصل وارث ہے اسکے ساتھ غیر وارث کے علاقہ دار کو کچھ نہ ملیگا مثلاً
بنت بنت الابن کے ساتھ ابن بنت البنت محروم ہے حالانکہ دونو ایک درجے
مین ہین اسواسطے کہ اصل اول کی بنت الابن وارث یعنے ذی فرض ہے اور اصل دوسرے
کی بنت البنت ذی رحم ہے مثلاً اب ام الام کے ساتھ اب اب الام محروم ہے
اسواسطے کہ اول کو علاقہ میت سے بسبب ام الام ذی فرض کے ہے اور دوسرے کو بسبب
اب الام ذی رحم کے یا مثلاً بنت ابن اخ کے ساتھ ابن بنت اخت کو کچھ نہین
ملتا اسلیئے کہ اول کو بواسطہ ابن اخ کے جو عصبہ ہے علاقہ ہے اور ثانیکو بواسطہ
بنت اخت کے جو ذی رحم ہے یا مثلاً بنت عم عینی کے ساتھ ابن عمہ عینی محروم ہے
اسلیئے کہ اول ولد عصبہ ہے اور ثانی ولد ذی رحم ف صنف اول کے اگر ایک
درجہ مین سب اولاد وارث کی ہون یا کوئی اولاد وارث کی نہون اور اصول
مین انکے کہین اختلاف ذکورت وانوثت نہو تو بالاتفاق ترکہ موجودین پر
باعتبار ابدان ان کے تقسیم کرینگے اور مذکر کو دو حصے اور مونث کو ایک حصہ دینگے

مثال اول میت مسئلہ ـــــــ مثال ثانی
بنت بنت الابن — ابن بنت الابن

میت مسئلہ ـــــــ پہلی مثال مین دونو ولد وارث مین
ابن بنت البنت — بنت بنت البنت

اور دوسری مثال مین دونو ولد غیر وارث اور دونو کی اصول مین اختلاف
مذکورت و انوثت نہین لہذا للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار موجودین کے
تقسیم ہوئی اور اگر اصول مین مذکورت و انوثت اختلاف ہو جیسے کہ

مسئلہ ۳

ابن بنت البنت	بنت ابن البنت
۲ عند ابی یوسف ۱ عند محمد	۱ عند ابی یوسف ۳ عند محمد

کہ دونو غیر وارث کی اولاد ایک درجہ مین مین اور ایک کی اصل مذکر ہے یعنے
ابن البنت اور دوسیر کی اصل مؤنث ہے یعنے بنت البنت پس ایسی صورت مین
امام ابو یوسف باعتبار ابدان فروع کے تقسیم کرتے مین اور اونکے نزدیک مثال
مذکور مین مسئلہ ۳ سے ہوگے بنت ابن البنت کو ایک حصہ اور ابن بنت البنت کو
دو حصہ پہونچینگے اور امام محمد جس جگہہ پر اصول مین اختلاف واقع ہوا ہے وہان
پر مسئلہ کی تصحیح کرکے اصول پر موافق اونکے ابدان کی تقسیم کرکے حصہ اون کا
اونکی اولاد کو دیتے مین پس مثال مذکور مین بنت ابن البنت کو دو حصے پہونچینگے
اور ابن بنت البنت کو ایک حصہ باینوجہ کہ مرتبہ ابن البنت اور بنت البنت
مین جو تقسیم کی تو ابن البنت کو دو حصے پہونچے اور بنت البنت کو ایک وہی
انکی اولاد کو دے دیا ف امام محمد جب محل اختلاف اصول مذکورت
و انوثت مین تقسیم کرتے ہین ہر اصل مین اسکے عدد فروع کا لحاظ کرکے تقسیم
کرتے ہین اور اسکو اوسی عدد کے موافق قرار دیکے حصہ دیتے ہین پھر اس
حصہ کو اوسکے فروع کو پہونچاتے ہین مثال

مسئلہ عند محمد رح	مسئلہ عند ابی یوسف رح
۲ بنت بنت البنت	بنت ابن البنت
۲ عند ہما	۱ ابو یوسف رح ۲ محمد رح

امام ابو یوسف رح کے نزدیک اس مثال مین مسئلہ ۳ سے ہوگا اور ہر بنت کو
ایک ایک پہونچ جائیگا اور امام محمدؒ کے نزدیک مسئلہ ۴ سے ہوکے ۲ بنت
ابن البنت کو پہنچین گے اور دو دونو بنت بنت البنت کو اس سبب سے کہ انکی
اصول مین بذکورت و انوثت اختلاف ہے یعنے بطن ثانی مین او رحسب ثان پر
تقسیم کی اور عدد فروع کا لحاظ کیا بنت البنت بمنزلہ ۲ بنت کے قرار پائی اور
ابن البنت بمنزلہ ایک ابن کے پس ۴ سے مسئلہ کرکے ۲ ابن کو دئے اور
دو بنت کو پھر دو ابن والی ادسکی بنت کو پہونچے اور دو بنت والی اسکی دونو
بیٹیون کو ف درمختار اور اکثر کتابون مین لکھا ہے کہ جمیع مسائل ذوی الارحام
مین فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہے اور وہی روایت مشہورہ ہے امام ابو حنیفہ رح
صاحب سے بھی لیکن فرائض شریفی مین بعض علما سے نقل کیا ہے کہ مشائخ
بخارا نے قول امام ابو یوسف کا اختیار کیا ہے کہ وہ آسان ہے اور اسکے موافق
مسئلہ لکھنا سہل ہے اور اسی سبب سے یہان اس کتاب مین قول امام ابو یوسف کا
بھی لکھدیا ورنہ ہر جگہہ پر محل خلاف مین فقط قول مفتی بہ لکھا ہے ف اگر ایک
ذی رحم دو جہت سے استحقاق میراث رکھتا ہو تو دونو جہت سے آدھے
میراث ملیگی بخلاف جدات کے کہ ایک جہت والی اور دو جہت والی برابر
مین پس امام ابو یوسف مطلقا ابدان فروع مین دونو جہت کا اعتبار کرکے
تقسیم کرتے ہین اور امام محمدؒ اپنے قاعدہ کے موافق محل اختلاف اصول
بذکورت و انوثت مین تقسیم کرکے انکی اولاد کو باعتبار جہات کے حصہ دیتے ہین

مثال میت — مسئلہ ۳ عند ابی یوسف ۴ عند محمد رحمہما اللہ

[illegible]

اس مثال ہین امام ابو یوسف کے نزدیک مسئلہ ۲ سے ہوگا اور ایک ابن بنت
البنت کو اور ایک بنت بنت البنت کو پہونچیگا اس واسطے کہ یہہ ایک بنت
بنت البنت بمنزلہ ۲ کے ہے گویا ایک بنت بنت البنت ہے اور ایک بنت
ابن البنت پس جب کہ باعتبار ابدان فروع کے للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم
ہوئے مسئلہ ۴ سے ہوا ابن بنت البنت کو دو حصے پہونچے اور بنت بنت البنت
کو دو باعتبار دہر قرابت کے ایک ایک پھر بابوجہ کہ مستحق دو دو حصے کا ایک ایک
شخص ہے اختصار کے لئے مسئلہ ۲ سے کرلیا اور نزدیک امام محمد کے مسئلہ ۴ سے
ہوگا ۳ اُوس بنت بنت البنت کو پہونچینگے جو بنت ابن البنت بھی ہے اور ایک
ابن بنت البنت کو اس سبب سے کہ انکے مذہب کے موافق اول تقسیم محل اختلاف اصول
مذکور دو نوبت مین ہوئی وہان ایک ابن البنت ہے اور ۲ بنت البنت
ابن البنت کو دو حصے پہونچے اور دونو بنت البنت کو ایک ایک حصہ ملا پھر وہ
دو حصے ابن البنت کے اور ایک بنت البنت کا اُوسکو پہونچا جو دونو کی
بیٹی ہے پس اُسے ملے اور ایک بنت البنت کا حصہ اُوسکے ابن کو پہونچا شرح اس مثال کی بطور شجرہ کے
یہہ ہے

زید
۲

بنت	بنت	بنت
سلمی	نصیحہ	صالحہ
بنت		بنت
حمیدہ	ابن عمرو	سعیدہ

بنت مجیدہ — ابن شریف
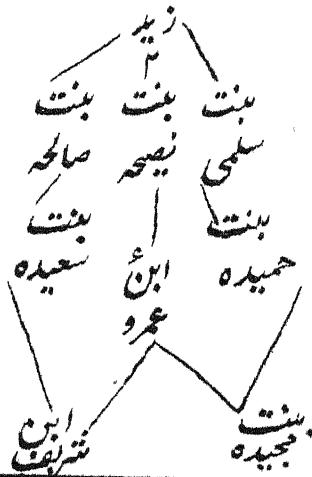
مجیدہ زید کی ابن البنت کی بھی بنت ہی اور بنت البنت کی بھی اور شریف فقط بنت البنت کا بیٹا ہی بوقت مرنے زید کے مجیدہ اور شریف پر موافق تفصیل سابق الذکر کے تقسیم ہوگی ف صنف دوم یعنے اجداد فاسدین اور جدات فاسدہ مین اگر کچھ ماکی جانب سے ہین اور کچھ باپ کے جانب سے تو باپ کے جانب والونکو دو حصے اور ماکے جانب والون کو ایک حصہ ملیگا مثال مسئلہ ۳

ام اب ام الاب ۲ — الام ام اب ام

اور اگر سب ماکی طرف کے ہون یا سب باپ کی طرف کے ہون تو امام ابو یوسف کے نزدیک قسمت ابدان موجودین پر مطلقا للذکر مثل حظ الانثیین اور امام محمد کے نزدیک بھی اسیطرح اگر اُنکے اصول مین ذکورت و انوثت اختلاف نہوا اور جو اختلاف ہو تو اول محل خلاف پر تقسیم کرکے اونکا حصہ اُن کے علاقہ دارون پر تقسیم کرین جیسا کہ صنف اول مین معلوم ہو چکا مثال

مسئلہ ۲ عند ابی یوسف رح ۳ عند محمد رح

ab اب اب الام — اب ام اب الام
۱ ابو یوسف ۲ محمد — ۱ عند ہما

امام ابو یوسف کے نزدیک یہان مسئلہ دو سے ہوے ایک ایک حصہ دونو کو پہونچ جائیگا اور امام محمد کے نزدیک مسئلہ ۳ سے ہوگا ۲ اب اب اب الام کو ملینگے اور ایک اب ام اب الام کو ف تیسرے صنف یعنے بھتیجیان اور بھانجے بھانجیان اور اخیافی بھائی یا بہن کی اولاد کا حکم بھی مثل صنف اول کی ہی اور امام ابو یوسف اگر دو شخص اولاد ام کی فروع مین سے ہون اونپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرتے ہین اور امام محمد دونو کو برابر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ ماکی اولاد مین مذکر کو مؤنث پر فضیلت نہین مثال مسئلہ ۳ عند ابی یوسف و ۲ محمد رح

ابن الاخت لام ۲ ابو یوسف ۱ محمد رح — بنت الاخت الام ۱ عند ہما

ف اس صنف مین بھی اولاد وارث کو اوپر اولاد غیر وارث کے ترجیح ہے
پس اگر ایک اولاد عصبہ کی ہو اور دوسرا اولاد ذی رحم کی جیسی بنت ابن الاخ اور
ابن بنت الاخ تو اولاذی رحم کو کچھ نہ ملیگا چنانچہ اوپر اسباب کے طرف اشارہ
ہو چکا ہے اور اگر کوئی اولاد عصبہ کی نہو جیسی بنت بنت الاخ اور ابن بنت الاخ
یا سب اولاد عصبہ کی ہون جیسے دو بنت ابن الاخ یا بعض اولاد عصبہ کی ہون
اور بعض اولاد اصحاب فرائض کے جیسے بنت اخ عینی اور بنت اخ لام تو امام ابو
یوسف کے نزدیک باعتبار قوت قرابت کی ترجیح ہے پس اولاد عینی کے ساتھہ
اولاد علاتی اور اخیافی کی اُن کے نزدیک محروم ہے اور اسیطرح اولاد علاتی
کی ساتھہ اولاد اخیافی کی محروم ہے اور امام محمد موافق اپنے قاعدہ کے تقسیم
اوپر اصول کے باعتبار عدد فروع کے اصول مین کرتے ہین اور ہر ایک کا حصہ
اُسکے فروع کو پہونچاتے ہین مثال میت

بنت اخ عینی — ۲ بنت اخ لام

اس صورت مین امام ابو یوسف کے نزدیک کل مال بنت اخ عینی کو پہونچیگا
اور دونو بنت اخ لام محروم ہون گی اور امام محمد کے نزدیک اول تقسیم اوپر
اخ عینی اور اخت لام کے اس طرح پر کرینگے کہ اخت لام کو باعتبار عدد اُسکے
دو فروع کے ٹھہرینگے پس گویا میت نے ایک اخ عینی اور دو اخت لام چھوڑی
اور ایسی صورت ثلث اختین لام کو پہونچتا ہے اور باقی اخ عینی کو پس بنت اخ
عینی کو ثلثان پہونچیگے جو اُن کی اصل کو پہونچے تھے اور بنتین اخت لام کو ثلث
پہونچیگا جو اُن کی اصل کا حصہ تھا اور اصل مسئلہ ۳ سے ہوگا اور بسبب انکسار واحد کے
اوپر بنتین اخت لام کی ۶ سے تصحیح ہوگی ف صنف رابع کے احکام بھی مثل

صنف اوّل کے ہین اور وہ اگر فقط ماکی طرف کی ہون یا فقط باپ کی طرف کی
تو اُنپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگی جیسی عم لام اور عمہ لام کہ یہہ دونو باپ
کے جانب سے ہین یا ماموں اور خالہ کہ یہہ دونو ماکی طرف کے ہین اور اگر کچھہ
ماکی طرف کے ہون اور کچھہ باپ کی طرف کے تو دو ثلث باپ کی طرف والون کو
پہونچیگے اور ایک ثلث ماکی طرف والون کو مثال مسئلہ ۳ میت
عمہ ۲ خالہ ۱
ف قوت قرابت ایک جانب والی ہین باعث حرمان دوسرے جانب
ضعیف کا نہین پس خالہ عینی کے ساتھ عمہ علاقی محروم نہوگی بلکہ دو ثلث پاویگی
اور خالہ عینی کو ایک ثلث ملیگا البتہ ایک جانب مین قوت قرابت باعث حرمان
ضعیف کا اُسی جانب مین ہے پس خالہ عینی کے ساتھ خالہ علاقی یا عمہ عینی کے ساتھ
عمہ علاقی محروم ہے اور اسی طرح ایک جانب کا ولد وارث باعث حرمان دوسرے
جانب کے ولد ذی رحم کا نہین پس بنت عم کے ساتھہ مین کہ وہ ولد عصبہ ہے
بنت خال کہ ولد ذی رحم ہے محروم نہوگی اور بنت عم کو بلحاظ قرابت اب کے دو
ثلث اور بنت خال کو بلحاظ قرابت ام کے ایک ثلث پہونچیگا ف اولاد اعمام
اور عمات مین اگر دو ایک رتبہ کے ہون اور ایک ولد عصبہ ہو مگر قرابت ضعیفہ
رکھتا ہو اور دوسرا ولد ذی رحم ہو اور قرابت قویہ رکھتا ہو جیسے ابن عمہ عینی اور بنت
عم لاب ایسی صورت مین موافق ظاہر الروایت کی ترجیح باعتبار قوت قرابت کے
ہے اور ولد عصبہ ہونیکو اعتبار نہین پس سب مال ابن عمہ عینی کو پہونچیگا اور بنت
عم لاب محروم رہیگی فصل دسوین تخارج کے بیان مین
تخارج اُسے کہتے ہین کہ کوئی وارث اپنے حصے کے بدلے کچھہ لیکے تقسیم سے علیحدہ ہوجاے

کن ز تصحیح طرح سہم وے		گر کند صلح وارثی بر شئے

ش یعنے اگر صلح کرے کوئی وارث کسی چیز پر تو تصحیح مین سے اوسکے حصے کو نکال ڈال مطلب یہہ ہے کہ اگر کوئی وارث اس طرح پر ساتھہ اور وارثون کے مصالحہ کرے کہ مجھے فلانی چیز دے دو یا اتنے روپئے دے دو تو مجھے اپنے حصے سے کچھ کام نہین مین نے اپنا حصہ بدلے اس چیز یا روپیون کے چھوڑا تو ایسی صورت مین وہ چیز خاص یا اسقدر روپیہ اوسی ترکہ مین سے دیدینا چاہئے اور تصحیح مسئلہ میت کی بشمول اوسکے کرکے اوس مین سے اوسکے حصے کو نکال ڈالین اور باقی ترکہ کو باقی سہام پر تقسیم کرین مثال میت مسئلہ ۱۲ زوجہ ــــــــــــ زوجہ نے اس طرح پر صلح کی کہ منجملہ متروکات شوہر کی ایک جوڑی کڑونکی اوسنے لے لی اور اپنے حصے سے درگذری پس مسئلہ کو تصحیح کرکے یعنے ۱۲ مین سے ۳ جو حصہ زوجہ تھے نکال ڈالی باقی رہے ۹ بعد نکال ڈالنے جوڑی کڑونکی جسقدر ترکہ میت کا ہی اسکے ۹ حصے کرکے ۴ ماکو دیگئے اور ۵ عم کو

فصل گیارھوین مناسخہ کے بیان مین

مناسخہ اسے کہتے ہین کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکہ کے مرجائے اور حصہ اسکا اوسکے وارثون کی طرف منتقل ہو سو ایسے وارث کے ورثے اگر وہی ہون جو میت اول کے وارث تھے اور طریقہ تقسیم اسکے مرجانے سے متغیر نہو مثلاً

مسئلہ زید ــــــــــــ اور عمرو قبل تقسیم ترکہ کے

ابن	ابن	بنت	بنت
کان لم یکن عمرو	بکر ۲	سلمی ۱	ہند ۱

مرگیا اور اوسنے سوا بکر اخ اور سلمی اور ہند اختین کے اور کوئی وارث نہین

چھوڑا اور جس طرح زید کی میراث سب ورثہ پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوتی
تھی ایسے ہی اُسکی میراث بٹتی ہے تو ایسی صورت مین اوس وارث کے نام کے
تلے لفظ کان ثم لکھ دینگے اور میت اوّل کے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول اُسکی
کرینگے جیسا کہ اس مثال مین کیا ہے اور اگر تقسیم مین تغیر ہوتا ہو جیسے میت اوّل
ایک ابن ایک زوجہ سے اور ۳ بنت دوسری زوجہ سے چھوڑی اور ان بنات مین سے
کوئی مرجاوے تو میت اوّل کی میراث للذکر مثل حظ الانثیین بٹتی تھی اور اُسکی میراث
اُسطرح نہ بٹیگی بلکہ اُسکی دو اخت عینی کو ثلثان پہونچینگے اور اخ لاب کو باقی سو اسکا
حکم ایسا ہی ہے جیسے کہ وارث متوفی سوا ورثہ میت اوّل کے اور وارث چھوڑے

اور تفصیل اُوس حکم کی یہہ ہے
اوّل از وارثان او برکش
راست چون شد بمسئلہ فیہا

مرد گر وارثے تو مسئلہ اش
پس بہا مش ز میت اعلے
کش اگر کوئی وارث مرجاوے

اور ہنوز ترکہ تقسیم نہوا ہو تو مسئلہ اوسکا اُوسکے وارثون کے موافق نکالنا چاہیے
بعد اُوسکے دیکھین کہ جو کچھ حصہ اُوسی اُوپر والے میت سے ملا ہے اس مسئلہ پر
مستقیم ہے اور صحیح تقسیم ہو جاتا ہے یا نہین اگر صحیح تقسیم ہو جاوے تو بہتر ہے
کچھ اور عمل کی احتیاج نہین مثال میں مسئلہ زید ۳

مسئلہ عمرو ۲ ہندہ ۱ — ۳ عمرو عم
عمرو کہ ایک وارث زید کا تھا
قبل تقسیم ترکہ کے مرگیا اور اُسنے ایک ابن اور ایک بنت وارث چھوڑی موافق اُن وارثون
کے اسکی تصحیح مسئلہ ۳ سے ہوئی اور میت اعلی یعنے زید کی تصحیح مین سے بھی اسکے ہاتھ
مین ۲ آئے تھے سو اب یہان کچھ اور عمل کی احتیاج نہین اور ۳ کو اس تصحیح کے موافق

تقسیم کردین گے ۲ ابن کو دین گے اور ایک بنت کو ف جو کچھ وارث کو
اوپر کے میت سے ایک بطن یا کئی بطنون مین ملا ہو اوسے مافی الید کہتے مین م

ورنہ این وفق مسئلہ یا کل ضرب گردد در اولین بر جل
بنیز در سہم وارثان علا ش اور جو مافی الید اوس وارث کا

اس مسئلہ پر صحیح تقسیم نہو سکی تو دو حال سے خالی نہین یا مافی الید مین اور
اس تصحیح مسئلہ مین موافقت ہوگی یا مباینت اگر موافقت ہو تو وفق مسئلہ کو
اور جو مباینت ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلی کے مسئلہ مین ضرب کرین اور بھی
سب اوپر والے وارثون کے سہام مین ضرب کرین م

غیر میت ہمہ سہامش را ضرب در سہم وارثانش دار
یا تو وفقش بسہم اینان آر ش سوا میت کے یعنے منجملہ

وارثان میت اعلی کے میت ہذا کے سہام مین کل مسئلہ یا وفق مسئلہ کی
ضرب نہوگی اور میت ہذا کے سب سہام یعنے کل مافی الید کو اوسکے وارثون کے
سہام مین ضرب کرین درصورت بتاین اور وفق مافی الید کو اوسکے وارثون کے
سہام مین ضرب کرین درصورت توافق حاصل حصہ ہر وارث کا ہوگا اوس تصحیح
مسئلہ اعلی مین سے جواب بعد ضرب کے قرار پاسئے ہے مثال

مسئلہ [illegible]
زید
میت

زوجہ ہند [illegible]	ابن خالد منہ بطن ہند [illegible]		ابن بکر من بطن حبیبہ ۳	ابن ولید منہ بطنہا ایضًا [illegible]	بنت سلمی منہ بطنہا ایضًا [illegible]

میت مسئلہ بتاین بکر فی یدہ ۲

اخ عینی ولید [illegible]	اخت عینی سلمی [illegible]

مسئلہ		بالنصف ولید		فی بدہ ۱۰
میت بنت حمیدہ $\frac{1}{5}$	بنت سعیدہ $\frac{1}{5}$	بنت مجیدہ $\frac{1}{5}$	بنت صالحہ $\frac{1}{5}$	اخت ع سلمی $\frac{2}{10}$

المبلغ ۷۲

الاحیاء						
ہند ۹	خالد ۱۸	سلمی ۲۵	حمیدہ ۵	سعیدہ ۵	مجیدہ ۵	صالحہ ۵

شرح اس مثال کی یہہ ہے کہ زید میت اعلی ہے اُسنے ایک زوجہ ہند اور خالد ایک ابن بطن ہند سے اور ولید و بکر دو ابن اور سلمی ایک بنت بطن اور زوجہ سے جسکا نام حبیبہ تھا چھوڑی پس مسئلہ اوسکا ۸ سے ہوا ایک ہند کو ملا اور ۷ اولاد پر دو دو بیٹون کو اور ایک بیٹی کو منقسم ہوگئی بعد اسکے بکر قبل تقسیم ترکہ کے مرگیا اور اُسنے ولید اخ عینی اور سلمی اُخت عینی کو وارث چھوڑا سو مسئلہ اوسکا ۳ سے ہوا ایک سلمی کو پہونچا اور ۲ ولید کو پہونچے اور اُسکے ہاتھہ مین میت اعلی سے ۲ تھے اسمین اور اس مسئلہ یعنے ۳ مین مباینت ہے پس ۳ کو مسئلہ اولی یعنے ۸ مین ضرب کیا ۲۴ ہوئے اور اسیطرح ہند اور خالد اور ولید اور سلمی کے سہام مین ۳ کو ضرب کیا ہند اور سلمی کی ایک ایک کے تین تین اور خالد اور ولید کے دو دو کے چھے چھے ہوگئے اور اس میت کے وارثون کے سہام مین ۲ کو ضرب کیا پس سلمی کے ۲ ہوگئے اور ولید کے ۴ بعد اوسکے ولید مرا اور اسنے ۴ بنت چھوڑین حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ اور سلمی اخت عینی اور مسئلہ اوسکا ۵ سے ہوتا ہے ایک ایک حمیدہ وغیرہ چارون بنت کو اور ۲ سلمی کو پہونچتے ہین اور اسکے پاس تقسیم سابق سے ۶ ہین ۲ بطن اوّل سے اُسنے پائے تھے اور ۴ بطن دوم سے اوزامین اور ۵ مین توافق بالنصف ہے پس وفق ۵ یعنے ۳ کو مسئلہ اولی اور جمیع سہام وارثان ما قبل میت ہذا مین ضرب کیا

پس مسئلہ اولی کہ ۳ تھا ۲۱ ہوگیا اور ہند کے ۳ کے ۹ ہوگئے اور خالد کے ۲ کے ۱۸ ہوگئے اور سلمی کے ۳ کے ۹ اور بطن ثانی مین سلمی کے ۲ کے ۶ ہوگئے اور میت ہذا کے وارثون کے سہام مین وفق مافی الید یعنے ۵ کو ضرب کیا پس ایک ایک حمیدہ وغیرہ بنات کے پانچ پانچ ہوگئے اور ۶ سلمی کے پس تقسیم تمام ہوئی ۱۳ جو بچے اور ہند اور خالد اور سلمی اور حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ جو زندہ مین اونکو اوسیقدر جو اُن کے زیر نام مد الاحیاء کے تلے لکھدیا ہی پہونچتا ہی ف طریقہ لکھنے فرائض کا یہہ ہی کہ میت کی مد کھینچ کے اُسکے اوپر بیچ مین نام میت کا لکھتے ہین اور تلے اسکے وارثون کو لکھہ کے نیچے ہر ایک کے نام لکھتے ہین اور ذوی الفروض کو مقدم لکھتے ہین اور بعد اسکے عصبات کو اسواسطے کہ پہلے ذوی الفروض کو دیکے جو بچے عصبات کو پہونچتا ہی اور ذوی الفروض مین زوجین کو مقدم لکھتے ہین اسواسطے کہ صورت رد مین اونے پہلے دیکے باقی مین رد ہوتا ہی اور لفظ مسئلہ کا سرے پر مد میت کے لکھہ کے اُسپر عدد لکھتے ہین اور تلے ہر وارث کے عدد سہام کا تحریر کرتے ہین اور قریب منتہای مد میت کے لفظ فی یدہ لکھکے بعد اسکے عدد مافی الید لکھہ دیتے ہین اور اگر مافی الید اور مسئلہ مین تباین ہو تو لفظ تباین اور اگر توافق ہو تو لفظ بالنصف یا بالربع یا بالثلث وغیرہ فیما بین لفظ مسئلہ اور نام میت کے مرقوم کرتے ہین اور جب ضرب سے تغیر ہوتی ہی ایک لکیر عدد مسئلہ کی اوپر اور عدد سہام وارثکے تلے کھینچ کے عدد حاصل کو لکھدیتے ہین اور جو شخص اُن وارثو مین مرے اُسکے تلے ایک لکیر بصورت قوس کی کردیتے ہین اور پھر اُسکے سہام کی ضرب نہین ہوتی اور بعد تمام ہونے بطون کے مد الاحیا

کے کھینچ کے اُسکے تلے نام اُون اشخاص کے جنکے مرنے کا ذکر نہوا ہو لکھ کے جو کچھ
ہر ایک کو جمیع بطون سے ملا ہو جمع کر کے نیچے اُوسکے نام کے لکھ دیتے ہین بعد
اُسکے جمیع ارقام زیر الاحیاء کو جمع کر کے المبلغ کی مد اوپر الاحیاء کے کھینچ کے
اوسکے تلے تحریر کرتے ہین اگر عدد زیر مبلغ اور مسئلہ میت اعلی طابق ہون تو
فرائض صحیح ہے نہین تو غلط ہے غور کر کے غلطی نکال ڈالے اس کتاب مین
واسطے تعلیم طریقہ تحریر فرائض کے مثال اوسی وضع پر لکھی گئی **ف** اگر مسئلہ اور
مافی الیدمین تداخل ہو پس اگر مسئلہ کثیر ہو تو اسکا حکم موافقت کا سا ہے اور اگر
مافی الید کثیر ہو تو صورت استقامت کی ہے اس مسئلہ کر وہ صحیح بت جائیگا مثال

مسئلہ میت زید

زوجہ ہند ۱/۴		اخ عمرو ۳
مسئلہ میت	عمرو	فی یدہ ۳ ۳
ام سلمی	اخ لام بکر	اخ لاب خالد
مسئلہ میت	خالد	فی یدہ ۴
ابن ولید ۲		ابن سعید ۲

الاحیاء المبلغ ۸

ہند ۲	سلمی	بکر	ولید ۲	سعید ۲

عمرو کے مافی الید یعنے ۳ سے مسئلہ اُوسکا یعنے ۶ کثیر ہے لہذا حکم موافقت
جاری کیا اور وفق ۶ یعنے ۲ کو مسئلہ میت اعلی اور اُسکے وارثون کے سہام
مین ضرب کیا پس مسئلہ میت اعلی ۸ ہو گیا اور ہند کے سہام ۲ اور سہام

وارثان عمرو کو وفق ۳ یعنے ایک مین ضرب کیا پس جو تھے وہی رہے اور ما فی الید خالد کا یعنے ۴ اوسیکے مسئلہ یعنے ۲ سے کثیر ہی لہذا اوسکے وارثون پر صحیح بٹ گیا **فصل بارھوین**

بیان طریقہ تقسیم ترکہ کی وارثون پر یا قرضخواہون پر ؛ مال و تصحیح گر مباین شد

یا توافق در و معاین شد ؛ ہمہ مال یا وفق بود ؛ ضرب سہم فریق یا مفرد

ش یعنے درمیان مال اور تصحیح مسئلہ کی نسبت لحاظ کرنا چاہیے کہ مباینت ہے یا موافقت اگر مباینت ہو تو کل مال مین اور جو موافقت ہو تو وفق مال مین فریق کے حصہ کو ضرب کرین اگر حصہ فریق کا دریافت کرنا منظور ہوا ور فرد کے حصے کو ضرب کرین

اگر حصہ فرد کا دریافت کرنا منظور ہو مر	قسمت مبلغ است بر تصحیح
یا بوقفش کہ خارج است صریح	خط ہر دو چو کسر در مال است
مال و تصحیح را چو احوال است	ش یعنے حاصل ضرب کو در صورت

بناین کل تصحیح پر اور در صورت توافق وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ دونو کا ہی یعنے حصہ فریق کا ہی مال مین سے اگر فریق کے حصہ کو ضرب کیا ہی اور حصہ فرد کا ہی اگر حصہ فرد کو ضرب کیا ہی اور جو مال مین کسر ہو تو مال اور تصحیح دونو کو کسر کرلین مطلب یہہ ہی کہ جو کچھ مال میت نے چھوڑا ہو از قسم دراہم یا دنانیر یا اور مال کہ حساب اوسکا بھی باعتبار قیمت اسکی دراہم اور دنانیر سے ہوتا ہی فیما بین عدد اس مال کے اور عدد تصحیح مسئلہ میت کے اگر مباینت ہوا ور حصہ ایک فریق کا منجملہ وارثان میت کے دریافت کرنا منظور ہو مثلاً بنات کا یا اعمام کا تو حصہ فریق کو کل عدد مال مین ضرب کرین اور حاصل کو کل عدد تصحیح پر قسمت کرین خارج حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو مثلاً ایک بنت کا یا ایک عم کا تو اوس فرد کے

حصہ کو کل مال میں ضرب کریں اور حاصل ضرب کو کل تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت
حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال مسئلہ ۳ بنتین زید ترکہ ۷ دینار

سو تصحیح اور مال میں مباینت ہے اور منظور دریافت کرنا حصہ ایک فریق کا مثلا بنتین کا ہے پس اونکے حصہ یعنے ۴ کو کل مال یعنے ۷ میں ضرب کیا ۲۸ ہوئے اوسکو کل تصحیح یعنے ۶ پر قسمت کیا خارج قسمت ۴ اور دو ثلث ہے وہی حصہ ہے بنتین کا مال سے یعنے ۷ دینار میں سے بنتین کو ۴ دینار اور دو ثلث دینار پہونچتے ہیں اور اگر ذو عم کا حصہ دریافت کرنا منظور ہو ۲ کو ۷ میں ضرب کریں پھر حاصل یعنے ۱۴ کو ۶ پر قسمت کریں خارج قسمت یعنے دو اور ایک ثلث حصہ عمین کا ہے اور اگر حصہ ایک فرد کا مثلا ایک بنت کا دریافت کرنا منظور ہو تو ۲ کو کہ اوسکا حصہ ہے ۷ میں ضرب کرکے حاصل یعنے ۱۴ کو ۶ پر قسمت کریں پس خارج قسمت یعنے ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ اوسکا ہے وعلی ہذا القیاس اور اگر فیما بین عدد مال اور عدد تصحیح کے موافقت ہوا اور حصہ ایک فریق کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فریق کے حصے کو وفق مال میں ضرب کریں اور حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فرد کے حصہ کو وفق مال میں ضرب کرکے حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال وہی اوپر والی مثال ہے جبکہ ترکہ ۱۰ دینار ہو پس تصحیح اور مال میں توافق بالنصف ہے پس اگر حصہ بنتین کا دریافت کرنا منظور ہو ۴ کو ۵ میں کہ ۱۰ کا وفق ہے ضرب کریں اور حاصل یعنے ۲۰ کو ۳ پر قسمت کریں خارج قسمت یعنے ۶ اور دو ثلث دینار حصہ بنتین کا ہے ۱۰ دینار میں سے اور اسی قیاس پر حصہ عمین کا یا جس فرد کا چاہیں

نکال لین اور اگر مال مین کسر ہو تو مال اور تصحیح کو بھی کسر کر لین یعنے جو ترکہ مین ہو
اُسے کسر کی جنس سے عدد صحیح ترکہ کا اور بھی عدد تصحیح کو کر لین اور بعد اس کسر
کر لینے کے جو عدد دونو مین حاصل ہو ان دونوین باہم نسبت لحاظ کر کے عمل کرین
ف عدد صحیح کو از جنس کسر کر لینا اسی اصطلاح حساب مین تجنیس کہتے ہین اور اس سے
جو حاصل ہو اُوسے مجنّس کہتے ہین اور طریقہ تجنیس کا یہہ ہے کہ جس عدد صحیح کا از جنس
کسر کرنا منظور ہو اوسے اُس کسر کی مخرج مین ضرب کرین پس اگر اس عدد صحیح کے ساتھ
کوئی کسر نہین تو فقط یہی حاصل ضرب مجنّس اُوسکا ہے اور اگر کوئی کسر ہے تو اس
حاصل ضرب پر عدد کسر کو بڑھا لین مثلاً مثال مذکور مین اگر ترکہ ساڑے ۶ دینار
ہو تو مجنّس تصحیح کا ۱۲ ہو گا اور مجنّس ترکہ کا ۱۳ اسواسطے کہ کسر یہان پر نصف ہے
جب اسکی مخرج یعنے ۲ مین ۶ کو ضرب کیا ۱۲ ہوئے اور تصحیح مین ۶ کے ساتھ کوئی
کسر نہین پس یہی ۱۲ اوسکا مجنّس ہے اور عدد ترکہ بھی ۶ ہے اوس سے بھی ۱۲ حاصل
ہوئے لیکن اُوسکے ساتھ کسر ہے یعنے ایک نصف لہذا عدد کسر کو کہ ایک
نصف تھا اُس پر بڑھایا ۱۳ ہوئے پھر نسبت کو مابین ۱۲ اور ۱۳ کے لحاظ کیا
تباین پایا پس واسطے دریافت کرنے حصہ عمّین کے ۲ کو ۱۳ مین ضرب کرینگے
اور حاصل یعنے ۲۶ کو ۱۲ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنے ۲ اور ایک سدس
حصہ عمّین کا ہے اور واسطے دریافت کرنے حصہ بنتین کے ۴ کو ۱۳ مین ضرب کرینگے
اور حاصل یعنے ۵۲ کو ۱۲ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنے ۴ اور ایک ثلث حصہ
بنتین کا ہے اور اسی طرح پر حصہ ہر فرد کا بھی نکال لین اور اگر ترکہ ۱۰ دینار اور دو
ثلث ہو تو مجنّس ترکہ کا ۳۲ ہو گا اور مجنّس تصحیح کا ۱۸ اور ان دونوین موافقت بالنصف

ہے پس واسطے دریافت کرنے حصہ عمین کے ۲ کو وفق ۳۲ یعنے ۱۶ مین ضرب کرینگے پھر حاصل یعنے ۳۲ کو وفق ۱۸ یعنے ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنے ۳ اور ایک ثلث اور دو تسع حصہ عمین کا ہے اور واسطہ دریافت کرنے حصہ بنتین کے ۴ کو ۱۶ مین ضرب کرین اور حاصل یعنے ۶۴ کو ۹ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنے ۷ دینا اور ایک تسع دینار حصہ بنتین کا ہے اور اسی طرح حصہ ہر فرد کا نکالین م ۞ وین وہ اون جو بسہم وارث گیر ہیچو تصحیح دان دیون کثیر

ش قرض اور قرض دہندہ مانند حصہ اور وارث کے ہین اور مانند تصحیح کے مجموع بہت سے قرضون کا یعنے اگر ایک شخص مرے اور ترکہ اتنا چھوڑے کہ سب قرض خواہون کا قرض اوس سے وصول ہو سکے تو ہر قرضخواہ بمنزلہ ایک وارث کے قرار دیا جائے اور قرض بمنزلہ سہم وارث کے اور مجموعہ سب قرضون کا بمنزلہ تصحیح مسئلہ کے پھر نسبت درمیان اس مجموع کے اور مال متروکہ کے لحاظ کرین اگر مباینت ہو تو ہر مقرض کے قرض کو کل مال مین ضرب کرین پھر مجموع دیون کے عدد پر قسمت کرین اور اگر موافقت ہو تو وفق مال مین ضرب کرکے وفق مجموع الدیون پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ رسدی اوس مقرض کا ہے اوس مال مین سے مثال مثلا

ترکہ ۷ دینار	زید	مجموع الدیون ۹
بکر مقرض	خالد مقرض	عمرو مقرض
۲ دینار	۴ دینار	۳ دینار

۱۷ مین اور ۹ مین مباینت ہے

لہذا واسطے دریافت حصہ رسدی عمرو کے ۳ کو ۱۷ مین ضرب کرینگے اور ۵۱ کو ۹ پر قسمت کرینگے پس خارج قسمت یعنے ۵ اور ایک ثلث دینار حصہ رسدی عمرو کا نکلیگا اور جب چار کو ۱۷ مین ضرب کرکے حاصل یعنے ۶۸ کو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنے ۷ اور ایک تسع دینار حصہ رسدی خالد کا نکلیگا اور جب ۲ کو ۱۷ مین ضرب کرکے

۴ اکو ۹ پر قسمت کرینگے خارج قسمت یعنے ایک اور ایک ثلث اور دو تسع دینار حصہ رسدی بکر کا نکلیگا اور اسی مثال مین اگر مال ۶ دینار ہو تو تصحیح یعنے ۹ کے ساتھ مال کو نسبت موافق بالثلث ہے تو ہر قرض کو ۳ مین کہ وفق مال ہے ضرب کرین گے اور حاصل کو ۳ پر کہ وفق مجموع الدیون ہے قسمت کرینگے خارج قسمت حصہ رسدی ہوگا پس حصہ رسدی عمرو کا ۲ دینار اور خالد کا ۲ اور دو ثلث دینار اور بکر کا ایک اور ایک ثلث دینار نکلیگا

فصل تیرھوین بیان مین میراث خنثیٰ کے

خنثیٰ اوسے کہتے ہین کہ جو عضو مردی اور عضو زنی دونو رکھتا ہو یا دونو مین سے ایک بھی نرکھتا ہو پھر اگر کسی طرح پر جانب مردی یا زنی غالب ہو جاے مثلاً آلہ مردی سے پیشاب کرے اور آلہ زنی سے نہ کرے یا بالعکس یا مردون کی طرح وطی کرے یا عورتون کی طرح وطی کراوے یا کسی اور طرح سے تو جس جانب کا غلبہ پایا جاوے وہی وہ ٹھہریگا اور اگر کوئی جانب غالب نہو مثلاً دونو عضو سے پیشاب کرے یا کوئی عضو نرکھتا ہو اور پیشاب کی جگہہ ایک سوراخ ہو کسی عضو کی ہیئت پر نہین تو وہ خنثیٰ مشکل ہے م

انکہ مشکل بود وگرنہ سوا	خنثیٰ	کمتر از مرد و زن بود

ش یعنے خنثیٰ کو اگر مشکل ہو وہ قرار دینگے جو صورت نقصان کی ہو یعنے اگر مرد ٹھہرانے سے اُسے کم ملے یا کچھہ نہ ملے تو اسے مرد ٹھہرائینگے اور جو عورت ٹھہرانے سے اوسے کم ملے یا کچھہ نہ ملے تو اوسے عورت ٹھہرائینگے اور اگر مشکل نہو تو برابر ہے سبھون کے اگر غلبہ جانب مردی کا ہے سب مردون کے برابر اوسے

میراث ملیگی اور اگر غلبہ جانب زنی کا ہے تو سب عورتون کے برابر مثال اُسکی کہ عورت ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کم ملے مسئلہ ۳ ابن خنثیٰ یہان خنثیٰ کو بنت ٹھہرائینگے مثال اسکی کہ عورت قرار دینے سے خنثیٰ کو کچھ نہ ملے

مسئلہ ابن عم ۱ خنثیٰ ولد عم یہان اگر خنثیٰ کو مذکر ٹھہراوین وہ بھی ایک ابن عم ہوا اسکو مثل ابن عم اول کی میراث ملے اور جو مونث ٹھہراوین وہ بنت عم ہوا اور بنت عم ذوی الارحام سے ہے اُسے ساتھ ابن عم کے کہ عصبہ ہے کچھ نہین ملتا پس خنثیٰ کو یہان مونث قرار دینگے مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کم ملے

مسئلہ ۳ زوج ام اخت لام خنثیٰ لاب

یہان خنثیٰ کو مذکر قرار دیا پس وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور اسے ایک بچا اصحاب فرائض سے بچ رہا تھا پہونچا اور اگر اُسے مونث قرار دین وہ اخت لاب ذی فرض قرار پاوے مستحق نصف کے اور مسئلہ ۶ کی طرف عول کرے اور اوسمین سے ۳ اوسے پہونچین پس یہان مذکر ٹھہرانے مین خنثیٰ کا نقصان ہے لہذا وہ مذکر قرار پایا مثال اُسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کچھ نہ ملے

مسئلہ ۶

زوج ۳	اخت عینی ۳	خنثیٰ لام لاب

اس مسئلہ مین اگر خنثیٰ کو عورت قرار دین وہ اخت لاب ذی فرض ہو کے سدس پاوے اور مسئلہ ۷ سے بطور عول کے ہوجاے اور جو مذکر قرار دین تو وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور ذوی الفروض سے جب کچھ نہ بچے عصبہ محروم رہتا ہے اسکے لئے عول نہین ہوتا لہذا خنثیٰ یہان مذکر ٹھہرا

فصل چودھوین

میراث حمل کے بیان مین م؛ حظ حمل اکثر است از زن و ز مرد ش؛ ش حصہ حمل کے واسطے رکھہ چھوڑین جو زیادہ ہو اگر مرد کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ مرد کے اور اگر عورتنکا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ عورت کے مثال مرد کے حصہ زیادہ ہونیکی

مسئلہ ۲ ابن حمل یہان اگر حمل کو مذکر ٹھہراوین تو اُسے نصف ترکہ ملے اور اگر مؤنث ٹھہراوین تو ثلث لہذا مرد کا حصہ یعنے نصف ترکہ رکھہ چھوڑین گے مثال عورت کے حصہ زیادہ ہونے کی مسئلہ

زوج ام اخت لام حمل از اب

یہان حمل کو اگر مؤنث ٹھہراوین تو وہ اخت لاب ہو اصحاب فرائض مین مستحق نصف کے اور مسئلہ ۸ سے ہو اور اگر مذکر ٹھہراوین اخ لاب ہو عصبہ مستحق باقی کا اصحاب فرائض سے یعنے ایک کا ۶ مین سے پس مؤنث کا حصہ رکھہ چھوڑین گے یعنے ۸ سے مسئلہ کرکے اس مین سے

لیک اخذ کفیل باید کرد	۳ رکھہ چھوڑینگے م

ش لیکن ضامن لے لینا چاہیئے احتیاط کے لئے کہ اگر حمل ایک سے زیادہ متولد ہو مثلاً دو ابن پیدا ہون یا دو بنت تو استحقاق اُنکا اوس قدر سے جو رکھہ چھوڑا گیا ہے زیادہ ہوگا پس ضامن کفیل ہو اس امر کا کہ جس قدر اور استحقاق حمل کا ہوگا وارثون سے مین واپس کرا دونگا م

ورنہ باقی بوارث است سزا	گر رسد مستحق او فیہا

ش اگر مستحق اوس حصہ کا پیدا ہو تو بہتر ہے اپنا حصہ لے اور اگر وہ نہ پیدا ہو بلکہ کم والا پیدا ہو مثلاً حصہ ابن کا رکھا گیا تھا اور بنت پیدا ہوئی تو جس قدر بنت کا حق ہے اسے دیکے باقی وارثون موافق اُنکے حصص کے دیدین اور

دسیطرح اگر ایسا شخص پیدا ہو کہ اوسے کچھہ نہ ملتا ہو مثلاً حصہ ابن الاخ کے لئے رکھہ چھوڑا تھا اور بنت الاخ پیدا ہوئی اس مثال میں

مسئلہ ۸		
زوجہ	ابن الاخ	ام
۲	۳	۳

پس یہہ کل حصہ وارثون پر منقسم ہوجائیگا اور اس مولود کو کچھہ نملیگا م

حمل میّت چو زاد بر اکثر		وارث و مورث است بی برتر

ش حمل جو میت سے ہو اگر اکثر مدت تک پیدا ہو تو وارث ہے اوس میت سے اسے میراث ملیگی اور مورث ہے یعنے اگر بعد پیدا ہونے کے مرجاوے تو اوس سے اور لوگون کو باعتبار اسی قرابت کے میراث ملیگی اور جو اکثر مدت سے زیادہ پر پیدا ہو تو نہ وارث اوس میت کا اور نہ اس قرابت سے مورث ہے ف اکثر مدت حمل کی دو برس ہے اگر دو برس تک بعد موت ایک شخص کے اسکی زوجہ سے لڑکا پیدا ہوا اوسکا نسب اوس میت سے ثابت ہوگا یعنے وہ اوس میت کا بیٹا قرار پاویگا پس اسکو اوس میت سے میراث ملیگی اور باعتبار اس قرابت کے اورونکو اوس سے میراث ملیگی اور جو بعد زیادہ مدت کی دو برس سے پیدا ہوا تو اوسکا نسب اوس میت سے ثابت نہوگا نہ اوسی میت سے میراث ملیگی اور نہ اوس سے باعتبار اس قرابت کے کسی اور کو میراث ملیگی م

حمل غیرش چو بر اقلش زاد		ارث گیرد نہ بر اقلش زاد

ش حمل غیر میت کا جو اقل مدت حمل پر پیدا ہو میراث پاوے نہ جو اقل سے زیادہ پر پیدا ہوا اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہین پس اگر ایک شخص مرے اور مثلاً اوسکے بھائی کی زوجہ حاملہ ہوا اور مستحق اوسکے میراث کی اولاد اخ ہون اگر چھے مہینے پر یا چھے مہینے کے اندر بعد مرنے اس شخص کے وضع حمل ہو تو وہ اس میت سے میراث پاویگا اور جو چھے مہینے سے زیادہ پر پیدا ہو تو اوسے اس میت سے میراث نہ ملے گی م

طفل گر پا و ناف یا سر و بر		زنده زاد و بمرد وارث بر

ش لڑکا اگر پیر اور ناف یا سر اور سینہ زندہ پیدا ہوا اور مر گیا تو وارث ہے
ف لڑکا یا سیدھا پیدا ہوتا ہے کہ پہلے اوسکا سر نکلتا ہے پھر باقی بدن یا
اولٹا پیدا ہوتا ہے پہلے پانو نکلتے ہین پھر باقی بدن پس اگر پیدا ہونے ہین لڑکا
مر گیا تو اُسکا یہہ حکم ہے کہ اگر سیدھا پیدا ہوا اور سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث
ہوگا اور اگر اولٹا پیدا ہوا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا اور اگر پہلے
صورت مین فقط سر نکلنے ہی تک زندہ تھا اور سینہ نکلنے سے پہلے مر گیا اور دوسری
صورت مین پانو نکلنے تک زندہ تھا ناف نکلنے سے پہلے مر گیا تو وارث نہوگا ف
اُسکے وارث قرار دینے پر یہہ اثر مرتب ہے کہ جو حصہ اسکے لئے موقوف ہوگا اوسے
پہونچ کر اُسکا متروکہ ٹھہر کے اُوسکے وارثون پر تقسیم ہوگا اور جب وارث نہ ٹھہر یگا تو
وہ حصہ موقوفہ لگلے میت کے وارثون پر مسترد ہو جائیگا اور باعتبار سہام اُونکے اس میت کے
اُنپر منقسم ہو جائیگا فصل پندرھوین میراث مفقود کے بیان مین
مفقود اُسے کہتے ہین جو گھر سے چلا جاوے اور اسکے جیتے مرے کی کچھ خبر معلوم ہو

مال مفقود را معطل گو		تا نود سال از ولادت او

ش مال مفقود کا معطل رہے نود برس تک اسکی پیدائش سے یعنے جو شخص
مفقود ہو گیا ہو جب تک اسکی پیدا ہونے سے نود برس نگذرین اوسکا
مال رکھا رہے تقسیم نہو پس اگر ۴۰ برس کی عمر مین مفقود ہوا ۵۰ برس اور اوسکا
مال رکھا رہے اور اگر ۳۰ برس کی عمر مین مفقود ہوا ۶۰ برس اور اسکا مال رکھا رہے
وعلی ہذا القیاس م ہمچنین حظ او زغیر شمار ش ایسے ہی حصہ اوسکا غیر سے معطل رہے

یعنے جب تک نوّے برس مفقود کی ولادت سے نگذرین جو کچھہ اوسکو کسی مورث سے کہ ایام
غیبت اسکی مین مرے حصہ پہونچے وہ بھی معطل رکھا رہے ۔ زنده در مال و مرده در حظ دار
ش یعنے مفقود نوّے برس تک اپنے مال مین حکم زندہ کا رکھتا ہی اور نسبت حصہ
کی جو اوسکے لیئے غیر کی میراث مین سے معطل رکھا جاے حکم مردہ کا رکھتا ہے ۔

حظ بگردان بہ وارثِ عالی	پس برد مال وارثِ عالی

ش پس مال وسکا ملے حال کے وارث کو اور حصہ پھر جاے اوپر والے وارث کو
یعنے جب کہ نوّے برس گذر جاوین حکم موت مفقود کا کیا جائے اب میراث اسکی
اون وارثون کو ملیگی جو حال مین موجود ہین اور جو اس سے پہلے مر گئے اونکو میراث
نملیگی اسواسطے کہ بعد مفقود کے نوّے برس تک مفقود کی ولادت سے اسے حکم زندہ کا ہی اپنے
مال مین پس جو لوگ کہ اس عرصہ مین مرے گویا اسکی حیات مین مرے اور
جو حصہ اوسکے واسطے کسی مورث سے معطل رکھا گیا ہو وہ واپس ہو جائیگا اوسی
مورث کے وارثون پر مفقود کے وارثون کو اوس مین سے کچھہ نملیگا اسواسطے کہ
اوس حصہ کی نسبت مفقود کو ایام غیبت مین حکم مردہ کا ہے پس گویا کہ وہ مورث
بحالت موت مفقود کے مرا

فصل سولھوین میراث مرتد کے بیان مین ۔

مگر از دین ملک بر گردد	نبود وارث کسے مرتد

ش مرتد یعنے وہ کہ دین اسلام سے پھر گیا ہو کسیکا وارث نہین ہوتا نہ مسلمان
کا نہ دوسرے مرتد کا نہ کافر کا مگر یہہ کہ ایک ملک کے سب لوگ مرتد ہو جاوین
تو وہ آپسمین ایک دوسریکے وارث ہونگے ملک سے مراد یہہ کہ ایک بستی
یا ایک پرگنہ یا ایک ضلع کے سب لوگ مرتد ہو جاوین یہہ مراد نہین کہ سارے ولایتکے

م کسبِ زن کسب مرد در اسلام		بہ مسلمان و گرنہ حقِ عوام

ش مال عورت مرتدہ کا مطلقا اور مال مرد مرتد کا جو اسنے حاصل کیا ہو حالت
اسلام مین اوسکی ورثہ مسلمین کو پہونچیگا اور جو ایسا نہو یعنے مال مرتد کا جو اوسنے
حالت ارتداد مین حاصل کیا ہو حق ہے عوام مسلمین کا یعنے بیت المال مین
رکھا جاوے اور مصالح مسلمین مین صرف ہو ف مرتد جب دار الاسلام سے
چلا جائے اور دار الحرب مین جا رہے اور قاضی حکم کر دے اسبات کا کہ وہ دار
الحرب مین جا ملا یہان سے بے علاقہ ہو گیا پس گویا کہ وہ مرگیا اسوقت سب
احکام موت کے جاری ہو جائینگے اور اوسکا مال اوسکے ورثہ مسلمین کو حسب شرح صدر
پہونچیگا ف مرتدہ کے شوہر کو میراث اوسکے مال مین نہین ملتی اسواسطے کہ
بمجرد ارتداد کے وہ اپنے شوہر سے بائن ہو گئی اوسکی زوجہ نرہی پس بوقت
موت یا لحوق بدار الحرب وہ اوسکا زوج نہین (یعنے جدی ہو گئی) کہ میراث پاوے

فصل ستترھوین میراث اسیر کے بیان مین م

حکم اسیری بجہل حال شان		حکم مفقود گشتہ است عیان

ش جن مسلمانون کو کہ کفار دار الحرب کو اسیر کر کے لیجاوین اور پھر اونکا
حال کچھ معلوم نہو حکم اونکا مثل مفقود کے ہے اور اگر حال معلوم ہو تو مثل مسلمانو
کی ہے ❊ ہزاران ہزار شکر جناب پاک رب العزۃ کو کہ یہہ شرح محض اسکی توفیق اور عنایت
سے انجام کو پہونچی اور مطالب علم فرائض کے اس مین بکمال توضیح مع مثالون کے درج
ہوئی بفضلہ تعالی اس کتاب کے ناظرین کو احتیاج اور کتاب کے واسطے تحریر مسائل فرائض کی
نہوگی توقع تب مطالعہ فرمانیوالون سے یہہ ہے کہ حضرت مصنف و شارح قلیل البضاعت

کثیر الجنایت کو بدعای خیر یاد کرین اللّٰهم اعل درجات المصنف فی الجنان واورثنی
خیر الدارین یا رحمٰن ؛ واغفرلی ولوالدی والاساتذتی ولجمیع المسلمین
واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمین ؛ والصلوٰة والسلام علی خیر خلقه سید
الانبیاء محمد وآله وصحبه اجمعین

خاتمة الطبع ؛

هو المستعان

حمد وصلوٰة کے بعد معلوم ہووے کہ یہہ کتاب مستطاب افادت نصاب موسوم بہ علم
الفرائض تصنیف حضرت فضیلت پناہ شرافت دستگاہ جناب مولوی عنایت احمد صاحب مرحوم
کی کہ جو سب کے نزدیک معتبر اور مستند کسا ور نہایت خوب اور مرغوب ہے اور اسمین مسائل ضروری فرائض کے
بخوبی صاف صاف ہین اس لیے بندہ درگاہ کریم متوقع اجر عظیم الحاج جناب قاضی ابراہیم
ابن حاجی الحرمین الشریفین جناب قاضی نور محمد صاحب پلپمندری و ملا نور الدین ابن جیوا خان
صاحب نے بتصحیح تمام و تنقیح مالا کلام کے مطبع حیدری واقع معمورہ بمبئی بتاریخ ۲۳ ماہ رجب المرجب ۱۳۰۷
مطابق ماہ ستمبر ۱۸۹۰ کو اسکو اپنی عاقبت کا ذخیرہ اور تمام بھائی مسلمانونکا فائدہ سمجھکر
حلہ طبع کا پہنایا اب جو صاحبان عالیشان اس کتاب کو مطالع کرین انھون کی خدمت
عالی مین التماس یہہ ہے کہ اگر کہین اسمین سہو یا خطا نظر آوے تو اپنی والا ہمتی سے
اسکو اصلاح فرماوین کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان محقق ہے والسلام
خیر الختام وصلی اللّٰه علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله وصحبه واتباعه اجمعین وسلم تسلیما
کثیرا دائما الی یوم الدین والحمد للّٰه رب العالمین ؛
اللهم اغفر لکاتبه ولوالدیه ولقارئه آمین

ما شاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله والمنه وعلی رسوله التحیة والثناء درین زمان سعادت توامان این رساله مشتمل بر قواعد حساب ضروریه موجب نجات المسمی

ملخصات الحساب تتمه علم الفرائض

۱۲۹۱

باهتمام المتوقع باجر عظیم اضعف عباد الله الکریم الحاج قاضی ابراهیم عفی عنه بن الحاج جناب قاضی نور محمد صاحب بهنڈری وملا نور الدین بن جیوا خان

در مطبع حیدری واقع بمبئی مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَرِیْعِ الْحِسَابِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَحْبَابِ پوشیدہ نرہے کہ جب یہہ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد تصنیف کتاب علم الفرائض سے فارغ ہوا اور وہ کتاب بعضلہ تعالی علم فرائض مین جامع اور مغنی اور کتب فرائض سے ہوئی مناسب معلوم ہوا کہ ایک رسالہ مختصر علم حساب مین بھی تالیف کرے اسواسطے کہ کمال علم فرائض کا بے علم حساب کے ممکن نہین اور بغیر معلوم ہونے قواعد ضروریہ حساب کی تحریر فرائض دشوار ہی اور رسائل علم حسابکے اکثر زوائد پر مشتمل ہین جنکے ادراک کی ضرورت اہل فرائض کو نہین لہذا یہہ رسالہ مختصر تحریر کرتا ہی اور اسمین فقط وہی قواعد جو اہل فرائض کے کام آوین اور اصل اصول حسابکے وہی قواعد ہین بکمال تلخیص درج کرتا ہی اور اس وجہ سے اور بھی تاریخ ہت کہ سنہ ۱۲۶۳ ہجریہ مین اتفاق اسکی تصنیف کا ہوا نام اس رسالہ کا ملخصات الحساب رکھا اور یہہ رسالہ مشتمل ہی ایک مقدمہ اور دو باب اور خاتمہ پر مقدمہ بیان مین طریق لکھنے ہندسہ کے جاننا چاہیے کہ حکماء ہندنے نو رقمین واسطے اعداد کے مقرر کی ہین ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ اسطرح پر کہ جب یہہ اول مرتبہ مین واقع ہون یکائی ہون اور اونے آحاد کہتے ہین اور جب دوسرے مرتبہ مین واقع ہون دہائی ہون اور اونکو

عشرات کہتے ہین اور جب تیسرے مرتبہ مین واقع ہون سیکڑے ہون اور انکے مئات
کہتے ہین اور جب چوتھے مرتبے مین ہون ہزار ہون جنے الوف کہتے ہین اور اسیطرح
پانچوین مرتبہ مین دس ہزار اور چھٹے مرتبہ مین لاکھہ اور ساتوین مرتبہ مین دس لاکھہ اور
آٹھوین مین کڑور اور نووین مین دس کڑور اور دسوین مین ارب اور گیارھوین
مین دس ارب اور بارھوین مین کھرب اور تیرھوین مین دس کھرب اور چودھوین مین
نیل اور پندرھوین دس نیل اور سولھوین مین پدم اور سترھوین دس پدم اور اٹھارھوین مین
سنکھہ اور انیسوین مین دس سنکھہ چنانچہ یہہ عبارت اکن[1] دہن[2] سین[3] سہسن[4]
دہ سہسن[5] لکھن[6] دہ لکھن[7] کرورن[8] دہ کرورن[9] اربن[10] دہ اربن[11] کھربن[12] دہ کھربن[13] نیلن[14]
دہ نیلن[15] پدمن[16] دہ پدمن[17] سنکھن[18] دہ سنکھن[19] اسی قاعدہ کی طرف اشارہ ہے
مثلاً اگر پہلے مرتبہ مین ہو یعنے اس سے پہلے اور کوئی عدد نہو اور نہ کوئی صفر ہو تو ایک
ہوگا اور جو دوسرے مرتبہ مین ہو یعنے اس سے پہلے صفر ہو جیسے ۱۰ یا کوئی عدد جیسے ۱۵
تو یہہ ایک دہائی ہوگا یعنے دس پس ۱۵ مین ۵ پہلے مرتبہ مین ہین اس لیے پانچ ہوئے
اور ۱ دوسرے مرتبہ مین ہے وہ دس ہوئے پانچ اور دس ملکے ۱۵ ہوگئے اور جو
تیسرے مرتبہ مین ہو جیسے ۱۰۰ یا ۱۲۵ تو سیکڑہ ہے اور چوتھے مرتبہ مین ہزار جیسے
۱۰۰۰ یا ۱۱۱۵ اور پانچوین مرتبہ مین دس ہزار جیسے ۱۰۰۰۰ یا ۱۱۲۱۰ اور اسی طرح آخر تک
اور ۲ پہلے مرتبہ مین دو ہی اور دوسرے مرتبہ مین بیس جیسے ۲۰ یا ۲۵ اور تیسرے مرتبہ
مین دو سے جیسے ۲۰۰ یا ۲۱۵ اور چوتھے مرتبہ مین دو ہزار جیسے ۲۰۰۰ یا ۲۰۲۵ اور
اسیطرح آخر تک اور ۳ پہلے مرتبہ مین تین ہونگے اور دوسرے مرتبہ مین تیس[۳۰] اور
تیسرے مرتبہ مین تین سے[۳۰۰] وعلی ہذا القیاس ف صفر حساب کی اصطلاح مین نقطہ

کو کہتے ہین جو حفظ مرتبہ کے لئے لکھا جاتا ہے اور دستور یہہ ہے کہ اگر بڑا عدد لکھنا
منظور ہوا اور اوس سے پہلے کوئی عدد نہ ہو تو جتنے مرتبہ اوس سے پہلے ہون اوتنے
نقطے اول مین لکھہ دیتے ہین جیسے ۱۰ اور ۲۰ اور ۳۰ کہ ان مین ایک نقطہ رکھہ
دیتے ہین اسواسطے کہ آحاد کا مرتبہ خالی ہے یا ۱۰۰ ۲۰۰ ۴۰۰ انمین دو نقطے اول مین
لکھہ دیتے ہین اسواسطے کہ آحاد و عشرات خالی ہین اور ۱۰۰۰ ۲۰۰۰ ۳۰۰۰ کہ انمین
بسبب خالی ہونے آحاد و عشرات و مئات کے ۳ نقطے لکھدیتے ہین علی ہذا القیاس اور اگر
اوس سے پہلے کوئی عدد ہو جیسے ۱۲ یا ۲۶ یا ۱۱۵ تو ان عددون کے سبب بڑا عدد اپنے مرتبہ
مین ہوتا ہے اور نقطون کی ضرورت نہین ہوتی اور اگر اوس عدد سے پہلے بعضے مراتب
مین عدد ہو اور بعضے مین نہو تو جن مرتبون مین عدد نہو وہان نقطہ رکھدینگے مثلا
۵۰۱ یا ۱۲۰۶ یا ۲۶۰ یا ۶۰۵۱۴ پہلے اور دوسری مین عشرات
کا مرتبہ خالی ہے اور تیسرے مین آحاد کا اور چوتھے مین الوف کا اون مراتب مین نقطہ
لکھدیا ف عدد کے دو قسم ہین صحیح اور کسر صحیح پورے عدد کو کہتے جیسے ایک
یا ۵ یا ۱۱ اور کسر حصہ اور ٹکڑے کو کہتے ہین جیسے نصف یعنے آدھا یا ربع یعنے چوتھائی
یا ثلث یعنے تہائی اگرچہ اہل فرائض کو دریافت حساب کسور کی بہت ضرور نہین
لیکن اکثر مقامون پر ادراک قواعد کسور کا اہل فرائض کو بہت معین ہوتا ہے اور کتاب
علم الفرائض کی فصل بارھوین مین بعضے حسابات کسور کا ذکر ہے لہذا اس کتاب مین ہر واحد
کے لئے ایک ایک باب مقرر کیا اور بنظر اس بات کے کہ اصل حساب صحاح کا ہے اور قواعد
کسور کے قواعد صحاح پر موقوف ہین لہذا باب صحاح کو مقدم کیا

باب اول

حساب صحاح کے بیانمین اس باب مین چھے فصلین ہین

فصل اول

جمع کے بیان مین دو عدد یا زیادہ عددون کے اکٹھا کرنے کو جمع کہتے ہین جیسے
۵ اور ۶ کہ ۱۱ ہوتے ہین یا ۱۰ اور ۱۵ کہ ۲۵ ہوتے ہین طریقہ جمع کا یہہ ہے کہ دو عدد
یا چند قدر اعداد کا جمع کرنا منظور ہو اونھین تلے اوپر لکھین اسطرح پر کہ آحاد اونکے مقابل آحاد
کے ہون اور عشرات مقابل عشرات کے اور مئات مقابل مئات کے اور الوف
مقابل الوف کے اور اسیطرح آخر تک اور نیچے سب سے ایک لکیر کھینچین پھر سیدھی
طرف سے شروع کرکے ہر مرتبہ کو ساتھ اپنے مقابل کے جمع کرین اگر دس سے
کم حاصل ہو تو اوسی تلے اوس لکیر کے بمقابلہ ان دونون کے لکھدین اور اگر کوئی دہائی
حاصل ہو تو صفر لکھین اور عدد دہائیون کا اگلے مرتبہ پر بڑھاوین اور اگر دہائی سے
زیادہ حاصل ہو تو قدر زائد کو لکھدین اور دہائی کو اگلے مرتبہ پر بڑھاوین اسیطرح آخر تک
عمل کرین اگر اخیر مین کوئی دہائی باقی رہی تو عدد اوسکا آخر مین لکھدیوین مثال
اور اگر کسی عدد کے مقابلہ مین فقط صفر ہو یا وہ عدد آخر مین ہو کہ اوسکے مقابلہ
مین کچھہ نہو تو اوس عدد کو بعینہ سطر جمع مین نقل کرین جیسے اور جہان دہائی
بچے اور اگلا مرتبہ سب صفر ہون تو اوس دہائی کو بمقابلہ صفرون کے لکھدینا چاہیے
جیسے اور اگر جمیع سطور اعداد مین متقابل صفر ہون اور اوپر سے دہائی نیچے
ہو تو تلے اونکے فقط ایک صفر لکھدین جیسی مثال جمع زیادہ عددونکی جنمین ایک
دہائی سے زیادہ عند الجمع حاصل ہو طریقہ امتحان جمع کا یہہ ہے کہ بے لحاظ مراتب کے
اعداد مجموعہ مین سے نو نو طرح کرین جو باقی رہے اسے میزان کہتے ہین اسکو علیحدہ
رکھین اور اسیطرح حاصل جمع مین سے طرح کرین اوس مین سے جو باقی
رہے اگر پہلے باقی کے برابر ہے تو حساب غالبا صحیح ہے نہین

تو خطا ہی مثلاً پہلی مثال مین اعداد مجموعہ مین ۵ بچتے ہین وہی حاصل جمع کی میزان ہی
اور مثال دوسری مین ۲ دونو کی میزان ہی اور اخیر مثال مین دونو مین کچھہ نہین بچتا

فصل دوسری تضعیف کے بیان مین

تضعیف یعنی دونا کرنا عدد کا حقیقت مین یہہ بھی جمع ہی کہ عدد اپنی مثل کی ساتھہ اکٹھا کیا جاتا ہی اور طریقہ اسکا بعینہ طریقہ جمع کا ہی مگر دو سطر لکھنے کی اسمین کچھہ ضرورت نہین جس عدد کا دونا کرنا منظور ہو اُسے لکھہ کے اُسکے تلے لکیر کھینچ کے سیدھی طرف سے شروع کرکے ہر مرتبہ کو دونا کرجاوین اگر کم دہائی سے حاصل ہو تلے لکیر کے لکھین اور جو دہائی حاصل ہو تو نقطہ لکھین اور دہائی کو اگلے مرتبہ کے دونی پر بڑھاوین اور جو دہائی سے زیادہ حاصل ہو زیادہ کو لکھہ کے دہائی کو اگلے مرتبہ کے ضعف پر زیادہ کرین اور اسی طرح آخر تک عمل تمام کرین مثال ۷۶۵۳ / ۱۵۳۰۶ اور صفر ابتدا کا اور وسط کا جسکے اوپر سے کوئی دہائی محفوظ نہو بعینہ نیچے لکیر کے نقل کیا جاے اور جس صفر کے اوپر سے دہائی محفوظ ہو اُسکے تلے وہ دہائی لکھہ دی جای مثال ۷۰۶۰۱۰۲ / ۱۴۱۲۰۲۰۴ طریقہ امتحان تضعیف کا یہہ ہی کہ نو نو کو عدد مضعف مین سے طرح دین جو باقی رہے اسے دونا کرکے یاد رکھین اگر ۹ سے کم ہو اور جو زائد ہو اوس مین سے بھی ۹ کو طرح دیکے باقی یاد رکھین پھر اسی طرح ضعف مین سے نو نو طرح دین اگر پہلی باقی کے برابر ہو تو غالبا عمل صحیح ہی نہین تو خطا چنانچہ مثال اول مین ۸ دونو کی میزان ہی اور مثال دوم مین ایک دونو کی میزان ہی

فصل تیسری تنصیف کے بیان مین

تنصیف کے معنے آدھا کرنا عدد کا اور طریقہ سہل واسطے تنصیف کے یہہ ہی کہ عدد کو لکھہ کے اوسکے تلے خط کھینچ کے بائین طرف سے شروع کرکے ہر عدد کے نصف کو اسکے تلے لکھین اگر جفت ہو اور عدد طاق مین سے ایک

کم کرکے باقی کا نصف اسکے تلے لکھین اورصورت ایک کی اس طاق پر لکھ کے
اسکو ماقبل سے مرکب کرین اوراس مرکب کا نصف پہلے عدد سے سیدھی
طرف لکھین اوراسی طرح عمل تمام کرین مثال ۲۴۳۲ اوراگر عمل تمام ہونے کے
وقت نصف بچ رہے تو صورت نصف کی یعنے ۵ تلے پہلے مرتبہ عدد حاصل کی
لکھ دین مثال ۵۲۲ اوراگر ابتدا مین یا وسط مین ایک کی صورت ہو
اور مابعد سے مرکب نہو تو اسکے تلے صفر لکھین اور پہلی صورتمین صورت نصف
تلے پہلے مرتبہ عدد حاصل کے لکھدین مثال ۹۲۱ اور دوسری صورتمین اس
ایک کی صورت کو ماقبل سے مرکب کرکے اسکا نصف ماقبل صفر کے لکھین مثال
۱۲۴ اوراگر ایک کی صورت آخر مین ہو تو اسکو ماقبل سے مرکب کرکے نصف
ماقبل کے تلے لکھین اور اسکے تلے خالی چھوڑین کچھ ضرورت صفر کی نہین مثال
۱۶۴۱ صفر اگر مابعد سے مرکب نہو بعینہ زیر خط نقل کیا جائے اوراگر مابعد سے
مرکب ہو تو اسکے نیچے نصف اس مرکب کا کہ ۱۰ ہوتے ہین یعنے ۵ ہوگا مثال
۱۳۰۴۰۲ **فصل چوتھی تفریق کے بیان مین** تفریق ایک عدد کی نکال
ڈالنے اور کم کرنے کو دوسرے عدد سے کہتے ہین جیسے ۷ مین ۴ کم کیے ۳ رہے
یا ۵ مین ۴ کم کئے ایک رہا طریقہ تفریق کا یہہ ہے کہ کم عدد کو تلے اور بڑے عدد کو
اوپر لکھین اور تلے والے عدد کو منقوص اور اوپر والے کو منقوص منہ کہتے ہین
اسیطرح کہ مراتب ایک کے دوسرے سے مقابل ہون اور تلے دونو کے لکیر کھینچ کے
سیدھی طرف سے شروع کرکے ہر مرتبہ کو اپنے مقابل سے کم کرین اور باقی کو زیر خط
اونکے مقابل لکھین اور اگر کچھ نہ بچے تو صفر لکھدین اوراگر اوپر والا عدد کم ہو تو اوس پر دس

بڑھا کے تلے والے عدد کو اس سے کم کرین اور اوپر کے اگلے مرتبہ سے ایک کم کرکے باقی کی صورت اسپر لکھدین اور اس باقی سے اُسکے مقابل کو کم کرین مثال
اور اگر ایسی صورت مین اوپر والے عدد کے بعد ایک صفر یا کئی صفر ہون تو سب صفرون پر ۹ کی صورت لکھدین اور ان صفرون کے تلے والے عددون کو اس سے کم کرین اور مابعد صفرون کے جو عدد ہو اوس سے ایک کم کرکے باقی اسپر لکھدین اور اسکے تلے والے کو اس باقی مین سے کم کرین مثال اگر دونون سطرون مین متقابل صفر ہون ایک صفر زیر خط لکھدین مثال اور اگر تلے کے عدد کے مقابل اوپر صفر ہو تو اوس عدد کو دس سے کم کرکے باقی زیر خط لکھدین اور مابعد صفر کے عدد سے ایک کم کرکے باقی اسپر لکھکے عدد تحتانی اوسکا اس باقی سے کم کرین مثال اور جو مابعد اوس صفر کے کوئی اور صفر ہون تو ان صفرون پر ۹ کی صورت لکھدین اور عدد مابعد صفار سے ایک کم کرکے باقی اسپر لکھدین اور اعداد تحتانیہ اُن کے ۹ سے اور باقی سے کم کیے جائین مثال
اور اگر تلے والا عدد زیادہ ہو اور اوپر والا کم اور بائین طرف اُسکے متصل یا بعد صفار کی ایک ہو تو اس ایک پر صفر لکھدین اگر وسط مین ہو اور اسکے مقابل کو ۱۰ سے حسب کہ قاعدہ صفر سے تفریق کا ہے کم کرین مثال مثال دوسری
اور اگر تلے عدد ہو اور اُپر صفر اور مابعد کے متصل یا بعد صفرون کے ایک ہو وسط مین تو اس ایک پر بھی صفر لکھدین مثال مثال دوسری
اور اگر ان دونو صورتون مین ایک آخر مین ہو تو ضرورت صفر کی نہین وہ فنا ہو گیا او سی تلے نقل نہ کرین مثال مثال دوسری اور جن اعداد

فوقانی کے مقابلہ مین کچھہ نہو یا صفر ہو اُوسے بعینہ زیر خط نقل کرین مثال ۱۹۱۱۲۳ / ۱۱۱۱
امتحان تفریق کا اس طرح ہے کہ عدد منقوص منہ کے میزان سے عدد منقوص کی میزان
کم کرین اگر ممکن ہو ورنہ ۹ کو اُسکے میزان پر بڑہا کے اُوسے میزان منقوص کو کم کرین جو
باقی ہو اُوسے یاد رکھین پھر میزان حاصل تفریق کی لین اگر اوس عدد محفوظ سے مطابق
ہو تو غالبًا عمل صحیح ہے نہین تو خطا مثلاً مثال اخیر مین ۵ میزان منقوص منہ کی ہے اُوسمین سے
۳ کو جو میزان منقوص کی ہے کم کیا ۲ باقی رہے وہی میزان حاصل تفریق کی ہے اور
مثال اوّل مین عدد منقوص منہ کی میزان ایک ہے اسپر ۹ بڑہائے ۱۰ ہوئے اُوس
مین سے ۷ کو کہ میزان منقوص ہے جب کم کیا ۳ رہے وہی میزان حاصل تفریق کی ہے
پس عمل صحیح ہے فصل پانچوین ضرب کے بیان مین ضرب اُسے کہتے ہین
کہ ایک عدد کو دوسرے کے شمار پر بڑہالین پہلے عدد کو مضروب اور دوسریکو مضروب فیہ
کہتے ہین اور جو حاصل ہو اُسے حاصل ضرب کہتے ہین مثلاً ۴ کو ۵ مین ضرب کرنا یہہ ہے کہ ۴ کو
پنچگونہ کر لین کہ ۲۰ ہوتے ہین ۴ مضروب اور ۵ مضروب فیہ اور ۲۰ حاصل ضرب اور اختیار ہے
دونون عددون مین سے جسے چاہین مضروب کرین اور جسے چاہین مضروب فیہ
حاصل ایک ہی ہوتا ہے اگر ۵ کو ۴ مین ضرب کرین تو بھی ۲۰ ہی حاصل ہون اور ضرب ۳ قسم
مین مفرد کی مفرد مین اور مفرد کی مرکب مین اور مرکب کی مرکب مین مفرد اُس عدد کو
کہتے ہین جسکی نوشت مین ایک ہی عدد ہو تنہا خواہ ساتھہ صفر یا اصفار کے جیسے ۹
یا ۸ اور ۷۰ اور ۵۰۰ اور مرکب اُوسے کہتے ہین جسکی نوشت مین ایک عدد سے زیادہ
ہو جیسے ۱۵ یا ۱۰۸ ضرب مفرد فی المفرد مین اگر آحاد کی آحاد مین ضرب ہو اُسکے
لیے یہہ نقشہ کافی ہے ایک کی جس عدد سے ضرب ہو وہ بڑھتا نہین بعینہ

باقی رہتا ہے لہذا اوسکے سوا اونکی ضرب کا اِس نقشہ مین ذکر ہے محاسب کو چاہئے کہ جو حاصل ضرب
آحاد فی الآحاد کی جو اس نقشہ مین درج ہین حفظ یاد کرلے کہ بغیر انکے یاد کے حساب ضرب مین مشکل پڑتی ہے

مَضْرُوْبٌ فِیْہ

مضروب

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۲	۴	۶	۸	۱۰	۱۲	۱۴	۱۶	۱۸
۳	۶	۹	۱۲	۱۵	۱۸	۲۱	۲۴	۲۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۲۰	۲۴	۲۸	۳۲	۳۶
۵	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵	۴۰	۴۵
۶	۱۲	۱۸	۲۴	۳۰	۳۶	۴۲	۴۸	۵۴
۷	۱۴	۲۱	۲۸	۳۵	۴۲	۴۹	۵۶	۶۳
۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰	۴۸	۵۶	۶۴	۷۲
۹	۱۸	۲۷	۳۶	۴۵	۵۴	۶۳	۷۲	۸۱

اس نقشہ مین داہنی طرف کے عدد مضروب ہین اور اوپر کے مضروب فیہ اور باقی حاصل ضرب
ہین ہر دو عدد کا حاصل ضرب اس خانہ مین ہے جو مضروب اور مضروب فیہ دونو کے مقابل
ہے مثلاً ۶ کو ۴ مین ضرب کرین ۲۴ حاصل ہوتے ہین سو ۲۴ ایسے خانہ مین ہین کہ
باعتبار خانہای عرضی کے ۶ سے مقابل ہے اور باعتبار خانہای طولی کے ۴
سے یا ۹ کو ۷ مین ضرب کرین ۶۳ حاصل ہوتے ہین سو ۶۳ اوس خانہ مین لکھے ہین جو عرضاً
۹ سے مقابل ہے اور طولاً ۷ سے وعلی ہذا القیاس اگر ضرب آحاد کی غیر آحاد مین مثلاً عشرات
یا مئات یا الوف مین ہو یا غیر آحاد کی غیر آحاد مین مثلاً مئات کو مئات مین یا الوف مین ضرب
کرین تو اوسکا یہہ قاعدہ ہے کہ ایک عدد کی صورت کو دوسرے کی صورتون مین بلحاظ مرتبہ کی

ضرب کرین اور حاصل کو لکھہ کے ایک جانب یا دونوجانب مین جسقدر صفر ہون اونکے
اِسی حاصل کی داہنی طرف لکھدین بلحاظ ان اصفار کے وہ عدد جو ہو وہی حاصل
ضرب ہی مثلاً ۴ / ۵۰ ہین اسطرح کہ صورت ۴ کی ۵ مین ضرب کی ۲۰ حاصل ہوئے
اسپر ایک صفر جو ۵۰ مین تھا لکھدیا ۲۰۰ ہوئے اور ۸۰ / ۶۰۰ مین ۴۸۰۰۰ ہین ۸ کو
۶ مین ضرب کیا ۴۸ ہوئے اسکی داہنی طرف ایک صفر ۸۰ والا اور دو صفر ۶۰۰ والے رکھ
دیئے ۴۸۰۰۰ ہوئے اور ضرب مفرد فی المرکب کا یہہ طریقہ ہی کہ مرکب کو لکھہ کے اُسکی
داہنی طرف ایک فرق سے بعد کھینچنے ایک خط قوسی کے مفرد مضروب کو لکھدین پھر تلے
اس مرکب کے ایک خط کھینچین اور مفرد کو ہر مرتبہ مین ضرب کرکے حاصل کو تلے خط کے
لکھین اگر دس سے کم ہو اور جو دہائی حاصل ہو تو صفر لکھین اور جو دہائی سے زیادہ
حاصل ہو تو زیادہ کو لکھین اور ان دہائی کو صورت مین عدد دہائی کا اگلے مرتبہ کی حاصل ضرب
پر زیادہ کرین اور جمیع قواعد جو عمل جمع مین مذکور ہوئے ہین یہان بھی ملحوظ ہین مثال
۴) ۸۶۴۷۳۴ / ۳۴۵۹۲۴ مثال دوسری ۶) ۷۵۳۹۴۶ / ۴۲۵۶۳۹ طرفین کی صفر یہان بھی حاصل ضرب
کی داہنی طرف رکھی جائیگی مثال ۴۰) ۱۵۰ / ۴۰۰۰ ۶۰ / ۶۰۰۰۰ دوسری مثال ۷۰) ۲۰۰۰ / ۹۶۶۳
اور ضرب مرکب فی المرکب کے لیئے اچھا طریقہ مشبکہ ہی یعنے عدد مضروب کو لکھہ کے
اُسکے تلے خط کھینچ کے دونو کنارے خط اور درمیان ہر دو مرتبہ اس عدد کے ایک خط
طولی کھینچے اور بائین طرف کو عدد مضروب فیہ سے لکھے اس طرح پر کہ آحاد سب سے نیچے ہون
اونسے اوپر عشرات اونسے اوپر مئات اونسے اوپر الوف وہکذا اور اوس کے ہر دو مرتبونکے
درمیان مین اور سب سے تلے ایک خط عرضی موازی اوپر والے خط کے کھینچے پس ایک
شکل بطور مربع کے حاصل ہوگی خانہ دار جسکے عرض کی ہر قطار مین بشمار مرتبہ مضروب کے

خانہ ہون گے اور طول کی ہر قطار مین بشمار مراتب مضروب فیہ کے پھر ہر خانہ کو ایک خط
مُورَّب یعنے بیندیسے دو مثلث پر تقسیم کرے پھر ہر مرتبہ مضروب کو مضروب فیہ کے
ہر مرتبہ مین ضرب کرے اور حاصل کو ایسے خانہ مین لکھے کہ دونو کے اس مرتبے کے مقابل
ہو یا بیوضع کہ آحاد حاصل کی اس خانہ کے مثلث تحتانی مین ثبت کرے اور عشرات مثلث
فوقانی مین اور جہان عشرہ حاصل ہو وہان مثلث تحتانی کو خالی رکھے صفر لکھنا ضرور نہین
اور مثلث فوقانی مین عدد عشرہ کا لکھدے اور جہان فقط آحاد حاصل ہون آحاد کو
مثلث تحتانی مین لکھے اور مثلث فوقانی کو خالی چھوڑے اسی طرح آخر تک عمل تمام کرے
پھر سیدھی طرفکی سب سے تلے کی مثلث مین جو عدد ہو اُوسے زیر شکل پہلے خانہ کے تلے لکھے بعد
اس کے سب اون عدون کو جو درمیان دو خط مورّب کے ہین بموجب قاعدہ جمعکے جمع کرے
اور حاصل کو زیر شکل بائین طرف اوس پہلے عدد کے اس طرح پر رقم کرے کہ مقابل
ایک خانہ کے ایک ایک مرتبہ ہو یعنے حاصل جمع ہر بائین دو خط مورب کا اُسکے مقابل
لکھا جاوے مگر یہہ کہ مراتب حاصل کے خانونسے بڑھ جاوین تو وہ بائین طرف شکل کے
لکھے جاوینگے اور بعد فراغت اس قسم کے بائین خطین مورّبین سے جنکے مقابلہ مین
حاصل لکھہ نہین سکتے ایک نقطہ مربع کی بائین طرف والے خط پر لگانا چاہیے
کہ علامت ہو اس بات کی کہ اس سے فراغت حاصل ہوچکی ہے مثال
اصفار مضروب یا مضروب فیہ کے مقابلہ مین جتنے خانہ ہون سب خالی رکھے جاوین
اور بوقت لکھنے حاصل ضرب کے اگر سیدھی طرف کے تلے کا مثلث خالی ہو
تو پہلے خانہ کے تلے صفر لکھا جائے اور اسیطرح اگر سب مثلث فیما بین دو خط مورب کے
خالی ہون تو اس خانہ کے مقابلہ مین بھی صفر رکھا جائے مثال

جو صفر کہ مضروب یا مضروب فیہ کی ابتداء مین ہون اُنکے لئے شبکہ مین خانہ بنانیکی کچھ
ضرورت نہین بلکہ ما بعد اُن کے ہر مرتبہ کے لئے خانہ بناوے اور بعد اُتار لینے حاصل
ضرب کے شبکہ سے جتنے صفر طرفین مین ہون حاصل ضرب کی داہنی طرف رکھدے مثال
امتحان عمل ضرب کا اس طرح ہے کہ میزان مضروب کو مضروب فیہ مین ضرب
کرکے حاصل کی میزان لین جو باقی رہے اگر میزان حاصل ضرب سے برابر ہو تو عمل غالباً صحیح
ہے نہین تو خطا مثلاً مثال اخیر مین میزان مضروب کی ۵ ہے اور مضروب فیہ کی ۳ دونو
کی ضرب سے ۱۵ حاصل ہوئے اوسکی میزان ۶ ہے اور وہی میزان حاصل ضرب کی ہے

فصل چھٹی قسمت کے بیان مین قسمت اوسے کہتے ہین کہ ایک عدد کو
دوسرے عدد کے شمار پر برابر تقسیم کرین پہلے عدد کو مقسوم کہتے ہین اور دوسرے
عدد کو مقسوم عَلَیہ اور جو حاصل ہو اوسے خارج قسمت کہتے ہین مثلاً ۲۰ کو ۴ پر
تقسیم کرین یعنے اُسکے ۴ حصہ برابر نکالین تو ۵ حاصل ہوتے ہین ۲۰ مقسوم ہے اور ۴
مقسوم علیہ اور ۵ خارج قسمت طریقہ قسمت کا یہہ ہے کہ اگر مقسوم علیہ مفرد ہو تو مقسوم کو لکھہ
کے اُسکے تلے خط عرضی کھینچ کے اور مقسوم علیہ کو بائین طرف تھوڑی فصل سے بعد
کھینچے ایک خط قوسی کے لکھدے بعد اُسکے آخر مرتبہ مقسوم سے شروع کرکے دیکھے
کہ مقسوم علیہ اوسسے کئی بار کم ہو سکتا ہے جتنے بار کم ہو سکتا ہو اُسکے شمار نیچے خط عرضی کے
بمقابلہ اوس مرتبہ مقسوم کے لکھدے اور وہ مرتبہ مقسوم کا اگر مقسوم علیہ کے اوسقدر کم کرنے سے
بالکل فنا ہو جاے تو اوسپر ایک خط چھوٹا سا بصورت فتحہ کے واسطے علامت محو کی لکھہ کے
اوس سے سیدھی طرف والے مرتبہ سے اسی طرح عمل کرے اور اگر اوسمین سے کچھ بچ رہے تو
باقی کو اوس مرتبہ مقسوم کے اوپر لکھہ کے اوسکے ماقبل سے مرکب کرے اور نسبت اِسمرکب

کے اسباب کا لحاظ کرکے کہ مقسوم علیہ اس مین سے کی بار کم ہو سکتا ہے اسکا عدد

پہلے عدد سے داہنی طرف لکھے اور اسی طرح آخر تک عمل تمام کرے جو عدد کہ نیچے

خط عرضی کے حاصل ہوگا وہ خارج قسمت ہے مثال ۲ [illegible] ۴ ۱ ۳ ۱ ۵ ۱ ۴ اور

اگر آخر مین کچھ بچ رہے تو اسکو مقسوم علیہ سے نسبت کرے جو کسر حاصل ہو اسکو

اوّل مراتب خارج کے تلے لکھہ دے مثال ۱۸ ۹ ۱ ۶ ۲ ۹ ۱ — ۸ اور اگر مرتبہ اخیرہ کی صورت

مقسوم علیہ کی صورت سے کم ہو تو اوسکو ماقبل آخر سے مرکب کرکے ابتداء عمل ماقبل آخر

کرے مثال ۱۱ ۵ ۵ ۳ ۵ اور اگر بیچ مین یا ابتدا مین کوئی ایسا عدد آپڑے

کہ مقسوم علیہ سے کم ہو تو اوس عدد کے تلے صفر لکھین اور بیچ والے عدد کو ماقبل

مرکب کرکے مقسوم علیہ کو نسبت اس مرکب کی لحاظ کرین کہ کی بار اس مین سے کم

ہو سکتا ہے جب بار کم ہو سکتا ہو اوسکے شمار ماقبل صفر کے لکھین اور ابتداء والے

عدد کو بجانب مقسوم علیہ کی نسبت کرین مثال ۲ ۳ ۱ ۲ ۳ ۱۳ اور اگر ابتدا

مقسوم مین یا وسط مین صفر ہون اور مابعد سے مرکب نہون تو اونھین بعینہ سطر

خارج قسمت مین نقل کرین مثال ۲ ۰ ۲ ۴ ۲ ۴ اور اگر مقسوم علیہ کے ساتھہ

مین ایک صفر یا زیادہ ہون تو بقدر صفرون کی ابتداء مقسوم مین سے مراتب کو چھوڑ دین

پھر اگر وہ مراتب مقسوم مین بھی صفر ہون اور مابعد سے مرکب نہون تو عمل تمام ہو گیا

مثال ۱ ۲ ۹ ۶ ۳ ۲ ۳۰ اور اگر وہ صفر مابعد سے مرکب ہون یا وہ مراتب

عدد ہون تو اونکو مقسوم علیہ کی جانب نسبت کرکے حاصل نسبت کی صورت اوّل مراتب

خارج کے تلے لکھے مثال ۱ ۴ ۲ ۳۰ مثال دوسری ۵ ۴ ۱ ۳۰

اور اگر مقسوم علیہ مرکب ہو تو طریقہ قسمت کا یہہ ہے کہ عدد مقسوم کو لکھکر اوسکے

تلے دو خط عرضی کھینچے اور دونوین اسقدر فاصلہ رکھے جسمین گنجایش ایک سطر لکھنے
کی ہو اور تلے دونو کے مقسوم علیہ کو اس طرح پر لکھے کہ آخر مرتبہ اوسکا آخر مرتبہ
مقسوم سے مقابل ہو اور جو وہ عدد کہ بمقابل مراتب مقسوم علیہ کے ہی مقسوم علیہ سے
کم ہو تب مقسوم کو اس طرح پر لکھے کہ آخر مقسوم علیہ کا ماقبل آخر مقسوم کے مقابل ہو
اور ایسا بڑا عدد تلاش کرے کہ جب اسکو ہر ایک مرتبہ مین مراتب مقسوم علیہ سے
ضرب کرے تو کل حاصل ضرب کی اون اعداد سے جو مقابل اونکے مقسوم مین ہین
ہو سکے جب ایسا عدد حاصل ہو اوسکو بمقابلہ اول مراتب مقسوم علیہ کے درمیان
اون دونو خطون کے لکھدے اور اوسکو ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کرکے حاصل ضرب
کو مراتب مقابلہ مقسوم مین سے کم کرے پس اگر وہ مراتب مقسوم بالکل فنا ہو جاوین
اونپر خط محو یعنے وہی چھوٹا خط بصورت زبر کی کھینچ دے اور اگر کچھہ باقی رہے تو باقی
کو اوپر مراتب مقسوم کے لکھدے اور مقسوم علیہ کو ایک مرتبہ کر داہنی طرف ہٹا کر
لکھے اور جس مرتبہ مقسوم علیہ کے تلے کوئی عدد نہو اوسکے تلے خط محو بصورت زبر کی
کھینچدے اور پھر ایسا بڑا عدد تلاش کرے جسکی حاصل ضرب کا مراتب مقسوم علیہ
مین نقصان مراتب مقسوم سے جواب اونکی مقابل ہین ہوگئے ہین اور ما بعد اونکے
سے ممکن ہو پھر اوس عدد کو درمیان دونو سطرون کے مقابل ہر مرتبہ اول مقسوم علیہ
کے لکھے اور اسکو حسب دستور ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کرکے مراتب مقسوم سے
جو اون کے مقابل ہین کم کرے اور پھر ایک مرتبہ کر مقسوم علیہ کو سیدھی طرف ہٹا دے
اور ویسا ہی عدد تلاش کرے اور اسیطرح عمل تمام کرے مثال [illegible]
دوسری [illegible] اور باقی احکام مثل قسمت علی المفرد کے ہین [illegible]

یعنے اگر آخر مین کچھ بچ رہے تو اوسکو بجانب مقسوم علیہ کے نسبت کرکے صورت حاصل نسبت کو خارج قسمت پر بڑھا لین مثال [illegible] اور اگر بیچ مین یا ابتدای عمل کے ایسی صورت واقع ہو کہ مقابلہ مراتب مقسوم علیہ کے [illegible] جو مراتب مقسوم ہون مقسوم علیہ سے کم ہون تو مقابل اول مراتب مقسوم علیہ کے بین الخطین صفر لکھدین اور بیچ والی صورت مین مقسوم علیہ کو داہنی طرف بیک مرتبہ نقل کرکے حسب دستور عمل کرین مثال [illegible] اور بقدر اصفار ابتدای مقسوم علیہ کے مراتب مقسوم اول سے چھوڑ دئے جاوین اور وقت عمل مقسوم علیہ مین اون صفرون کو نہ لکھین بلکہ علحدہ ایک صورت مقسوم کی بعد خط قوسی کے لکھہ رکھے کہ یاد رہے مثال [illegible] ۱۲۰ امثال دوسری [illegible] ۱۲۰ اگر ابتدای مقسوم مین صفر ہون اور بوقت عمل کے عدد مابعد اون کے بالکل فنا ہو جاوین تو اون صفرون کو بعینہ خارج قسمت مین نقل کرین مثال [illegible] اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بوقت عمل کے مقسوم مین سے کوئی عدد فنا ہو جائے اور مابعد اوسکا باقی رہے تو اس عدد پر صفر لکھہ دین اور عمل باعتبار اس صفر کے کرین مثال [illegible]

طریقہ امتحان قسمت کا یہہ ہے کہ میزان خارج قسمت کو میزان مقسوم علیہ مین ضرب کرین حاصل ضرب کی میزان اگر میزان مقسوم سے مطابق ہو تو عمل غالبا صحیح ہے نہین تو خطا مثلاً مثال آخر مین میزان خارج قسمت کے تین ہین اور میزان مقسوم علیہ کے بھی تین ہین تین کو تین مین ضرب کیا تو نو ہوئے وہی مقسوم کی میزان ہے یا مثلاً نمبر سے اوپر والی مثال مین میزان خارج کے

چھے ہین اوسکو میزان مقسوم علیہ یعنے ۱۱ مین ضرب کیا حاصل یعنے ۲۴ کی میزان ۶ ہین اور وہی مقسوم کی میزان ہے اور اگر مقسوم مین کچھ باقی رہ گیا ہو تو بعد ضرب کرنے میزان خارج قسمت کی میزان مقسوم علیہ مین حاصل ضرب پر میزان اوس باقی کی بڑھا لین اور مجموع کی میزان کو میزان مقسوم سے مطابق کرین مثلاً مرکب کی مثال سوم مین مقسوم مین سے ۱۸ بچ رہے ہین اوسکی میزان یعنے ۲ کو ۱۰ پر کہ حاصل ضرب میزان خارج اور میزان مقسوم علیہ ہے بڑھایا ۲۰ ہوئے اوسکی میزان ۲ ہے اور وہی میزان مقسوم کی ہے

باب دوسرا حساب کسور کے بیان مین

اس باب مین ایک مقدمہ ہے اور پانچ فصلین مقدمہ مشتمل ہے اور چند فائدون کے **ف** کسر یا مفرد ہوتی ہے جیسے ایک ثلث یا ایک ربع یا مکرر ہوتی ہے جیسے دو ثلث اور تین ربع اور یا مضاف ہوتی ہے جیسے نصف السدس اور گیارھوان حصہ تیرھوین حصے کا اور یا معطوف ہوتی ہے جیسے نصف و ثلث **ف** مخرج کسر کا اس عدد کو کہتے ہین کہ اس سے یہہ کسر صحیح نکلے اور اس سے کم سے نہ نکل سکے جیسے نصف کا مخرج ۲ ہے اور ثلث کا مخرج ۳ اور ربع کا ۴ اور گیارھوین حصے کا مخرج ۱۱ اور جو عدد مخرج کسر مفرد کا ہوتا ہے وہی مخرج کسر مکرر کا ہوتا ہے مثلاً تین مخرج ثلث کا ہے ثلثان کا بھی ہے اور چار مخرج ایک ربع کا ہے تین ربع کا بھی ہے اور مخرج کسر مضاف کا وہ عدد ہے کہ ضرب مخرج مضاف سے مخرج مضاف الیہ مین حاصل ہو مثلاً نصف سدس کا مخرج ۱۲ ہے اسواسطے کہ نصف کا مخرج ۲ ہے اور سدس کا مخرج ۶ دو کو ۶ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے یا مثلاً ربع و خمس کا مخرج ۲۰ ہے اسواسطے کہ ربع کا مخرج ۴ ہے اور خمس کا مخرج ۵ چار کو ۵ مین ضرب کیا ۲۰ ہوئے اور کسر معطوف کی مخرج نکالنے کا یہہ طریقہ ہے کہ درمیان دونو کے مخرجون کی اگر نسبت تباین کی ہو

یعنے ایک دوسریکو فنا کر دیتا ہے جیسے نصف و ربع مخرج نصف کا یعنے دو مخرج
ربع یعنے چار کو فنا کر دیتا ہے تو ایسی صورت مین بڑا عدد دونو کا مخرج ہے پس مخرج
نصف و ربع کا ۴ ہے اور مخرج نصف و سدس کا ۶ اور اگر دونو کی مخرج مین توافق ہو
یعنے ایک دوسرے کو فنا نہ کرے اور کوئی اور عدد سوا واحد کے ان دونون کو فنا
کرے جیسے ربع اور سدس مخرج ربع یعنے چار مخرج سدس یعنے ۶ کو فنا نہین کرتا اور
ان دونونکو دو فنا کرتا ہے یا سدس و تسع کہ ۶ و ۹ کو فنا نہین کرتا اور ان دونونکو
تین فنا کرتا ہے تو ایسی صورتین ایک مخرج کی وفق کو دوسری مخرج مین ضرب کرین
حاصل ضرب دونو کسرونکا مخرج ہوگا اور وفق اوس کسر کو کہتے مین جسکا مخرج عدد
فنا کنندہ ہو مثلاً ۴ اور ۶ کا فنا کنندہ ۲ ہے کہ مخرج نصف ہے پس چار کا وفق نصف
چار کا ہے یعنے ۲ اور ۶ کا وفق نصف ۶ کا ہے یعنے ۳ پس یا ۲ کو چھ مین ضرب کرین
یا ۳ کو ۴ مین ۱۲ حاصل ہونگے وہی نصف اور سدس کا مخرج ہے اور واسطے نکالنے
مخرج سدس و تسع کی یا ۲ کو ۹ مین ضرب کرین یا ۳ کو ۶ مین ۱۸ حاصل ہون گے وہی
مخرج سدس و تسع کا ہے اور اگر دونو کی مخرجون مین تباین ہو یعنے نہ ایک دوسریکو
فنا کر سکے اور نہ سوا واحد کے اور کوئی عدد دونو کو فنا کر سکے تو کل ایک کو دوسرے مین
ضرب کرین پس واسطے نکالنے مخرج مشترک ربع اور سبع کی ۴ کو ۷ مین ضرب کیا
۲۸ ہوئے وہ مخرج دونون کا ہے ف اگر کسر معطوفہ دو سے زیادہ ہون تو ان
سب کو لکھکے نسبت مخرج اول کسر کیطرف مخرج کسر دوم کی لحاظ کرکے حسب قاعدہ
سابق الذکر کے عمل کرے اور حاصل کی نسبت ساتھ مخرج کسر ثالث کے دیکھے
اور جیسی نسبت ہو مطابق اوسکے عمل کرکے نسبت درمیان اوس حاصل کے اور مخرج

کسر ربع کی لحاظ کرے اور اسی طرح پر آخر تک عمل تمام کرے واسطے توضیح و تفہیم
کے طریقہ استخراج مخرج مشترک کسور تسعہ مشہورہ کا بیان کیا جاتا ہے کسور مذکورہ
یہہ ہین نصف ثلث ربع خمس سدس سبع ثمن تسع عشر مخرج نصف کا دو ہے
اور ثلث کا تین ان دونون مین تباین ہے لہذا دو کو تین مین ضرب کیا ۶ ہوئے
وہ ساتھہ مخرج ربع یعنے ۴ کی نسبت توافق بالنصف رکھتا ہے لہذا اوسکے نصف کو
۴ مین ضرب کیا ۱۲ ہوئے ۱۲ ساتھہ مخرج خمس یعنے ۵ کے تباین رکھتا ہے لہذا ۱۲ کو
۵ مین ضرب کیا ۶۰ ہوئے ۶۰ اور مخرج سدس یعنے ۶ مین تداخل ہے پس ۶۰ پر اکتفا
کرکے نسبت اوسکی ساتھہ مخرج سبع یعنے ۷ کے لحاظ کی تباین پایا پس ۶۰ کو ۷ مین
ضرب کیا ۴۲۰ ہوئے اوس مین اور مخرج ثمن یعنے ۸ مین توافق بالربع ہے
پس اوسکو آٹھہ کے ربع یعنے ۲ مین ضرب کیا ۸۴۰ ہوئے اوسمین اور ۹ مین جو مخرج
تسع کا ہے توافق بالثلث ہے لہذا اسکو ۹ کی ثلث یعنے ۳ مین ضرب کیا ۲۵۲۰
ہوئے اور اوسے ساتھہ مخرج عشر یعنے ۱۰ کی نسبت تداخل ہے لہذا اوسی پر
اکتفا کیا پس مخرج کسور تسعہ ۲۵۲۰ ہے ف کسور تسعہ مذکورہ کو منطق کہتے
ہین اور ان کے سوا سب کسرون کو اصم ف طریقہ لکھنے کسر کا یہہ
ہے کہ صورت مخرج کی لکھکے اوسکے اوپر عدد کسر لکھدیتے ہین پھر اگر اوسکے ساتھہ
کوئی صحیح نہو تو اوپر عدد کسر کے صفر رکھہ دیتے ہین پس ایک نصف کی یہہ صورت
ہے ۱/۲ اور دو ثلث کی یہہ صورت ہے ۲/۳ اور چار تیرھوین حصہ کی یہہ صورت ہے
۴/۱۳ اور اگر ساتھہ کسر کے صحیح ہو تو اول مرتب صحیح کے تلے صورت کسر لکھدیتے
ہین مثلاً سوا بارہ یون لکھینگے ۱۲ ۱/۴ اور پندرہ اور تین سبع یون لکھینگے ۱۵ ۳/۷ علی

ہذا القیاس اور کسر مضاف جو اصم ہی اوسمین درمیان مخرج مضاف و مضاف الیہ کی لفظ من لکھ دیتے ہین پس ایک گیارھوان حصہ تیرھوین حصہ کا یون لکھینگے ۱/۱۱ من ۱۳ **ف** تجنیس اُسے کہتے ہین کہ عدد صحیح کو از جنس کسر کرلین اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ عدد صحیح کو اوس کسر کی مخرج مین جس کی جنس سے کرنا منظور ہی ضرب کرین حاصل ضرب کو مجنّس کہتے ہین اور اگر اُس صحیح کے ساتھہ کسر ہو تو عدد اُس کسر کا اس حاصل ضرب پر بڑھا لین مثلاً ۳ کو از جنس ربع کرنا منظور ہو تو ۳ کو مخرج ربع یعنے ۴ مین ضرب کرین حاصل یعنے ۱۲ مجنّس ہوگا اور اگر ۳ کی تجنیس منظور ہو تو ۴ کو مخرج خمس مین ضرب کرکے ایک اوسپر بڑھا لین حاصل یعنے ۲۱ مجنّس ہوگا **ف** رفع اُسے کہتے ہین کہ کسور کو صحیح بنا لین جب تک شمار کسر مخرج سے کم رہے اوسکا عدد صحیح نہین بن سکتا جیسے ۲/۳ یا ۳/۴ اور جب شمار کسر مخرج کے برابر ہو تو واحد ہوجاتا ہی پس ۴ ربع اور ۵ خمس ایک مین اور جب شمار کسر کی مخرج سے بڑھ جاوے تب مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت عدد صحیح ہوگا تنہا یا ساتھہ کسر کے اُسی مخرج سے مثلاً ۸ ربع دو ہین اسواسطے کہ ۸ کی قسمت سے مخرج ربع یعنے ۴ پر دو حاصل ہوتے ہین اور ۹ ربع دو اور ایک ربع ہین اسواسطے کہ ۹ کی قسمت سے ۴ پر یہی حاصل ہوتا ہی یا ۷ خمس کے ۲/۵ ۱ ہوتے ہین یا ۲۵ ثمن کے ۱/۸ ۳ ہوتے ہین

فصل اوّل جمع کسور کے بیان مین

طریقہ جمع کسور کا یہہ ہی کہ مخرج مشترک سے سب کسرونکا لیکے لحاظ کرین کہ عدد مجموع مخرج کے برابر ہی یا اس سے کم یا زیادہ اگر برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال نصف اور ثلث اور سدس مخرج مشترک انکا ۶ ہی اوسکا نصف ۳ ہی اور

ثلث ۲ ہی اور سدس ایک مجموع ان سب کا ۶ ہوتا ہی کہ مخرج سے برابر ہی پس
حاصل واحد ہی یا ۳ ربع اور ایک سدس اور ایک نصف سدس مخرج مشترک انکا ۱۲ ہی
اور اُسکے ۳ ربع کے ۹ ہوتے ہین اور سدس کے ۲ و اور نصف سدس کا ایک مجموع ۱۲ ہی
پس حاصل واحد ہی اور اگر زیادہ ہو تو اوس عدد مجموع کو مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل جمع
ہوگا مثال نصف اور ثلث اور ربع مخرج مشترک ۱۲ ہی نصف اوسکا ۶ اور ثلث ۳ اور ربع
۴ سب ۱۳ ہوئے اسکو ۱۲ پر قسمت کیا خارج یعنے ایک اور نصف سدس حاصل جمع ہی اور اگر
کم ہو تو مجموع کو مخرج سے نسبت کرین مثال سدس اور ثلث نصف ہے اسواسطے کہ مخرج
مشترک ۶ ہی ۲ اوسکا ثلث ہی اور ایک سدس سب ۳ ہوئے ۳ نسبت ۶ کی نصف
ہی تتمہ تضعیف کسور کا قاعدہ بھی مثل قاعدہ جمع کی ہی یعنے کسر کو مخرج سے
لیکے دوچند کرلین پھر اگر مخرج کے برابر حاصل ہو تو حاصل تضعیف واحد ہوگا مثلاً ایک
نصف کو دوچند کرین مخرج نصف ۲ ہی اوس سے نصف لیا ایک کو دوچند کیا ۲ ہوئے
مخرج کے برابر پس دونا نصف کا ایک ہی اور اگر کم حاصل ہو مخرج کیطرف نسبت کرین مثلاً
ایک ربع کو دونا کرین نصف ہوتا ہی اوسواسطے کہ مخرج ربع کا ۴ ہی اُسکی ربع یعنے
ایک کو دونا کیا ۲ ہوئے ۲ نسبت ۴ کی نصف ہی اور اگر زیادہ حاصل ہو تو اوسکو مخرج پر
قسمت کرین خارج قسمت حاصل تضعیف ہوگا مثلاً ۳ ربع کی تضعیف سے ایک اور نصف حاصل
ہوتا ہی اسواسطے کہ مخرج ۴ ہی اُسکے تین ربع یعنے ۳ کو لیکے دونا کیا ۶ ہوئے کہ ۴ سے زیادہ
ہین پس ۶ کو ۴ پر قسمت کیا ۱½ خارج ہوا وہی حاصل تضعیف ہی فصل دوسری تفریق
کسور کے بیان مین طریقہ تفریق کسور کا یہہ ہی کہ عدد مخرج مشترک سے دونو
کسرون کو لیکے کم کو زیادہ سے کم کرے اور باقی کو مخرج کیطرف نسبت کرے

مثلاً دو ثلث کو تین ربع مین سے کم کرین حاصل ایک نصف سدس ہوگا واسطے کہ
مخرج مشترک ۱۲ ہی اور ثلث اسکی کو جب اُسکے ۳ ربع یعنے ۹ مین سے کم کیا ایک باقی رہا اور
وہ نسبت ۱۲ کی نصف السدس ہی مثال دوسری نصف کو ۴ خمس سے کم کیا تین عشر
باقی رہے اسواسطے کہ مخرج مشترک ۱۰ ہی اوسکی نصف یعنے ۵ کو جب اوسکے ۴ خمس یعنے
۸ سے کم کیا ۳ باقی رہے اور وہ نسبت ۱۰ کی ۳ عشر مین تمت تضعیف کسور کا طریقہ
یہہ ہی کہ عدد کسر اگر زوج ہو اوسکا نصف لے لین پس چار خمس کی تضعیف سے ۲ خمس حاصل
ہوتے مین اگر فرد ہو تو اوسکو بجانب ضعف مخرج کی نسبت کرین پس تین ربع کا
نصف ۳ ثمن ہی اسواسطے کہ جب مخرج ربع یعنے ۴ سے ۳ ربع لئے ۳ ہوا اور ۳ کو ۸ سے نسبت
کی کہ ضعف ۴ کا ہی ۳ ثمن ہی **فصل تیسری ضرب کسور کے بیان مین** ضرب
کسور کی پانچ قسمین ہین ضرب کسر کے صحیح مین اور ضرب مختلط یعنے کسر با صحیح
کی صحیح مین اور ضرب کسر کی کسر مین اور ضرب مختلط کی کسر مین اور ضرب مختلط کی
مختلط مین اول کا طریقہ یہہ ہی کہ عدد کسر کو صحیح مین ضرب کرین اور حاصل کو مخرج
پر قسمت کرین اگر مخرج سے زیادہ ہو مثال ۳/۴ ۱۲ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے وہ
مخرج ربع یعنے ۴ سے زیادہ ہی لہذا ۱۲ کو ۴ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنے ۳ حاصل ضرب
ہی تین ربع کا ۱۲ مین اور اگر مخرج سے کم حاصل ہو تو حاصل کو مخرج کیطرف نسبت کر
لین مثال ایک نصف سدس ۳ مین ایک کو ۳ مین ضرب کیا ۳ رہے بجانب مخرج
نصف سدس کی کہ ۱۲ ہی نسبت کیا ۳ ۱۲ کی ربع ہین پس ربع حاصل ضرب ہی اور اگر
حاصل ضرب عدد کسر صحیح مین مخرج سے برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال ایک ربع ۴ مین
ضرب کیا ۴ رہے وہی مخرج ربع کا ہی پس حاصل ایک ہی قسم دوم یعنے مختلط کی

الصحیح کا طریقہ یہہ ہے کہ مختلط کو مجنس کر کے صحیح مین ضرب کرین اور حاصل کو کہ ہمیشہ اِس قسم مین مخرج سے زیادہ ہوتا ہے مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل ضرب ہوگا مثال دو اور تین خمس ۲ مین دو اور تین خمس کا مجنس ۱۳ ہے اُسکو ۴ مین ضرب کیا ۵۲ ہوئے ۵۲ کو ۵ پر قسمت کیا ۱۰ اور ۲ خمس نکلے وہی حاصل ضرب ہے قسم تیسری یعنے کسر فی الکسر کا طریقہ یہہ ہے کہ صورت کسر اول کو صورت کسر دوم مین ضرب کرین جو حاصل ہوا وسے حاصل اول کہتے ہین پھر ایک کسر کی مخرج کو دوسری کسر کی مخرج مین ضرب کرین حاصل کو حاصل ثانی کہتے ہین پھر حاصل اول کو بجانب حاصل ثانی کے نسبت کرین اسواسطے کہ اس صورت مین اول ثانی سے ہمیشہ کم ہوتا ہے مثال تین ربع پانچ سُبع مین ایک نصف اور ربع اُلسُبع ہوتے ہین اسواسطے کہ جب تین کو ۵ مین ضرب کیا ۱۵ ہوئے یہہ حاصل اول ہے اور ۴ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۸ ہوئے یہہ حاصل ثانی ہے اور ۱۵ نسبت ۲۸ کی ایک نصف اور ربع اُلسُبع ہے قسم چوتھی یعنے مختلط فی الکسر کا طریقہ یہہ ہے کہ مختلط کو مجنّس کر کے صورت کسر مین ضرب کرین اور دونون کسرون کے مخرج کو باہم ضرب کرین پھر حاصل اول کو حاصل دوم پر قسمت کرین اگر اول دوم سے زیادہ ہو یا دونو برابر ہون مثال زیادہ کی ۲ اور ایک ربع ۵ سدس مین ایک اور سات ثمن ہوتے ہین اسواسطے کہ مجنس ۲ اور ایک ربع کا ۹ ہے اسکو ۵ مین ضرب کیا ۴۵ ہوئے اور وہ ۴۵ ۲۴ سے کہ حاصل ضرب مخرج ربع اور سدس کا ہے زیادہ ہے لہذا ۴۵ کو ۲۴ پر قسمت کیا خارج قسمت ایک اور ۷ ثمن ہین وہی حاصل ضرب ہے مثال مساوات کی ۴ ۲/۳ مین مجنس اول کا ۵ ہے اوسکو صورت کسر دوم مین ضرب کیا ۲۰ ہوئے اور حاصل ثانی یعنے حاصل ضرب مخرج کسر اول یعنے ۴ کا مخرج کسر دوم یعنے ۵ مین بھی ۲۰ ہے

۲۰ کو ۲۰ پر قسمت کیا واحد حاصل ہوا اور اگر حاصل اول حاصل دوم سے کم ہو تو حاصل
اول کو بجانب دوم کے نسبت کرین مثال ضرب ۳/۴ کی ۴/۵ مین مجنس اول یعنے ۱۲ کو
صورت کسر یعنے ایک مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئے اور وہ بہ نسبت حاصل ثانی یعنے
حاصل ضرب مخرج خمس کی مخرج ربع مین کہ ۲۰ ہوتا ہے کم ہے لہذا ۱۲ کو ۲۰ کی طرف
نسبت کیا ۱۲ اوسکا ۳ خمس اور ایک نصف عشر ہے وہی حاصل ضرب ہے قسم پانچوین یعنے
مختلط فی المختلط کا طریقہ یہہ ہے کہ دونو کے مجنسون کو باہم ضرب کرکے حاصل کو اوپر
حاصل ضرب مخرجین کی کہ ہمیشہ اس قسم مین حاصل اول سے کم ہوتا ہے قسمت کرے خارج قسمت
حاصل ضرب ہوگا مثال ۲ ۱/۲ سے ۳ ۱/۳ مین ۸ ۱/۳ ہوتا ہے اسواسطے کہ مجنس اول کا ۵ ہے اور مجنس
دوم کا ۱۰ دونو کی ضرب سے ۵۰ حاصل ہوئے اور حاصل ضرب مخرجین یعنے ۲ کا ۳
مین ۶ ہے ۵۰ کو ۶ پر قسمت کیا ۸ ۱/۳ حاصل ہوئے وہی حاصل ضرب ہے ف ضرب
کسور مین احتمال آٹھہ نکلتے ہین کسر فی الصحیح فی المختلط کسر فی الکسر صحیح
فی الکسر صحیح فی المختلط مختلط فی الکسر مختلط فی الصحیح مختلط فی المختلط ان
آٹھہ احتمالون مین سے دو اس لئے معتبر ہوئے کہ ضرب کا حکم جانبین سے ایک ہی
سا ہے پس صحیح فی الکسر اور کسر فی الصحیح ایک ہے اور مختلط فی الکسر اور کسر فی
المختلط ایک ہے اور مختلط فی الصحیح اور صحیح فی المختلط ایک ہے پس تین قسمین
جاتی رہین پانچ باقی رہین ف کسر مین ضرب کرنے سے عدد بڑھتا نہین بلکہ کم
ہو جاتا ہے اس واسطے کہ ضرب اسے کہتے ہین کہ ایک عدد کو بمقدار دوسرے عدد
لیا جاوے اور جب عدد بمقدار کسر کے لیا جائیگا کسر حاصل ہوگی عدد بڑھیگا نہین
مثلاً ۱/۳ کو ۶ مین ضرب کرین پس ۶ کو بقدر ایک ثلث کے لیوین ۲ حاصل ہونگے

اور یون بھی کہہ سکتے ہین کہ ایک ثلث کو بشمار ۶ کے لیا تو ۶ ثلث حاصل ہوئے
اور تین ثلث کا ایک ہوتا ہی ۶ ثلث کے ۲ ہوئے پھر کیف عدد مضروب فیہ سے
کم حاصل ہوا **فصل چوتھی قسمت کسور کے بیان مین** قسمت کسور کی آٹھ قسمین ہین
کسر بر صحیح[۱] کسر بر مختلط[۲] کسر بر کسر[۳] مختلط بر صحیح[۴] مختلط بر مختلط[۵] مختلط بر کسر[۶] صحیح بر مختلط[۷]
صحیح بر کسر[۸] طریقہ قسمت کا یہہ ہی کہ مقسوم اور مقسوم علیہ کو مخرج مشترک مین ضرب کرین اگر
دو جانب کسر ہو اور مخرج موجود مین ضرب کرین اگر ایک جانب کسر ہو پھر حاصل مقسوم کو
اور حاصل مقسوم علیہ کے قسمت کرین اگر اول دوسرے سے کم نہو اور اگر کم ہو تو نسبت کرین
مثال صنف اول یعنے کسر بر صحیح کے ۳/۴ ۵ پر ۳/۴ کو جو مقسوم ہی ۴ مخرج یعنے ۴ مین
ضرب کیا ۳ ہوئے اور ۵ کو جو مقسوم علیہ ہی ۴ مین ضرب کیا ۲۰ ہوئے ۳ کو ۲۰
سے نسبت ۳ خمس الربع کی ہی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین حاصل ضرب
مقسوم حاصل ضرب مقسوم علیہ سے ہمیشہ کم ہوتا ہی **مثال صنف دوم** یعنی کسر
بر مختلط کی ۱/۴ پر ۱/۳ ۳ مخرج مشترک ۱۲ ہی اور حاصل ضرب مقسوم مخرج مشترک مین ۳ ہی اور
حاصل ضرب مقسوم علیہ ۴۰ اول کو ثانی سے نسبت نِصفُ العُشر و رُبعُ العُشر کی ہی
وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین بھی حاصل اول حاصل دوم سے ہمیشہ
کم ہوتا ہی **مثال صنف تیسری** یعنے کسر بر کسر کے چار خمس دو ثلث پر مخرج مشترک
۱۵ ہی اور حاصل مقسوم ۱۲ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۰ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور
ایک خمس حاصل ہوا وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین حاصل مقسوم حاصل
مقسوم علیہ سے کبھی زیادہ ہوتا ہی جیسا کہ گذرا اور کبھی برابر ہوتا ہی جبکہ مقسوم اور مقسوم
علیہ ایک ہون جیسے ۳/۴ کو ۳/۴ پر قسمت کرین سوا ایسی صورت مین کچھ ضرب کی مخرج مین

حاجت نہین بلکہ خارج قسمت ایسی حالت مین ہمیشہ ایک ہوتا ہے اور کبھی اگر مقسوم
اور مقسوم علیہ کا مخرج ایک ہو اگرچہ دونو کسرین کم و زیادہ ہون ضرورت ضرب کی نہین
بلکہ ایک کے عدد کو دوسرے کے عدد پر قسمت کردین مثال دو سدس ایک سدس پر خارج قسمت
۲ ہے اور کبھی حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سے کم ہوتا ہے مثال ثلث الخمس ثمن پر
مخرج مشترک ۱۲۰ ہے اور حاصل مقسوم ۸ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۵ اول کو دوسرے سے نسبت
ثلث و خمس کی ہے وہی خارج قسمت ہے مثال صنف چوتھی یعنے مختلط بر صحیح کے پانچ
اور ایک ربع ۳ پر مخرج موجود ۴ ہے اور حاصل مقسوم ۲۱ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۲ اول کو
ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع حاصل ہوئے وہی خارج قسمت ہے ف اس قسم مین کبھی
حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سے زیادہ ہوتا ہے جسکی مثال گذری اور کبھی کم ہوتا ہے جس
اول کو طرف ثانی کے نسبت کرتے ہین مثال تین اور ایک ثلث ۶ پر حاصل مقسوم ۱۰ ہے اور حاصل
مقسوم علیہ ۱۸ اول نسبت دوسیری کی پانچ تسع ہے وہی خارج قسمت ہے اور مساوات حاصلین کی
اس قسم مین نہین ہوتی مثال صنف پانچوین یعنے مختلط بر مختلط کے ۴ ۱/۳ ۲ ۳/۲ پر
مخرج مشترک ۶ ہے اور حاصل مقسوم ۲۶ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۱ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور
دو ثلث ایک ثلث الخمس خارج ہوئی وہی خارج قسمت ہے ف اس قسم مین کبھی حاصل
مقسوم اور حاصل مقسوم علیہ برابر ہوتا ہے مثلاً تین و نصف کو تین و نصف پر قسمت
کرین اور اس صورتمین خارج قسمت واحد ہوگا اور کبھی زیادہ ہوتا ہے جسکی مثال اوپر گذری
اور کبھی کم ہوتا ہے جیسی کہ تین اور ربع چھ و نصف پر مخرج مشترک ۴ ہے اور حاصل مقسوم ۱۳
اور حاصل مقسوم علیہ ۲۶ اول نسبت ثانی کی نصف ہے پس نصف خارج قسمت ہے مثال
صنف چھٹی یعنے مختلط بر کسر کے ۲ ۳/۴ ۳/۴ پر مخرج مشترک ۱۲ ہے اور حاصل مقسوم ۸

۱۸۰ اور حاصل مقسوم علیہ ۹ اول کو ثانی پر قسمت کیا آٹھ اور آٹھ تسع خارج ہوئے وہی
خارج قسمت ہی ف اس صنف مین حاصل مقسوم ہمیشہ حاصل مقسوم علیہ سے زیادہ
رہتا ہی مثال صنف ساتوین یعنے صحیح بر مختلط کے ۳ ۴ پر مخرج موجود ہی
حاصل مقسوم بارہ ہی اور حاصل مقسوم علیہ ۱۲ اول کو ثانی سے نسبت چار سبع کی ہی
وہی خارج قسمت ہی ف اس قسم مین مساوات حاصلین ممکن نہین مگر حاصل مقسوم
کبھی کم ہوتا ہی جسکی مثال گذری اور کبھی زیادہ مثال ۷ پر حاصل مقسوم ۳۵ ہین اور
حاصل مقسوم علیہ ۲۳ اول ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع ثمن نکلے وہی خارج قسمت
ہی مثال صنف آٹھوین یعنے صحیح بر کسر کے ۵ پر حاصل مقسوم ہی اور
حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ ۳ اول کو ثانی پر قسمت کیا نکلے وہی خارج قسمت ہی
ف اس قسم مین ہمیشہ حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سے زیادہ ہوتا ہی

فصل پانچوین بیان مین تحویل کسر کے ایک نوع سے طرف دوسری

نوع کی تحویل کسر اسے کہتے ہین کہ ایک قسم کسر مین دوسری قسم کی کسر دریافت
کرین مثلا یہہ کہ ۴ ثمن مین کے سدس ہوتے ہین طریقہ تحویل کا یہہ ہی کہ عدد کسر کو جسکا
بدل منظور ہی اوس کسر کی مخرج مین ضرب کرین جسکے ساتھہ بدلنا منظور ہو اور حاصل کو
مخرج اوس کسر پر جسکا بدلنا منظور ہی قسمت کرین مثال پانچ سبع کے کی ثمن ہوتے ہین
۵ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۰ ہوئے ۴۰ کو ۷ پر قسمت کیا پانچ اور پانچ سبع خارج ہوئے پس
۵ ثمن اور ۵ سبع الثمن ۵ سبع کے ہوتے ہین مثال دوسری ۳ ربع کی کی ثلث ہوتے ہین ۳ کو ۳
مین ضرب کیا ۹ ہوئے ۹ کو ۴ پر قسمت کیا دو اور ایک ربع خارج ہوئی پس دو ثلث اور
ایک ربع الثلث تین ربع کے ہوتے ہین خاتمہ اس خاتمہ مین چند قواعد ضرب

اور قسمت کے ذکر کیے جاتے ہین کہ بہت مفید ہین اور بوسیلہ اونکے تحصیل حاصل ضرب اور
خارج قسمت کی نسبت قواعد مقررہ کی سہل ہے اور اس خاتمہ مین دو فصلین ہین فصل
اول قواعد ضرب مین قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۰ مین منظور ہو داہنی طرف اسکی ایک
صفر رکھین بعد رکھنے اس صفر کے وہ عدد جو ہو جاوے وہی حاصل ضرب ہے
مثال ۳ کو ۱۰ مین ضرب کیا ۳ لکھکے اسکی داہنی طرف صفر رکھا ۳۰ ہو گئے مثال دوسری ۲۱
۶۷ کو ۱۰ مین ضرب کیا داہنی طرف اسکے صفر رکھا ۶۷۲۱۰ ہوئے اور جس عدد کی ضرب ۱۰۰ مین
منظور ہووے اوسے لکھکے اوسکی داہنی طرف دو صفر رکھین اور جسکی ضرب ہزار مین منظور ہو اوسکی داہنی
طرف تین صفرین لکھین و علی ہذا القیاس جسکی ضرب صورت الف مین ہو اوسمین اور کچھ
عمل کی احتیاج نہین فقط اسکی داہنی طرف اسقدر صفر جو الف کی داہنی ہون لکھدین
قاعدہ جس عدد کی ضرب ۵ مین منظور ہو اوسکی تنصیف کرکے اگر نصف صحیح نکلے تو اوسکی
داہنی طرف ایک صفر رکھدین مثال $\frac{۲۴۶}{۱۲۳}$ ۱۲۳۰ اور اگر نصف صحیح نہ نکلے یعنے کوئی نصف
ساتھ اسکے اول مین ہو تو عوض نصف کے ۵ داہنی طرف حاصل تنصیف کے لکھدین
مثال $\frac{۲۴۷}{۱۲۳}$ ۱۲۳۵ اور جس عدد کی ضرب ۵۰ مین ہو اوسکی نصف صحیح پر دو صفر اور نصف غیر
صحیح کی داہنی طرف صورت ۵۰ کی لکھدین اور پانسو مین نصف صحیح پر تین صفر اور نصف غیر
صحیح پر صورت پانسو کی لکھدین و علی ہذا القیاس قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۱ مین ہو اگر منفرد
ہو اوسکی صورت کو مکرر لکھلین مثال ۳ گیارہ مین ۳۳ مین ۶ گیارہ مین ۶۶ ہین اور اگر منفرد کے
ساتھ صفر ہو تو بعد مکرر لکھنے اوسکی وہ صفر داہنی طرف لکھدے مثال ۵۰ گیارہ مین ۵۵۰ ہین
اور اگر مرکب ہو تو اس عدد کی داہنی طرف صفر رکھکے مقابلہ صفر سے صورت اس عدد کو لکھکے
جمع کرلین حاصل جمع حاصل ضرب ہوگا مثال ۲۳۴۶ اوسکی یون صورت ہوگی ۲۵۸۰۶

قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۲ مین ہو اوسکی داہنی طرف صفر رکھکے اوسکے دوچند کو صفر کے مقابلہ سے رکھہ کے اوسکے ساتھہ جمع کر لین مثال ۱۲۳۴ اوسکی صورت یون ہوگی ... اور ضرب اگر مفرد کی ۴ تک ۱۲ مین ہو تو اوسمین یہی کافی ہے کہ مضروب کی صورت لکھکر اسکی داہنی طرف ضعف مضروب کو لکھدین مثال چار ۱۲ مین ۴۸ مین اور اگر مضروب مین صفر ہو تو بعد لکھنے ضعف کے داہنی طرف اوسکی وس صفر کو لکھدین مثال ۳ بارہ مین ۳۶ مین قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۵ مین ہو اوس عدد کو ساتھہ اوسکے نصف کی جمع کرکے اوسکی داہنی طرف ایک صفر لکھدین اگر نصف صحیح نکلی مثال ۱۵ ... اور اگر نصف صحیح نکلے تو بجای صفر کے ۵ لکھدین مثال ۱۵ ... ف ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۵ اسکے ساتھہ اگر ایک صفر یا کئی صفر ہون یعنے ۱۱۰ یا ۱۲۰ یا ۱۵۰ اکسی عدد کی ضرب منظور ہو یا ۱۱۰۰ یا ۱۲۰۰ یا ۱۵۰۰ مین تو بھی ان تینون قاعدون کے موافق ضرب ہو سکتی ہے یعنے صورت ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۵ مین بغیر صفر کے بموجب تینون قاعدون مذکور کی ضرب کرے پھر جتنے صفر ۱۱ یا ۱۲ یا ۱۵ کے ساتھہ ہون حاصل ضرب کی داہنی طرف لکھدے مثال ۱۱۰ ۲۳۴۲ مین ... مثال دوسری ۱۳۰۰ ۶۵ مین ... مثال ۱۵۰۰ ۴۲ مین ... قاعدہ جس عدد کی ضرب ۹ مین واقع ہو اوس عدد پر صفر رکھکے صورت اوس عدد کی تلے اوسکے مقابلہ صفر سے لکھکے حسب قاعدہ تفریق کم کر لین حاصل تفریق حاصل ضرب ہوگا مثال ۲۴ ۹ مین ... ف اس قاعدہ مین بھی اگر ۹ کے ساتھہ صفر ہون تو بعد اتمام عمل کے صفرون کو داہنی طرف حاصل ضرب کے لکھدین مثال ۹۰ ۷۵ مین ...

فصل دوسری قواعد قسمت کے بیان مین جس عدد کو ۱۱ پر قسمت کرین اوسکے اول مرتبہ کو حذف کرین جو باقی رہے

وہی خارج قسمت ہی پھر اگر مرتبہ اول ہو تو یہہ خارج قسمت کامل ہی اور اگر عدد ہو تو
اوسکو ١٠ کے جانب نسبت کرکے حاصل نسبت کو باقی پر بڑھا لین مثال ٥٦٠
خارج قسمت اوسکا ١٠ پر ٥٦ ہی مثال دوسری ٥٧٨١ اول مرتبہ حذف کیا ٨٧
رہے اوس پر حاصل نسبت ٥ کا طرف ١٠ کے کہ نصف ہی زیادہ کیا ٨٧½ ہوئے
وہی خارج قسمت ہی اور اگر کسی عدد کی قسمت ١٠٠ پر منظور ہو تو اوس کے دو مرتبہ
اول سے حذف کردین باقی خارج قسمت ہی اگر وہ دونو مرتبہ صفر ہون مثال
٥٧٠٠ ر ١٠٠ خارج قسمت ٥٧ ہی والا عدد محذوف کو ١٠٠ کی طرف نسبت کرکے
حاصل نسبت باقی پر بڑھا لین مثال ٥٧٧٥ و ١٠٠ خارج قسمت ٥٧¾ ہین اس
واسطے کہ نسبت ٧٥ کی جو محذوف کیا گیا طرف ١٠٠ کی تین ربع ہی اور
اسیطرح جس عدد کی قسمت ہزار پر ہو اوسکی ابتدا مین سے تین مرتبہ اور جسکے دس ہزار
پر تقسیم ہو اوسکی ابتدا مین سے چار مرتبہ حذف کرین اور خارج قسمت کو بقیاس تحریر
صدر نکال لین قاعدہ جس عدد کو ٥ پر قسمت کرین اوسکے مرتبہ اول کو چھوڑ
کے باقی کی تضعیف کر جائین حاصل تضعیف خارج قسمت ہی اگر مرتبہ اول
صفر ہی مثال ١٣٠ ٥ پر خارج قسمت ٢٦ ہین اور اگر مرتبہ اول عدد ہو تو عوض
٥ کے ایک اوپر اول مراتب حاصل تضعیف کی بڑھا لین اور ٥ سے
کم کو طرف ٥ کی نسبت کرکے حاصل نسبت کو حاصل تضعیف سے
ملا لین مثال ٥٤٣ / ٢٨ ١ مثال دوسری ٣٤٦ / ٦٩ ⅕ مثال
تیسری ٧٤٦ / ١٤٩ ⅕ اس مثال مین مرتبہ محذوفہ ٦ ہی اوسمین
سے واسطے ٥ کے ایک اول مراتب حاصل تضعیف پر

بڑھالیا اور ۴ کو ۵ کی طرف نسبت کیا ۵/۴ ہوئے اسکو اول مراتب حاصل تضعیف کے تلے لکھدیا اور جس عدد کی قسمت ۵۰ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے دو مرتبہ حذف کرکے باقی کو تضعیف کرین پھر اگر وہ دونو مرتبہ صفر ہونگے خارج قسمت یہی حاصل تضعیف ہوگا مثال ۲/۶ ۴ ۵۰۰ اور اگر عدد ہو اسمین سے ۵۰ کے لئے ایک اول مراتب خارج قسمت پر بڑھالین اور ۵ سے کم کو طرف ۵۰ کے نسبت کرکے حاصل نسبت ساتھ اوس خارج قسمت کے ملادین مثال ۱۳/۶ ۵ ۵۰ مثال دوسری ۲۵ ۴ ۵۰ مثال تیسری ۷/۱ ۵ ۵۰ جس عدد کی قسمت ۵۰۰ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے تین مرتبہ حذف کرکے باقی کی تضعیف کرین اور پانچ ہزار مین چار مرتبہ حذف کرین و بقیہ مین قاعدہ مشرحۃ الصدر کے خارج قسمت نکال لین قاعدہ جس عدد کی قسمت ۲۵ پر ہو اسکی ابتدا مین سے دو مرتبہ حذف کرکے باقی کو چار مین ضرب کرجاوین حاصل ضرب خارج قسمت ہوگا اگر دونو مرتبہ محذوف صفر ہون مثال ۴/۱۲ ۱۲۰۰ ۲۵ اور اگر عدد ہون تو بعوض ہر ۲۵ کے ایک ایک اول مراتب حاصل ضرب پر زیادہ کرلین مثال ۹/۳۲ ۲۵ ۲۵ مثال دوسری ۲/۱۵ ۳۰ اس مثال مین محذوف ۳۰ تھے اوسمین سے ۲۵ کے لئے ایک اول مراتب حاصل ضرب پر بڑھالیا اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کے نسبت کیا وہ ایک خمس تھا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کے تلے لکھدیا مثال تیسری ۴/۵ ۲۵ اس مثال مین بعوض ۵۰ کے ۲ اول حاصل ضرب مین بڑھا لیئے اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کے نسبت کیا ایک خمس تھا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کے ساتھ لکھدیا مثال چوتھی ۲/۷ ۲۶ اس مثال مین بعوض ۷۵ کے ۳ اول مراتب حاصل ضرب پر بڑھا دئے ۳ باقی کو ۲۵ کی طرف نسبت کرکے ۳ پچیسوین حصہ ساتھ حاصل ضرب کے لکھدئے قاعدہ جس عدد کی قسمت

کی قسمت ۱۱ پر ہو اوسکا مرتبہ اول خارج قسمت ہے مثال ۴۴ د ۱۱ پر ۴ ہے اور اگر
اوس عدد کے ساتھ ایک صفر یا کئی صفر ہون تو مرتبہ اول ساتھ ان صفرون کے
خارج قسمت ہے مثال ۲۲۰ د ۱۱ پر ۲۰ خارج قسمت ہے اور اگر صورت عدد کی دو بار سے
زیادہ ہو تو درصورت جفت ہونے مراتب تکرار کے نصف اون مراتب کے لکھکر درمیان
ہر دو مرتبہ کے ایک صفر لکھا جائی جو حاصل ہو وہی خارج قسمت ہے مثال ۲۲۲۲ د
۱۱ پر خارج قسمت ۲۰۲ ہے یا ۵۵۵۵۵۵ د ۱۱ پر ۵۰۵۰۵ اور اگر اس صورت مین مقسوم
کے ساتھ ایک صفر یا زیادہ ہون تو اولی خارج قسمت کی داہنی طرف لکھ دے مثال
۴۴۴۴۰ د ۱۱ پر خارج ۴۰۴۰ ہین اور اگر طاق ہون تو اول مرتبہ کو ۱۱ کی طرف
نسبت اور باقی کی نصف اوسیطرح پر کہ درمیان ہر دو عدد کے ایک صفر ہو لکھہ
جای اور اسکی داہنی طرف ایک صفر لکھدے مثال ۶۶۶۶۶۶ د ۱۱ پر ۶۰۶۰ اور
اگر اس صورت مین مقسوم کے ساتھ صفر ہو تو اوسمین یہہ قاعدہ جاری نہین
قاعدہ جس عدد کی قسمت ۵ پر ہو اوسکے اول مرتبہ کو چھوڑ کے باقی مین سے ثلث
کم کر جاوین پھر اگر اوّل مرتبہ صفر ہو اور باقی کی ثلث صحیح نکلتی ہو تو عمل تمام ہو گیا بعد
کم کرنے ثلث کے مابعد مرتبہ اولی سے جو باقی رہا وہی خارج قسمت ہے مثال
$\frac{۳۲۱}{۱۰۷}$ خارج قسمت اس مثال مین ۶۴۲ ہے کہ بعد کم کرنے ثلث یعنی ۱۰۷ کے ۳۲۱
مابعد صفر سے باقی رہا اور اگر مرتبہ اولی صفر ہو مگر مابعد صفر کے ثلث صحیح نہ نکلے تو جو
عدد ثلث نکالنے مین مابعد صفر کے بچ رہے اسکو صفر سے مرکب کرنے کے سبب ۱۰ یا ۲۰ حاصل
ہونگے یا ۲۰ اگر ۱ حاصل ہون تو اول مراتب حاصل تفریق کے تلے ۳ لکھدے مثال
اور اگر ۲ حاصل ہون تو واسطے ۵ کے ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑھا دے

اور واسطے ۵ کے ۱۳ اول مراتب حاصل تفریق کے تلے لکھے مثال ۱۲ اور اگر مرتبہ
اول عدد ہو تو اسکو تنہا ۵ اسے نسبت کرے درصورتیکہ مابعد کا ثلث صحیح
نکلے اور حاصل نسبت کو اول مراتب حاصل تفریق پر بڑھاوے مثال ۶۵ اور اگر مابعد کا ثلث صحیح نکلے تو مرتبہ اول کو ساتھہ اوس عدد کے جو ثلث کے نکالنے سے
باقی رہا ہے مرکب کرے اور اوس مین سے ۵ اکے ایک اول مراتب حاصل تفریق
پر بڑھاوے اور باقی کو طرف ۵ اکی نسبت کرے مثال ۲۳۴ اس مثال مین مابعد
مرتبہ اول کے ثلث صحیح نہین نکلتی بلکہ ۵ مین سے بوقت ثلث نکالنے کے بیچ
رہتے ہین اُن دو کو مرتبہ اولی سے مرکب کیا ۲۷ ہوئے ۲۷ مین سے ۵ اکے لئے
ایک اول مراتب حاصل تفریق پر کہ ۲ تھا زیادہ کیا ۳ ہوئے اور بعد تہا فی ۵ اکی ۲۷ سے
۱۲ بچ رہے سو اسپر لکھدئے اوسکی نسبت ۵ اسے ۵ تھی وہی حاصل تفریق پر بڑھاوے
الحمد للہ کہ یہہ رسالہ نافعہ علم حساب مین انجام کو پہونچا بفضلہ تعالی دیکھنے والے
اس رسالہ کے اصول قواعد حساب مین محتاج اور کتاب کے نہون گے خدا تعالی اسے
قبول فرماوین اور برادران مومنین کو اس سے نفع بخشے آمین
اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ يَسِّرْ حِسَابِيْ يَوْمَ الْحِسَابِ وَقِنِيْ شَرَّ الدُّنْيَا
وَارْزُقْنِيْ خَيْرَ الدَّارَيْنِ وَاغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَالْأَسَاتِذَتِيْ وَلِجَمِيْعِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تمت

ہزار ہا شکر و سپاس اس صانع عالم کو سزاوار ہے و درود نامعدود حبیب کبریائی جنیل گروہ انبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر شایان ہے۔ ناظرین کو مژدہ ہو کہ اس ایام فرحت فرجام میں یہہ کتاب بیچ علم فرائض کے المسمّی بہ علم الفرائض معہ ملخصات الحساب باہتمام و سعی بلیغ جناب قاضی ابراہیم ابن حاجی الحرمین الشریفین قاضی نور محمد صاحب پلبندری و ملا نور الدین بن جیوا خان صاحب نے شہر بمبئی کے مطبع حیدری میں تاریخ ۲۹ رجب المرجب سنہ ۱۲۹۱ روز جمعہ مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۷۴ عیسوی کو زیور طبع سے آراستہ کر کے فوائد بخش خلائق کیا بمنّہ و کرمہ

فہرست کتب موجودہ بر دکان جناب قاضی ابراہیم ملا نور الدین صاحبان

قرآن شریف مترجم تحت اللفظ	تفسیر نور منظوم جزو عم مجلد		فقہ احمدی مجلد	مسائل اربعین ہندی
ایضاً مجلد ترجمہ مولوی رفیع الدین	تفسیر فاتحۃ الحکیم یعنی سورہ فاتحہ بمبئی		اسرار الصلوۃ یعنی نام حق اردو	منیۃ المصلی اردو یعنی صلوۃ الرحمن
قرآن مترجم مولانا عبد القادر	کتب اوراد معہ ترجمہ اردو مطبوعہ		نام حق معہ ترجمہ منظوم ہندی	دفع البہتان
پنج سورہ مترجم ہندی	دلائل الخیرات مترجم ہندی مجلد		ترتیب الصلوۃ	حضرات خمسہ خلاصہ پنج مسائل
کتب التفاسیر اردو مطبوعہ بمبئی	درود و استغاثات مترجم ہندی		مصباح الصلوۃ	خلاصہ کیدانی عربی مترجم
تفسیر رؤفی اردو چہار جلد کامل	شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل		مجموعہ خطب مترجم ہندی	حجۃ الاسلام فی مذہب فقرا
تفسیر عزیزی سیپارہ عم مجلد	ظفر جلیل شرح حصن حصین		سراج الحیات مجلد	کشف الخلاصہ
تفسیر فتح العزیز تبارک مجلد	علاج الاعظم در خواص [illegible]		راہ نجات	مناسک حج
تفسیر سورۂ یوسف منظوم مجلد	کتب الفقہ اردو مذہب حنفی		مصباح الحیات مجلد	مفتاح الحج مجلد
تفسیر مرادیہ سیپارہ عم مجلد	رسالہ تجہیز و تکفین		مفتاح الجنۃ مجلد	فرائض عظیمیہ در میراث [illegible]
تفسیر احکام الآیات	شرح محمدی مجلد		مالابد اردو مجلد	معدن الجواہر